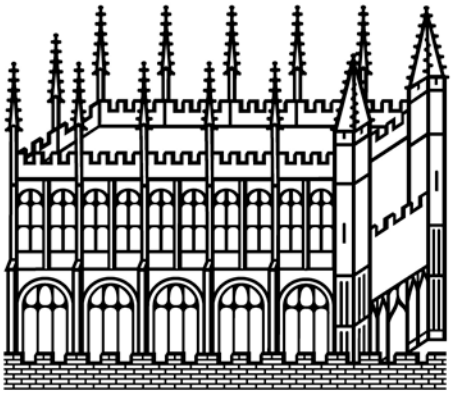


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

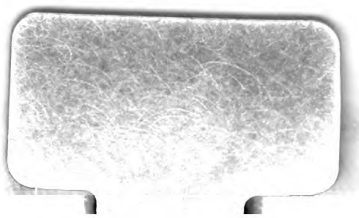
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







16 B.35

16 B 35.

مفید الانشا۔ القاب و آداب و طرز تحریر خطوط و
رقعات وغیرہ سکھانے کے لیے مصنفہ پنڈت
شیونرائن ڈپٹی انسپکٹر مدارس۔

انشائے اردو۔ حصہ ۱ و ۲ خطوط و عرائض و
دستاویزات مصنفہ مولوی کریم الدین ڈپٹی انسپکٹر

ہفت ضابطہ۔ آداب و القاب و خاتمہ
جلد اول بین مرتب ہین ہر درجہ اعلی و اوسط
و ادنے کے مؤلفہ علی نقی خان۔

بندگی نامہ۔ بطور ترجیع بند مصنفہ
رائے کنہیا لال بہادر۔

نسخہ تعلیمیہ۔ فارسی زبان آموزی بطور
سوال و جواب مختصر مختصر مصنفہ مولوی
عبد العزیز آروی۔

زبدۃ القواعد۔ حصہ ۱۔ صرف و نحو۔
مختصر مرتبہ رائے درگا پرشاد سکھسینہ انسپکٹر
مدارس۔

ایضاً۔ حصہ ۲۔ حروف تہجی صرف و نحو
مطول مرتبہ رائے درگا پرشاد سکھسینہ
انسپکٹر مدارس۔

تسہیل القواعد۔ صرف و نحو آسان
طریقہ سے مؤلفہ مولوی کریم الدین
ڈپٹی انسپکٹر مدارس۔

رسالہ قواعد اردو۔ حصہ اول صرف و
نحو مین مؤلفہ مرزا نثار علی بیگ بنارسی۔

ایضاً۔ حصہ دوم "

ایضاً۔ حصہ سوم "

ایضاً۔ حصہ چہارم مؤلفہ
مولوی محمد احسن مدرس بنارس۔

لغات فارسی۔ معین اردو مشتقات
صیغ فارسی کا بیان مؤلفہ پنڈت
شیونرائن ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ۔

عیار القواعد۔ اسمین قواعد صرف و نحو
فارسی کا بیان ہے مؤلفہ مولوی ممتاز الحق
مدرس ہائی اسکول لکھیم پور۔

معرض قواعد و منظر فوائد۔ مؤلفہ
منشی گوبند لال سروینک ماسٹر نارمل اسکول
لکھنؤ۔

مفتاح الادب۔ قواعد صرف نحو و عربی کے
جسکا بیان و شرح اردو زبان مین ہے
دو جلد۔

۱۔ جلد کے دو حصہ حصہ اول مین حروف
ہجا کے استعمال کا بیان اور حصہ دوم مین
اصول علم صرف کے۔

۲۔ جلد مین حصہ سوم علم نحو کا بیان ہے
اور علم اعراب کی توضیح۔

گلبن اکبر۔ قواعد مین بے مانند ہے۔

جواہر الحروف۔ از تصنیفات
منیکچند متخلص بہ بہار۔

انشائے مفید الفتا۔ خط چٹھی لکھنے کے
دستور عورات کے زبان مین مؤلفہ مولوی
عبد اللہ خان مدرس دریا باد۔

مجالس النسا۔ حصہ اول عورات کی تعلیم کے
لیے گھر کے کامون کا بیان ہے مؤلفہ مولوی
الطاف حسین پانی پتی تخلص حالی۔

مکتوب احمدی۔ حصہ اول خطوط
حرف شفیعہ و شکست مین مرتبہ سید احمد حسین امروہی۔

مفید الصبیان۔ نثر مجموعہ سبق ہای
مشعر معلومات متعلقہ علم تواریخ و جغرافیہ
طبعی و قواعد وغیرہ ہر قسم مفید مرتبہ
رائے درگا پرشاد سکھسینہ انسپکٹر مدارس۔

قواعد بغدادی - بلی قلم خط نسخ مع اعراب
ایضاً - خرد -
ایضاً - مع ترکیب نماز جنازہ وغیرہ
خوشحال صبیان - مؤلفہ منشی خوشحال
خالق باری - خوشخط و واضح مشہور از
تصنیفات امیر خسرو بطور تعلیم علم در پیرایہ
نظم ہر رنگ پسند اطفال کہ کہین کچھ ہے
کہین کچھ ہے بحور اوزان مختلف مین
ایضاً قلم مناسب -
ایضاً - ترمیم جدید -
ناصر الصبیان - الف بای ناصری
مؤلفہ مولوی ناصر علی غیاثپوری -
اللہ خدائی - درس تہذیب بطور خالق باری
ہدایۃ العوام - حالات تعلیمی مؤلفہ
منشی عابد حسین -
لڑکون کا کھیل - اخلاق و تہذیب آموزی
مؤلفہ پنڈت راج بہادر
دل بہلاؤ - حصۂ اول لایق استعمال
مدارس تالیف اجہ شیو پرشاد ستارہ ہند
سی ایس آئی -
رسالہ ذخیرۂ دانش - دو لکچر تقریرات
مولوی میر اولاد علی پروفیسر ڈلہن کالج
واقع اپرانڈ -
۱ - تقریر مسمے بہ - فوائد علم -
۲ - تقریر مسمے بہ - آداب انگلستان
معیار الاملا - تصحیح الفاظ غلط العوام
قابل تحفظ اطفال مؤلفہ منشی دیبی پرشاد
تشریح الحروف - اردو ناگری خط
فارسی و ناگری مؤلفہ منشی منالال -
مکتب نامہ عرف معلم الحساب جسمین ہر قسم کے
حساب پہاڑہ وغیرہ گرحسابی و سیاق ہین مؤلفہ
مسیح الزمان -

صرف

اصول عجیبہ - صرف نحو فارسی کا بیان مؤلفہ
نواب محمد جمال الدین خان
گلدستۂ عجم - صرف و نحو اردو زبان کی
مؤلفہ منشی محمد مجیب اللہ خان -
رسالہ صرف و نحو - اردو کا خلاصہ باضافہ
مطالب مفیدہ مرتبۂ شیخ الٰہی بخش
شاگرد مولوی قربان علی مدرس -
دریاے عقل - صفوۃ المصادر کو
فوائد ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا مؤلف
منشی گنگا پرشاد منصرم -
مجموعہ صرف - مسمے بہ امداد الادب -
اسمین میزان سے شافیہ تک قواعد صرف
عربی کو اردو مین بیان کیا ہے مصنفہ
مولوی امداد علی ڈپٹی کلکٹر -

نحو

تشریح ملازین - معروف بہ تسہیل الترکیب
اسمین عربی شرح مأۃ عامل کی ترکیب اردو
مین لکھی ہے مؤلفہ مولوی زین اللہ
مدرس خیرپور -

کتب درسی مبتدیان

صفوۃ المصادر - عرف - آمد نامہ
مؤلفہ محمد مصطفے خان صاحب مالک مطبع مصطفائی

منظوم

ہزار شکر ہوا مصدر فیوض تمام
خدا کرے کہ یہ ہو مصدر فیوض انام

یہ مینے جمع کیا ہے کہ پائدار رہے
جہانیں مین نرہون مجھسے یادگار رہے

جو فارسی مین ضرورہی تھا سو بیان کیا
ملال طبع نہوا اس لیے نہ طول دیا

مجھے کرم ہے بزرگون کے سے امید فلاح
جہان کہین کہ خطا ہو اسے کرین اصلاح

وگرنہ عیب کو ڈھانپین مرے برحمت خاص
کرین بفاتحہ ممتاز مجھ کو با اخلاص

پڑھین جو فاتحہ مشتاق یہ وہ بھی پاوین مراد
بحق احمد مرسل و آلہ الامجاد

خاتمۃ الطبع

شکر صد شکر کہ اندنون پھر یہ کتاب لاجواب نفع بخش خاص و عام مقبول کانام
مصدر فیوض نام کو فی الحقیقۃ مصدر فیوض ہے مطبع آفاق مرجع جناب مستطاب
فیضمآب عالیجاہ جناب منشی نولکشور رامبرج بالفرح والسرور واقع شہر کانپور ماہ ستمبر ۱۸۸۳ع
مین مطبوع ہوکر مطبوع طبع اہل جہان ہوئی

تاریخ طبع سابق نتیجہ طبع فاد موزخ کامل استعداد شاعر بمثال لالہ مدن موہن لال
متخلص بہ سرشار شاگرد باوقار مستند الشعرا خواجہ محمد مرتضی بقا ابقاہ اللہ الی یوم البقا

جزا مصدر فیوض کتاب
جملہ مطبوع و دلکش و مرغوب

لطف ایزد سے اندنون سرشار
منطبع پھر ہوئی بہ نیک اسلوب

سن ہجری ہوا طبع یہ ہین
قاعدے کی کتاب ہے کیا خوب

سن فصلی بھی سن اضافت مین
۱۲۹۲ھ

نسبت معنوی جو ہے مطلوب

فائدہ لفظ کس انسان کے واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے بیت سعدی مرحوم کی **بیت** نباید بستن اندر چیز و کس دل ❊ کہ دل برداشتن کار یست مشکل ❊ **فائدہ** جس کلمہ کے آخر الف یا ہا یا یاے تحتانی ہو اور یاے تحتانی نسبت کی اوسکے آخر لگا دین تو اوس الف کو اور ہا کو اور یاے تحتانی کو واو سے بدلین جیسے مصطفے مصطفوی انبالہ انبالوی دہلی دہلوی **فائدہ** بعض کلمات ہین واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہین جیسے نوز مختصر ہنوز کا اور گوز مختصر ہے گوزن کا اور بغداد مختصر باغ داد کا کہ نوشیروان نے وہان واسطے محکمہ داد کے ایک باغ بنایا تھا آٹھوین روز وہان بیٹھکر داد دیا کرتا تھا **فائدہ** بعض مصدر لازم اور متعدی دونون ہین جیسے سوختن جلنا جلانا افروختن روشن ہونا روشن کرنا آموختن سیکھنا سکھانا پختن پکنا پکانا شکستن ٹوٹنا توڑنا **فائدہ** جس کلمے کے سر ے پر ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو وہ الف درج کلام مین ساقط بھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے مین نہین آتا اور اوس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہین مگر اکثر وہ لکھنے مین آتا ہے اور بعضے الفاظ مین لکھنے مین بھی نہین آتا جیسے مصرع اوست اقرب من از دو دورم حیف ❊ از کے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے مین رکھا اور او کے الف کا ضمہ از کی زے کو دیا اور اوس الف کو پڑھنے اور لکھنے سے دونون سے ساقط کیا از او سے زو پڑھا گیا **فائدہ** بعض کلمات کہ آخر اون کے الف ہے بعد الف کے یاے تحتانی کا لکھنا پڑھنا بھی درست ہے جیسے خدا خداے پارسا پارساے بکشا بکشاے بیفزا بیفزاے **التماس** اس مؤلف گنہگار کی یہ ہے کہ ہر ایک زبان کی صرف اور نحو کے قواعد بیشمار ہین سبکا بیان کرنا اشکال از لکھنے اور پڑھنے والے کو ملال چند قاعدے ضروری اس مختصر مین درج کیے جو ان کو ضبط کرے گا باقی قاعدے اور کتابون مین سے آپ نکال لیگا اسواسطے زیادہ طول نہین دیا اس نظم پر تمام کیا فقط

مد کے بعد واقع ہو عنہ پڑھا چاہیے فارسی مین اس نون کا ظاہر پڑھنا درست نہین
مگر جب کہ اوسپر کسرۂ اضافی یا توصیفی آوے حروف مدہ الف ہے اور وہ واو کہ جسکا ماقبل
مضموم ہو اور وہ یاے تحتانی کہ جسکا ماقبل مکسور ہو جیسے جان اور جنون اور دین مین
مثال اضافت کی جان من جنون تو دین حق **فائدہ** صیغۂ ماضی اور صیغہ امر کبھی
مصدر بھی آتے ہین **مصرع** گفت عالم بگوش جان بشنو ۲ یعنی گفتن عالم اور جیسے
مصرع سوز دل پروانہ مگس راند ہند ۲ یعنی سوختن دل پروانہ گفت صیغہ
ماضی ہے بمعنی مصدر اور سوز امر ہے بمعنی مصدر **فائدہ** صیغہ امر کا جو کسی اسم
سے مرکب ہو کے بعد اوس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے
اور ترکیب مین مضاف ہوتا ہے اوس اسم کا اور وہ اسم اوس کا مضاف الیہ ہوتا ہے
جیسے غریب پرور اور بندہ نواز پرور اور نواز صیغہ امر کے ہین بمعنی اسم فاعل
یعنی پرورندۂ غریب و نوازندۂ بندہ اور کبھی وہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے
جیسے دست پرور یعنی پروردۂ دست اور جیسے خدا بخش یعنی بخشیدۂ خدا ہندوستان زادہ
یعنی زادۂ ہندوستان **فائدہ** کبھی ماضی کسی اسم سے مرکب ہو کے
معنی اسم مفعول کے بخشتا ہے جیسے خانہ زاد یعنے زادۂ خانہ اور جیسے دل نہاد
یعنی نہادۂ دل **فائدہ** دو حرف قریب المخرج جو جمع ہون پہلے حرف کو دوسرے
حرف سے بدل کے دونون کو آپس مین ادغام کرتے ہین جیسے بدتر بتر بہ
تشدید تاے فوقانی کبھی پہلے حرف کو حذف کرتے ہین جیسے تبر بغیر تشدید تاے
فوقانی اور جیسے زوتر کہ اصل مین زودتر تھا اور جیسے آوند کہ اصل مین آبوند تھا
اور جیسے فروتر کہ اصل مین فرودتر تھا اور یگان کہ اصل مین یک گان تھا مانند
دوگان و سہ گان کے یک کے آخر سے کاف تازی حذف کیا **فائدہ**
عربی مین جو بعض کلمات کے آخر الف ممدودہ ہے یعنے وہ الف جسکے بعد ہمزہ ہے
جیسے علماء فضلاء فارسی مین ہمزہ نہ لکھا چاہیے لیکن اضافت مین ہمزہ
کی جگہ یاے تحتانی لکھین جیسے علماے عصر فضلاے دہر

بواوس کلمہ پر یاے موحدہ زائد یا نون نفی یا میم نہی آوے وہ الف یاے تحتانی سے بدل ہوتا ہے جیسے افگند ہیفگند نیفگند افگن بیفگن میفگن کبھی اس یاے تحتانی کو حذف بھی کرتے ہین جیسے بفگن مفگن **فائدہ** دو کلمے جو آپس مین ترکیب پاوین پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمہ کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہین نیم من کو نیمن اور سپید دیو کو سپیدیو اور گرد دہن کو گردہن کہتے ہین یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف مین ادغام کرتے ہین جیسے شبپر کہ اصل مین شب پر تھا **فائدہ** حرف مشدد فارسی مین اصلا نہین آیا لفظ فرخ اور خرم شاذ اور نادر ہین **فائدہ** وہ تاے فوقانی کہ عربی مین ہے کی صورت گرد لکھتے ہین بموجب رسم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہیے جیسے نعمت رحمت سخاوت شجاعت اور جہان کہین التباس جمع کا ہو گرد لکھتے ہین جیسے صلوۃ اور زکوۃ مین **فائدہ** عربی مین لفظ انشاء اللہ تعالے کا ان جدا اور شاء جدا لکھتے ہین فارسی مین ملا کے لکھنا چاہیے فارسی والے انشاء اللہ کو ایک کلمہ جانتے ہین **فائدہ** نون اور باے موحدہ جو کسی کلمہ مین باہم متصل ہون اون دونون کو میم مشدد سے یا میم مخفف سے بدلنا درست ہے جیسے حنب اور خم دنبل اور دل سنب اور سُم **فائدہ** لفظ او اور لفظ وے واسطے انسان کے مقرر ہے جب ان لفظون پر لفظ یا لفظ در آوے تو طرف غیر انسان کے بھی راجع کرنا انکا درست ہے اور یہ نظم مین بیشتر ہے **فائدہ** باے موحدہ زائد اور نون اگر کسی کلمہ مین جمع ہون باے موحدہ کو نون کے اوپر مقدم کیا چاہیے کیونکہ حرف زائد درمیان مین لانا خوب نہین جیسے بنشکافد اور بنماید **فائدہ** جیسے عربی مین دو کلمہ باہم آتے ہین علیحدہ ہون تو بے معنی ہین جیسے حس لبن بمعنی حیران اسی طرح فارسی مین بھی ہین جیسے تار و مار جس کو تال و مال کہتے ہین بمعنی پریشان لیکن عربی مین بغیر عطف کے پڑھتے ہین اور فارسی مین ساتھ واو عطف کے **فائدہ** نون جو حرف

لہ یہ قاعدہ مخصوص نظم کا ہے

خوب	خوب دویدم	یعنی	بہت دوڑا مین
نیک	نیک نگریستم	یعنی	غور کر کے دیکھا مینے
بسیار	بسیار جستم	یعنی	بہت ڈھونڈھا مینے
ہمہ	ہمہ یاران رفتند	یعنی	سب یار گئے
جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	یعنی	سب سپاہ جمع آئی
بسا بسے	بسا متکبران و بسے مغروران دیدم کہ آخر خاک شدند	یعنی	بہت تکبر والے اور بہت غرور والے دیکھے مینے کہ آخر خاک ہوئے

طریقہ ایجاب

آرے	آرے ہمچنان ست	یعنی	ہان ایسا ہی ہے
بلے	بلے ہمچنین شنیدہ ام	یعنی	ہان ایسا ہی سنا ہے مینے
لبیک	لبیک چہ میفرمائید	یعنی	حاضر ہون مین کیا فرماتے ہو

خاتمہ مشتمل بر چند فوائد قواعد فارسی کہ دانستن آن ضرور ست فائدہ بیان امالہ

امالہ کیا ہے الف کی جگہ یاے مجہول پڑھنا جیسے حساب او جیسے کتاب اور رکیب اعتماد اعتمید اور جیسے باتا تابے تے تے علی ہذا القیاس فائدہ جس کلمہ کے اوپر الف

کلمات معنی نسبت	آنہ	سالانہ ماہانہ روزانہ	یعنی	منسوب بسال منسوب بماہ منسوب بروز
	ن	ریمن ہوشن	یعنی	منسوب بریم منسوب بجوش بمعنی حلقہ
	ویہ	راہویہ سیبویہ	یعنی	منسوب براہ منسوب بسیب کہ سارہ اش چون سیب بود
کلمات معنی رنگ	دام	سبزدام زردوام	یعنی	سبز رنگ زرد رنگ
	فام	سرخ فام سفید فام	یعنی	سرخ رنگ سفید رنگ
	بام	سبز بام سرخ بام	یعنی	سبز رنگ سرخ رنگ
	گونہ	زردگونہ گلگونہ	یعنی	زرد رنگ گل رنگ یعنی سرخ
	گون	گلگون سیمگون	یعنی	رنگ گل رنگ سیم
	جردہ	سیاہ جردہ مختص بلفظ سیاہ	یعنی	سیاہ رنگ
	جرتہ	سیاہ جرتہ مختص بلفظ سیاہ	یعنی	سیاہ رنگ
کلمات مصدری یائے معروف		بخشندگی شرمندگی گام بخشی	یعنی	بخشیدن وشرمندہ شدن وکام بخشیدن ہائے آخر بخشندہ وشرمندہ بکاف فارسی بدل شدہ
	ار	گفتار رفتار	یعنی	گفتن رفتن
	ش	آمرزش بخشش	یعنی	آمرزیدن بخشیدن
کلمات مصدری	دان	قلمدان نمکدان	یعنی	جائے قلم داشتن جائے نمک داشتن
	وند	آوند در اصل آب وند	یعنی	جائے آب داشتن

کلمات معنی لیاقت	وار	شاهوار	گوشوار	یعنی	لائق شاه ولائق گوش
	انه	شاهانه	مردانه	یعنی	لائق شاه ولائق مرد
	گان	شاهنشاهگان در اصل شاهگان	رایگان راهگان	یعنی	لائق شاه ولائق انداختن براه
کلمات معنی نگهبان وحفظ	بان	دربان	فیلبان	یعنی	نگهبان در نگهبان فیل
	وار	پرده وار	رازدار	یعنی	نگهبان پرده نگهبان راز
	وان شاید در اصل این باشد	بهلوان	دیوان	یعنی	نگهبان پیل نگهبان بندی
کلمات معنی پیوستگی	ناک	غمناک	دردناک	یعنی	پیوسته بغم پیوسته بدرد
	گین	اندوهگین	خشمگین	یعنی	پیوسته باندوه پیوسته بخشم
کلمات تصغیر	ک عربی	مردک	اسپک	یعنی	مرد خرد اسپ خرد
	چه	باغچه	طاقچه	یعنی	باغ خرد طاق خرد
	واو	پسر و		یعنی	پسر خرد
کلمات منسوبیت	یای معروف	کابلی قریشی هندی		یعنی	منسوب بکابل منسوب بقریش منسوب بهند
	ین	زرین سیمین نگارین		یعنی	منسوب بزر منسوب بسیم منسوب بنگار
	ه	یکساله یکماهه یکروزه		یعنی	منسوب بیکسال منسوب بیکماه منسوب بیکروز
	اک	فتاک مغاک تپاک		یعنی	منسوب به فغ یعنی بت منسوب بمغ یعنی عمق منسوب به تپ
	ان	ایران	توران	یعنی	یعنی منسوب بایر و منسوب بتور پسران فریدون

کلمات بسیار	لاخ	سنگ لاخ و پولاخ رود لاخ	یعنی	بسیار سنگ بسیار و پو بسیار رود
کلمات مشتمل بر حرف اول از حروف مانند و بر حرف آخر از حروف مانند و بر حرف اول و آخر از حروف مانند و بر حرف اول از حروف مانند و بر حرف آخر از حروف مانند و بر حرف اول و آخر از حروف مانند	وس	خورد س بدال مهمله و سین مهمله	یعنی	مانند خور
	ویس	خورد یین بدال مهمله و یا مجهول	یعنی	مانند خور
	وان	پلوان	یعنی	مانند پل یعنی مینڈ کھیت کی
	ون	پیلون استرون	یعنی	مانند پیل و مانند استر
	وند	پولادوند و خداوند	یعنی	مانند پولاد و مانند خدا
	اوند	خویشاوند	یعنی	مانند خویشان
	غش بیش آسا	شیر رش شاه غش ماه وش	یعنی	مانند شیر مانند شاہ مانند ماہ
		شیر آسا مرد آسا رستم آسا	یعنی	مانند شیر مانند مرد مانند رستم
	وار	بزرگ وار بنده وار	یعنی	مانند بزرگ مانند بنده
	سان	شیر سان فرشته سان	یعنی	مانند شیر مانند فرشته
	سار	خاکسار سبکسار	یعنی	مانند خاک و مانند چیز سبک
کلمات مشتمل بر حرف اول از حروف مانند و بر حرف آخر از حروف مانند و بر حرف اول و آخر از حروف مانند و بر حرف اول از حروف مانند و بر حرف آخر از حروف مانند و بر حرف اول و آخر از حروف مانند	سار	شاخسار و نمک سار	یعنی	بسیار شاخ بسیار نمک و جائے نمک
	بار	دریابار رودبار	یعنی	بسیار دریا بسیار رود
	زار	گلزار لالہ زار	یعنی	بسیار گل و جائے گل و بسیار لالہ و جائے لالہ
	ستان	گلستان دبستان مخفف او بستان	یعنی	بسیار گل و جائے گل و جائے ادب یعنی مکتب

فصل در اصناف کلمات که هر صنف را معنی خاص مقرر است و این جدول مشتمل آن مذکور میگردد

کلماتی که بر اسم زیادت کلام آرند و در معنی داخل نمی‌دارند	ب	بگفت و بگوید و بگو	یعنی گفت و گوید و گو
	مر	مرت مرخدا را	یعنی منت خدا را
	در	درساخت	یعنی ساخت
	بر	برجهید	یعنی جهید
	فرا	فرارفت	یعنی رفت
	فرو	فروخواند	یعنی خواند
	وا	واگذارند	یعنی گذارند
	خود	من خود چه کسم	یعنی من چه کسم
	همی	همی رفتی	یعنی رفتی
	ار	گفتار و دیدار	یعنی گفت و دید
	ین	نخستین و کمترین	یعنی نخست و کمتر
	ان	رخان خوب ترا از غبار خط چه زیان	یعنی رخ خوب ترا از غبار خط چه زیان
کلمات معنی خداوند کلمات مشتق فاعلیت	مند	مستمند و آرزومند	یعنی خداوند مست و خداوند آرزو
	گار	ستمگار و گنهگار	یعنی خداوند ستم و خداوند گناه
	ور	تاجور و هنرور و رنجور و مزدور	یعنی خداوند تاج و خداوند هنر و خداوند رنج و خداوند مزد
	گر	شیشه گر و کاسه گر	یعنی سازنده شیشه و سازنده کاسه
	ان	خندان و گریان	یعنی خنده کننده و گریه کننده
	ار	خریدار و فروختار	یعنی خرید کننده و فروخت کننده

سه اسم معنی تخصیص کے بیچے با سابقین خلاف قول مصنف ۱۲

ان مثالون کا ترجمہ سرخی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہے تبدی دریافت کرے کہ کام کی بات ہے

حرف	علامت	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
از	سے	از خانہ گھر سے	از خانۂ زید گھر زید کے سے	از خانۂ برادر زید گھر بھائی زید کے سے
برائے واسطے	کے	برائے خدا واسطے خدا کے	برائے بندگان خدا واسطے بندون خدا کے	برائے خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندون خدا کے
بہ واسطے	کے	بخدا واسطے خدا کے	بہ بندگان خدا واسطے بندون خدا کے	بہ خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندون خدا کے
چو چون مانند	کے	چون ماہ مانند چاند کے	چون نور ماہ مانند نور چاند کے	چون نور ماہ آسمان مانند نور چاند آسمان کے
جز سوا	کے	جز زید سوا زید کے	جز غلام زید سوا غلام زید کے	جز برادر غلام زید سوا بھائی غلام زید کے
در بیچ	مین کے	در خانہ گھر مین بیچ گھر کے	در خانۂ دوست دوست کے گھر مین بیچ گھر دوست کے	در خانۂ برادر دوست دوست کے بھائی کے گھر مین بیچ گھر بھائی دوست کے
بر اوپر	پر کے	بر تخت تخت پر اوپر تخت کے	بر تخت شاہ بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ کے	بر تخت شاہ ہند ہند کے بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ ہند کے
با ساتھ	کے	با زید ساتھ زید کے	با برادر زید ساتھ بھائی زید کے	با غلام برادر زید ساتھ غلام بھائی زید کے
بے بغیر	کے	بے اختیار بغیر اختیار کے	بے یاد پروردگار بغیر یاد پروردگار کے	بے یاد پروردگار عالم بغیر یاد پروردگار عالم کے

مثال اسکی ظاہری اسواسطے نہین لکھی ۱۲

نمبر شمار	حروف	معنی	مثال	نمبر شمار	حروف	معنی	مثال
۱	نه و نی	برای نفی	نه مرا یار و نی مددگار است	۱	آیا	برای استفہام	آیا کسی ہست کہ جوانمردی کند
۱	ہرگز	برای تاکید	ہرگز مباد	۱	یا	برای تردید میان دو امر کہ یکی ازان متحقق بود	زید آمد یا عمرو زید نشستہ است یا رفت
	اگر و گر اور ور	برای شرط	گر نشینی و بخسپی جای تست				
۱	مگر	برای استثنا	ہمہ یاران آمدند مگر زید	۱	لیکن ولیک ولیک ولیک	برای استدراک یعنی دور کردن اوس وہم کہ سننے والے کو سننے والے کو پچھلی بات سے پیدا ہوا	جیسے زید نشستہ است لیکن عمرو رفت یا زید و عمرو کا نشست مین اتفاق ہوتا تھا زید نشستہ است کہنے سے سننے والے کو وہم ہوا کہ عمرو بھی بیٹھا ہوگا اس وہم کے دور کرنے کو کہا لیکن عمرو رفت
۲		بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانہ ئی				
۱	ای	برای ندا	ای دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم				
۱	مے و ہمی	برای استمرار بر ماضی و مضارع برای حال	میکرد ہمیکرد میکند ہمیکند				
۱	ہم و نیز	برای عطف	زید آمد ہم بکر خالد نیز				
۱	کاش کاشکے کاج	برای تمنا	کاش بیائی کاشکے عدد بمیرد				

پوشیدہ نہ رہے کہ جس اسم پر بعض حرف ان حرفون مین سے آتا ہے اگر وہ اسم مفرد ہے یعنے اور کسی اسم سے لگاؤ نہین رکھتا تو اوس اسم کے آخر اور اگر وہ لگاؤ رکھتا ہے جس جگہ لگاؤ تمام ہو اوس جگہ ہندی ترجمہ مین ایک کلمہ ہندی کا واسطے اوس حرف کے مخصوص ہے چنانچہ اس جدول مین پہلے ہر سطر کے وہ حرف اور اوس کے بعد سرخی ہے وہ کلمہ ہندی کا کہ واسطے اوس حرف کے مقرر ہے بعد اوسکے مثال اسم مفرد کی کہ اور کسی اسم سے لگاؤ نہ رکھتا ہو اور بعد اوسکے مثال اسم مرکب کی کہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور

نمبر شمار	حروف	معنی	مثال	نمبر شمار	حروف	معنی	مثال
۲	در	زائد بعد اسم کہ برو باہی موحدہ باشد	بدریا در یعنی بہ دریا	۳	〃	بمعنی تا دام جب تک	تا جہان باشد تو باشی
۳	〃	زائد بر افعال	در افگند در ساز	۴	〃	بمعنی سبب چرا	بیا تا ترا خدمت کنم
۱	بر	بمعنی بالا	بر بام رفتم در تو عود دارم	۵	〃	بمعنی زینہار	ز صاحب غرض تا سخن نشنوی یعنی زینہار نشنوی
۲	〃	زائد بر افعال	بر انداخت و بر افگن			ہرگز	
۳	〃	زائد بعد اسم کہ برو باہی موحدہ باشد	بہ پسر یعنے بر پسر	۱	چون	برائے شرط	چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
۱	را	نشان مفعول	زدم زید را یعنی مفعول را نشان مفعول	۲	〃	برائے استفہام	نداند شب پاسبان چون گذشت
۲	〃	نشان مضاف الیہ	زید را غلام یعنی غلام زید زید مضاف الیہ را نشان مضاف الیہ	۳	〃	برائے تشبیہ	رویت چون ماہ
۳	〃	بمعنی برائے	خدارا بخشا یعنی برائے خدا و چرا یعنی برائے چہ	۱	چو	برائے شرط	چو باز آمدی ما جوان رفتہ
۴	〃	گاہے بمعنی از	قضارا یعنی از قضا	۲	〃	برائے تشبیہ	چو گلبن بخندد چہ بلبل بگوید
۱	با	برائے معیت یعنی ہمراہی	آمدم با زید یعنی ہمراہ زید	۱	بے	برائے نفی اسمیکہ صفت نباشد	بے عقل و بے خرد یعنی نفی عقل و خرد از موصوف
۱	تا	برائے ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت یعنی از ابتدائی آمد عشق				
۲	ایضاً	برائے انتہا	از صبح تا شام یعنے انتہا تا شام	۱	نا	نفی صفت کند	نا عاقل نا خردمند

نون	لام	نیلوفر	لیلوفر	نام گل پھپھلا ہندی کوکا بیلی ۱۲	چندن	چندل	چوب معروف
واو	بائے موحدہ	نوشتہ	بنشتہ	معروف			
	بائے فارسی	وام	پام	رنگ			
	فا	یاوہ	یافہ	گم شدہ و بیہودہ			
ہا	حائے حطی	ہیز	حیز	نامرد			
	جیم	ماہ	ماج	معروف	ناگاہ	ناگاج	بکایک
	ہمزہ لینہ در آخر	خانہ	خانہ ین	معروف	خامہ	خامۂ تو	معروف
	بکاف عجمی در تصغیر و جمع و بحوق یا	خامہ	خامگ	معروف	دیوانہ	دیوانگی دیوانگان	معروف
یا	جیم در سریانی و انگریزی	یوسف	جوسف	نام پیغمبر	یونس	جونس	نام پیغمبر

پوشیدہ نرہے جس جس مقام مین استادون نے ان حرفون کو بدلا ہے وہ انھین مقامون مین بدلنا درست ہے اس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا درست نہین ؛

فصل در معنی حروف مرکب کہ درین جدول مرقوم میگردد

شمار	حروف	معنی	مثال	شمار	حروف	معنی	مثال
۱	از	برائے ابتدائے زمان	از صبح حاضرم یعنے از ابتدائے صبح	۴	اگر	زائد	از برائے خدا از بہر من از پے تو یعنے برائے خدا و بہر من و پے تو
۲	؍	برائے ابتدائے مکان	از خانہ تا بازار رفتم یعنی ابتدائے رفتم از خانہ است و انتہا تا بازار	۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب مال و نظر ہر دو مظروف اند و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف اند
۳	؍	بمعنی بعض در حکم اسم	گرفتم ادو را ہم یعنی گرفتم بعض مر اہم از بمعنی بعض مضاف و را ہم مضاف الیہ و دو نون علامت مفعول ہین گرفتم کے				

	جیم فارسی	خروس	خروج	مرغا			
	جیم تازی	ریواس	ریواج	نام میوہ ترش مزہ			
شین معجمہ	شین معجمہ	پاپوس	پاپوش	جوتا	فرستہ	فرشتہ	معروف
	سین مہملہ	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک	میسنا
	جیم فارسی	پاشان	پاچان	پاشندہ			
	جیم تازی	کاش	کاج	معنی کاشکے ودرخت صنوبر			
صاد مہملہ	سین مہملہ	صماخ	سماخ	پردۂ گوش	قفص	قفس	پنجرا
غین معجمہ	کاف فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف ترکی	چناغ	چناق	روئے غایہ زین اسپ	ایاغ	ایاق	پیالہ
فا	واو	فام	وام	رنگ	فرنج	درنج	درشت وکفل اسپ وکریہ
قاف	کاف تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادتخانہ			
	غین معجمہ	قالیچہ	غالیچہ	نوعی از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
کاف تازی	قاف معجمہ	شناک	شناخ	سینہ بند زنان وغلہ معروف	شناکچہ	شناخچہ	سینہ بند زنان
	غین معجمہ	پرکالہ	پرغالہ	پارۂ ہر چیز	لرگاؤ	غرگاؤ	سراگاے
کاف فارسی	غین معجمہ	گلولہ	غلولہ	غلیلہ	گلیواز	غلیواز	چیل
	جیم	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شہر
	دال مہملہ	اورنگ	اورند	تخت	آورنگ	آورند	الگنی
لام	راے مہملہ	زلو	زرو	جونک	پرکالہ	پرکارہ	پارۂ ہر چیز
میم	نون	نجیم	نجین	پاکھر گھوڑے کی	نام	بان	معروف

تای فوقانی	تای مثلثه	گیومرث	گیومرث	نام بادشاه	تنک	شنگ	بت
تای مثلثه	تای فوقانی	حلقیت	حلقیت	ہوشنگ	کشیرا	کثیرا	نام قسمی از گوند
جیم تازی	زای تازی	رجه	رزه	رئیسان محکم از لیف خرما	چوجه	چوزه	بچۂ مرغ

	زای فارسی	گج	کژ	معروف	لجن	لژن	گل سیاه تہ آب یعنی گاد ھ
	شین معجمہ	کاج	کاش	وقت صنوبر بھی گاہے	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کاف فارسی	آخشیج	آخشیگ	عنصر			
	تای فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ			
جیم فارسی	شین معجمہ	لنجہ	لخشہ	شعلۂ آتش	کاجی	کاشی	ظرف سفالین کہ روغن آبگینہ دارد
	زای فارسی	پاچنک	پاژنگ	دریچہ و پاپوش			
	صاد مہملہ	چین	صین	نام ملک	چندل	صندل	چوب معروف
خای معجمہ	ہا	خجیر	ہجیر	نام پہلوان و پسندیدہ	خاک	ہاک	معروف
	غین معجمہ	سیخ	سیغ	چیز را مثل الف است	تاغ	تاغ	نام وقت کہ آتش چوپان میرمانند
	قاف در ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن			
دال مہملہ	تای فوقانی	مراج	تراج	تیتر	کدخدا	کتخدا	صاحبخانہ
	ذال معجمہ	آدر	آذر	آتش	خذمت	خذمت	معروف
ذال معجمہ	دال مہملہ	استاذ	استاد	اخوند	نبیذ	نبید	شراب
رای مہملہ	لام	روخ	لوخ	خمیدہ و پشت و نام گیاہ	خیار	خیال	ککڑی
زای معجمہ	جیم فارسی	پزشک	پچشک	طبیب و حکیم			
	جیم تازی	پوزش	پوجش	عذر	آویز	آویج	امر از آویختن
	غین معجمہ	گریز	گریغ	امر از گریختن	آمیز	آمیغ	از آمیختن
	سین مہملہ	ایاز	ایاس	نام غلام محمود	انگز	آنکس	کجک فیلبانان
سین مہملہ	ہا	اماس	اماہ	وہم	خروس	خروہ	مرغا
	صاد مہملہ	شست	شصت	سانحہ	سد	صد	سو

۵	برائے تعریف یعنے معرفہ کردن	آخر اسم	یہی یاے موصول ہے اسکے بعد کاف صلہ کا اور جملہ صلہ کا ہوتا ہے جیسے بیت سعدی حسودی کہ یک جو خیانت ندید ؛ بکارش نیامد چو گندم طپید ؛ حسود منکرہ تھا یاے موصول اور صلہ سے معرفہ ہوگیا اور جیسے مرادی کہ داشتم حاصل شد یعنی مراد معین

فائدہ آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین فارسی مین نہین آتے وہ یہ ہین **ث ح ص ض ط ظ ع ق** لفظ ثصمت اصل مین ثشت تھا اور لفظ صد سد سین کو صاد سے بدلا اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہین عربی مین نہین آتے وہ یہ ہین **پ چ ژ گ** اگر لاتے ہین عربی مین تو پ کو ف سے چ کو صاد سے گ کو جیم تازی سے بدل کے لاتے ہین

فصل در ذکر تبدل حرف مفرد بحروف دیگر

جس حرف کو بدلتے ہین اوس کو مبدل منہ کہتے ہین اور جس حرف سے بدلتے ہین اوس کو بدل کہتے ہین اس جدول سے مع مثال دریافت کرو جدول یہ ہے

مبدل منہ	بدل	مثال		معنی	مثال		معنی
الف	دال مہملہ	باین	بدین	معروف	بآن	بدان	معروف
	یاے تحتانی	اکدش	یکدش	ورگاہ بدریش از قومی و ماورش از قومی باشد	ارمغان	یرمغان	تحفہ
باے موحدہ با فارسی یا موقوفہ	فا	زبان	زغان	معروف	زبانہ	زفانہ	شعلہ
	واو	خواب	خواد	معروف	آب برگ	آوورگ	معروف
	میم	غرب	غرم	دانۂ انگور			
	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	باے موحدہ	پزدہ	بزدہ	نام شہر			
	دال	دستاس	دسداس	چکی	بت	بد	معروف
	طاے مہملہ	ستبر	سطیر	پرکار	توتیا	طوطیا	سرمہ

بدل ہوتی ہے جیسے جا ملک خا ملک اگر الف نون سے جمع کریں یا یاے مصدری لگاوین جب بھی کاف فارسی سے بدل ہوگی جیسے پیادگان روندگان اور آزردگی افسردگی وہ ہاے مختفی کہ جز کلمہ کا نہو اوسکے کئی معنی ہین

معنی ہا

۱	برای نسبت	آخر اسما	وہمداندہ منسوب بہمدان دستہ منسوب بدست اسی طرح سے یکسالہ منسوب بیکسال یکماہہ منسوب بیکماہ اسیطرح سے یکروزہ یکشبہ
۲	بمعنی است	آخر ماضی مطلق	جیسے آمدہ بمعنی آمدہ است رفتہ بمعنی رفتہ است
۳	برای اظہار فخر	آخر کلمہ	جیسے جامہ خامہ بندہ شکوفہ
۴	زائد	۔	ریچال ریچالہ پنیر داچار غنچہ غنچارہ گلگون گلگونہ

یاے تحتانی معروف

۱	برای خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کردی کیا تونے آمدی آیا تو
۲	برای نسبت	آخر اسما	جیسے باد بہاری یعنی باد منسوب بہ بہار و اسپ عربی فرس منسوب بہ عرب ہندی
۳	برای معنی مصدر	آخر اسم فاعل و اسم مفعول لفظی و معنوی	جیسے بخشندگی افسردگی یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن غریب نوازی زر ریزی یعنی نواختن غریب و ریختن زر
۴	برای لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	برای فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ و کسبی بمعنی کسب کنندہ اگر یاے فاعلیت را با نسبت گویند بیتواند شد گشتی منسوب بگشت و کسبی منسوب بکسب

یاے مجہول

۱	برای تنگیر یعنی نکرہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کسے کے بمعنی شخص غیر معین اور نکرہ غیر معین کو کہتے ہین چنانچہ مقدمہ مین اسکا بیان ہو چکا ہے
۲	برای وحدت بمعنی یک	آخر اسم	جیسے بزرگے و عزیزے فرمود یعنی یک بزرگ و یک عزیز
۳	برای تعظیم		جیسے فلان مردیست یعنی مرد بزرگ است
۴	برای استمرار	آخر ماضی	جیسے کردی میکردی ہمیکردی ہمیکرد ہمیکرد اسی طرح سے گفتے گفتادہ

واو اصلی وہ کہ جز کلمہ کا ہے وہ دو قسم ہے معدولہ اور ملفوظی معدولہ وہ کہ پڑھنے مین نہ آوے جیسے ان کلمون مین ہے خورد و خوش و خویش و خواجہ و خود اور ملفوظی وہ ہے کہ پڑھنے مین آوے وہ بھی دو قسم ہے معروف اور مجہول معروف جیسے نور اور ظہور مین اور مجہول جیسے زور اور شور مین وہ واو ملفوظی کہ جز کلمہ کا نہو اوسکے کئی معنی ہین

معنی واو

۱	برائے عطف	درمیان معطوف و معطوف علیہ	جیسے آمد زید و عمرو آیا زید اور عمرو واو عطف کا زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے
۲	برائے لزوم	درمیان لازم و ملزوم	بیت اگر دعوتم رد کنی در قبول ٭ من و دست و دامان آل رسول ٭ دست اور دامان آپسمین لازم اور ملزوم ہین
۳	برای استبعاد یعنے دوری	درمیان دو کلمہ کہ باہم بعد شدید باشند	بیت من و انکار شراب این چہ حکایت باشد ٭ ظاہرا این قدر عقل کفایت باشد ٭ درمیان من و انکار شراب استبعاد ست یعنی دوری و تفاوت بسیار ٭
۴	برائے تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پسر اور پسرو یعنی پسر خرد ـ
۵	بمعنے حال	درمیان دو جملہ	زدم زید را و پدرش استادہ بود یعنی زدم زید را در حالیکہ پدرش ایستادہ بود ـ
۶	زائد	سر کلمہ	جیسے لیکہ و لیک لیکن و لیکن ـ

بیان ہا

ہا اوپر دو قسم کے ہے ملفوظی اور مخفی **ملفوظی** وہ جو جز کلمہ کا ہو اور پڑھنے مین آئے جیسے گرہ اور زرہ مین اور جمع مین برقرار رہتی ہے جیسے گرہ ہا و زرہ ہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک زرہک اور اضافت مین مکسور ہوتی ہے جیسے گرہ من زرہ من **مخفی** وہ ہے کہ پڑھنے مین نہ آوے جیسے جامہ اور خامہ مین جمع مین حذف ہوجاتی ہے جیسے جامہا خامہا اور کاف تصغیر کا جو آخر کو لاوین تو وہ کاف فارسی سے

			برداشتندم + یعنی دلم ازین زندگی برداشتند کبھی اس میم کو حذف بھی کرتے ہین جیسے بیت گفتم کہ گلے بچینم از باغ + گل دیدم و مست شد ببوئی + یعنے مست شدم ہوئے
۲	بمعنی خود	آخر کلمہ	بلطفم بخوان یا بران ازدرم + ندارم بجز آستانت سرم یعنی سر خود
۳	برای نہی	اول صیغہ امر حاضر	جیسے کن میم آیا کن ہوا یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
〃	〃	اول صیغہ مضارع دعا	جیسے رساد مرساد اباد مباد کناد مکناد
۴	برائے تعیین عدد	آخر عدد	جیسے یکم دوم سوم + یہ میم ساکن ہوتا ہے اور ماقبل اوسکا مضموم
		ن	
۱	برائے نفی	بر ماضی مضارع و مستقبل محال	نکرد نکند نخواہد کرد نمیکند + یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۲	برای نہی	بر امر غائب	باید کہ نکند باید کہ نکردہ شود + یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۳	برائے استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری بیت غلامی شکستش سرو دست و پا کہ باری نگفتم کہ اینجا مپاے + یعنی گفتم + استفہام استخباری جیسے کسی سے پوچھو این طعام نیخوری یعنی میخوری یا نمیخوری یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اگر نون کو علیحدہ لکھین تو چاہیے ہاے مختفی آخر کو زیادہ کرین جیسے نیخورے اور کبھی ہاے مختفی یا تحتانی سے بدل ہوتی ہے اور فتحہ نون کا کسرہ سے جیسے نی اور کبھی نے کو مکرر بھی لاتے ہین کہ اوس سے کلام سابق کی نفی مراد ہوتی ہے جیسے زید در خانہ است نی نی بہ سفر رفتہ
۴	برای مصدر	آخر کلمہ بعد تاے فوقانی یا دال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہے
۵	برائے نسبت	آخر اسم	جیسے ریمن منسوب بریم اور جوشن منسوب بجوش بمعنی حلقہ یہ بھی کہتے ہین کہ یہ نون مخفف آن کا ہے کہ واسطے نسبت کے ہے
۶	زائد	آخر کلمہ	جیسے پاداش پاداشن اور زیبا زیبان سوسون چوچون

بیان واو

۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰

۵ بے نون و مع نون بمعنی طرف ۱۲

۱۰	بمعنی ہر کہ	بر سر کلمہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب ؛ کہ دارد دل اہل کشور خراب یعنے ہر کہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند ؛
۱۱	برائے تاکید مانند کاف علت	درمیان دو کلام	محبت کے رود گر استخوانم تو تیا گردد ؛ کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بورا ؛ محبت کب جاوے اگرچہ استخوان سرمہ ہو جاوین کسواسطے صندل کے گھسنے سے بو کا نقصان نہین ہوتا اس کاف سے پہلی بات کی تاکید ہوئی
۱۲	برای تشبیہ بمعنی چنانکہ	درمیان دو کلام	چنان میخورد رنگی خام را ؛ کہ رنگی خورد مغز بادام را ؛ ترجمہ ایسا کھاتا ہے سکندر کچے رنگی کو ؛ جیسے رنگی کھاوے مغز بادام کو ؛ دوسرے مصرع مین تشبیہ ہے پہلے مصرع کی ؛
۱۳	زائد	درمیان کلام	مولانا روم فرماید کہ چنین نباید و کہ ضد این ؛ جز کہ حیرانی نباشد کار دین ؛ یعنی جز حیرانی نباشد کار دین ؛
۱۴	برائے ترجیح بمعنے یا	درمیان دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو یعنے زید آمد یا عمرو ۔

م

۱	ضمیر متصل متکلم	آخر کلمہ	ترکیب مین کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کردم کیا مینے آدم آیا مین اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے چہ فرمائیم کیا فرماتا ہے تو مجکو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے یا بعد مضاف کے جیسے غلام غلام میرا یا قبل مضاف کے جیسے قول سعدی شیرازی تولای مردون آن پاک بوم ؛ برانگیختم خاطر از شام و روم ؛ برانگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا یعنے خاطرم از شام و روم برانگیخت کبھی میم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے اور مضاف الیہ کا قبل فعل کے ہوتا ہے بیت بتان وفا و شمن و بیمروت ؛ ازین زندگی دل

		کیست این امرد مبتدا	نشانہ ظلم کا کون تھا اس کلام سے اقرار معلوم ہوا کہ شاعر کہتا ہے
		کاف استفہام کا خبر	تیری مجلس میں از دعوۂ و تاشاد اور نشانہ ظلم کا میں تھا دوسرے
		اور ہست علامت	استفہام انکاری کہ اوس سے انکار
		جملۂ اسمیہ کی	معلوم ہو جیسے بیت کہ میگوید کہ بر عزم سفر بست ؛
		اگر جملہ فعلیہ ہو تو	بہ قتل عاشق مسکین کمر بست ؛ ترجمہ کون کہتا ہے
		فاعل ہوگا جیسے	کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی واسطے مارڈالنے عاشق مسکین
		کہ آمد یا مفعول ہوگا	کے باندھی اس کلام سے انکار نکلا کہ سفر کے قصد پر کمر نہیں
		جیسے کرا زدی	باندھی تیرے استفہام استخباری وہ ایک بات کا
		کلمۂ زدی فعل با فاعل	پوچھنا ہے نہ اقرار ہو نہ انکار جیسے شعر لال رخا سمن بر امرد
		کاف استفہام کا	روان کیستی ؛ سنگدلا ستمگرا آفت جان کیستی ؛ یعنی پوچھتا ہے
		مفعول اور لفظ را	شاعر اے لال رخ ای سمن بر سرو روان یعنی معشوق کس کا
		نشان مفعول کا	ہے تو اے سنگدل ای ستمگر آفت جان کس کا ہے تو ؛
۷	بمعنی بلکہ	درمیان دو جملہ	اس کاف کے باعث پہلے جملہ سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے
			جیسے بیت نہ من بر ان گل عارض سخن سرایم و بس ؛ کہ
			عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند ؛ فقط میں ہی اوس
			گل رخسار پر غزلخوان نہیں ہوں بلکہ بلبل تیرے یعنی عاشق تیرے
			ہر طرف سے ہزاروں ہیں دوسرے مصرع کی ترقی ظاہر ہے ۔
۸	بمعنے از	بر اسم	ترک احسان خواجہ اولی تر ؛ کاحتمال جفاے بوابان ؛
		بجاے از	یعنے از احتمال جفاے بوابان یعنی دربانان
۹	برائے تصغیر	آخر	ماقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے بط اور بطک
	و زائد	اسم	طفل اور طفلک مرد اور مردک سپر اور سپرک وچون
	نیز		زبور و زبوک

			یائے تحتانی مفتوح زیادہ کرکے شین سے ملاکے پڑھتے ہین جیسے خویش بویش صفایش جفایش اور کبھی یائے تحتانی مفتوح نہین بھی لاتے ہین پڑھتے ہین خوش بوش صفاش جفاش
۲	بمعنی حاصل مصدر	بعد صیغۂ امر حاضر معروف	جیسے کہ کشش وکوشش بمعنی کوشیدن وکشیدن ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور رہوتا ہے ۔
۳	زائد	آخر کلمہ	خودش آمد یعنی خود آمد

ک

۱	برائے علت وسبب	درمیان دو جملہ	بردرت آمدم کہ لطف کنی ۔ یعنی بردرت آمدم ببین سبب کہ لطف کنی
۲	برائے بیان	سر جملہ بعد مبین	دل کہ دربرداشتم داوم ترا ۔ دل مبین ست وکاف بیانیہ سر جملہ بیان
	〃	بر جملہ مقولہ	گفتم کہ گلے بچینم از باغ ۔ یعنی گفتم اینکہ گلی بچینم از باغ
	〃	بعد موصول بر جملہ صلہ	اے آنکہ بملک خویش پائندۂ توئی ۔ آن موصول وکاف صلہ
	〃	بعد موصول محذوف	اے کہ بردی دلم کجا رفتی ۔ یعنی اے آنکہ بردی دلم کجا رفتی
۳	برائے مفاجات یعنے ناگاہ ویکایک	درمیان دو جملہ	بودیم بیخبر کہ سپاہ عدو رسید ۔ یعنی ناگاہ ویکایک
۴	برائے عطف	〃	اسپے بسا اسپ تیز رو کہ بماند ۔ کہ خرد لنگ جان بمنزل برد ۔ یعنی اسپ بماند وخر جان بمنزل برد
۵	برائے ربط	بر جملۂ معترضہ کہ در جملۂ دیگر باشد	دل کہ طومار وفا بود من محزون را ۔ پارہ کردند نشستہ بتماشا مضمون طومار وفا بود جملۂ معترضہ باکاف بیانیہ
۶	برائے استفہام بمعنی کدام	ایک جز جملہ کا ہوتا ہے اگر جملہ اسمیہ ہو تو کاف استفہام کا خبر پڑتا ہے جیسے این مرد	استفہام کیا ہے پوچھنا ایک بات کا وہ تین طرح ہے ایک استفہام اقراری ہے کہ جس سے اقرار دریافت ہو جیسے بیت دوش در بزم تو از زردہ وناشاد کہ بود ۔ من بلو دم ہدف ناوک بیداد کہ بود ۔ ترجمہ کل رات تیری مجلس مین آزردہ اور ناشاد کون تھا مین نہ تھا

۴۳	زائد	آخر اسم	جیسے بالش بالشت

چ

۱	برائے سبب	سر جملہ	این طعام نخوردم چہ ہیزہ بود یعنی نکھایا سینے اس سبب سے کہ ہمیزہ تھا
۲	برائے استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی کیا کہا تو نے چیستی کیا ہے توچہ حال ست کیا حال ہے
۳	برائے تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت ست جانان کہ بعاشقان نمودی ؛ یعنی کیا بڑی قیامت ہے
۴	برائے تحقیر	؍	ماچہ باشیم وچہ باشد دلِ غم پرور ما ؛ یعنی ہاچہ حقیر باشیم ودل ہاچہ حقیر باشد
۵	بمعنی چیز	متصل بلفظ بر دیدہ شد	زینت خود ساخت دولت ہر چہ یار دکرد مقتدر ؛ یعنی ہر چیز یار دکرد مشعل شاہ از کہن رلق گدایان روشن ست ؛
۶	بمعنی ہر چہ	سر کلمہ و کلام	چہ باشد میسر بزودی فرست یعنی ہر چہ میسر باشد

د

علامت مضارع کی اور امر غائب کی اور نہی غائب کی ہے آخر کلمہ کے آتی ہے اور ماقبل مفتوح ہوتا ہے فارسی میں دال مہملہ اور ذال معجمہ میں یہ فرق ہے اگر ماقبل اوسکے حرف صحیح ساکن ہو تو دال اگر ماقبل اوسکے حرف علت ساکن ہو یا حرف صحیح متحرک ہو تو ذال معجمہ ہے

ش

۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے دادمش انعام و انعامش دادم ماقبل اسکا مفتوح ہوتا ہے مگر کاف بیانی ماقبل اسکے ہو تو مکسور پڑھو جیسے کشتمش اگر ہے واسے کلمہ کے بعد ہو تو بعد ہے کے ہمزہ مفتوح زیادہ کرو جیسے خانۂ اش کاشانۂ اش کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غلامش اگر مضاف وہ کلمہ ہو کہ جسکے آخر الف یا واو ہو تو بعد الف کے یا واو کے

۱۹	برای تفسیر در	اول اسما	؎ بدریا در منافع بیشمار ست ٭ یعنے در دریا
۲۰	برای تفسیر بر	〃	؎ چون تاختن رستم سگزی بہ پسر بر ٭ یعنے بر پسر
۲۱	بمعنی تحت و پائین	〃	؎ گر پای خاطر در اید بسنگ ٭ یعنے زیر سنگ در آید
۲۲	بمعنی رخ	〃	؎ بگردن فتد سرکش تند خوی ٭ یعنی برخ گردن گردن کش
۲۳	بمعنی اضافت	〃	؎ گر زور داری بزور محتاج نہ ٭ یعنی محتاج زور نہ یعنی زور کا محتاج نہیں
۲۴	بمعنی طرف	〃	؎ من رو بقبلہ دارم تو رو بدیر داری ٭ یعنی بطرف قبلہ بطرف دیر
۲۵	زائد	بر اسم	؎ آن قطرہ ام کہ چرخ بدورا فگند مرا ٭ یعنی دور افگند مرا
	〃	بر حرف	؎ نخوانم ندانم بجز نام تو نہ ٭ یعنے جز نام تو ٭
	〃	بر افعال	بسر داس سے کو مضموم پڑھو جو بعد مضموم ہو بہ پر در دو جو مضموم نہو تو مکسور

ت

۱	برای خطاب حاضر	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بردم اور بردمت بار یعنی بردم بار تو کبھی مفعول واقع ہوتی ہے جیسے دادمت زر اور زرت دادم یعنی دادم زر ترا اگر آخر کلمے کے یا ہو الف تے پر زیادہ کرو جیسے خانات اگر الف یا واو ہو یای تحتانی زیادہ کرو جیسے صفایت اور بویت اور کبھی یای تحتانی نہیں زیادہ کرتے کہتے ہیں ع بوسم پات بنیم روت ایجان ٭
		علیحدہ	واو معدولہ اوسکے آخر زیادہ کر کے تو پڑھتے ہیں تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے جیسے آمدی تو تو کجائی زید تو ئی غلام تو
۲	بمعنی خود	آخر اسم	از بارگہت مرانم ای شاہ ٭ یعنی از بارگاہ خود

ب

۱	برای اتصال یعنی ساتھ	اول اسما	آشنائی تو چہ در سرست + یعنے آشنائی ساتھ تیرے
۲	بمعنی در	ایضاً	افتم بپائے تو کہ بخشی خدائے من ؛ یعنے در پائے تو
۳	بمعنی مع	〃	بیا کہ دل بعجب لذتی ہم آغوش ست ؛ یعنے با عجب لذتے
۴	بمعنی بر	〃	جانم بلب رسید و بجانان خبر نرسید ؛ یعنی بر لب رسید
۵	بمعنی برائے	〃	بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؛ یعنے برائے طواف کعبہ
۶	بمعنی از	〃	جمال دوست بدیدن نمیشود آخر ؛ یعنی از دیدن نمیشود آخر
۷	بمعنی را	〃	دادہ اند انچہ ہما کاشکے از ما گیرند ؛ یعنی انچہ ما را دادہ اند
۸	بمعنی سبب	〃	بجرم دوستیت میکشند و غوغائیست ؛ یعنی بسبب جرم دوستی تو
۹	بمعنی بدو	〃	تازہ میسازم بناخن باز داغ خویش را ؛ یعنی بسدو ناخن
۱۰	بمعنی موافق	〃	نفس در آتش دل بار ہا گداخت مرا ؛ کہ این چنین بمراد دل تو ساخت مرا ؛ یعنی موافق مراد دل تو
۱۱	بمعنی نزدیک	〃	یارب تو مرا بیار و مساز رسوان ؛ یعنی نزدیک یار و مساز
۱۲	بمعنی وسیلہ و طفیل		عصیان مرا دو نصف کن در عرصات ؛ نصفے حسن بگیر و نصفے حسین یعنے بوسیلہ و طفیل حسن و حسین
۱۳	بمعنی قسم	〃	بخدائے کریم عزوجل ؛ یعنی قسم میخورم بخدائے کریم عزوجل
۱۴	برائے ابتدا	〃	بنام جہاندار جان آفرین ؛ یعنے ابتدا میکنم بنام جہاندار جان آفرین
۱۵	برائے معاوضہ و مقابلہ	〃	پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ؛ یعنی بعوض و معاوضہ گندم
۱۶	برائے پیوستگی	درمیان دو کلمہ مکرر	دمبدم ساعت بہ ساعت باد افزون جاہ تو ؛ یعنی دم پیوستہ بدم و ساعت پیوستہ بہ ساعت
۱۷	بمعنی برابر و مانند	اول اسما	بصورت تو بتی کمتر آفرید خدا ؛ یعنی برابر و مانند صورت تو
۱۸	بمعنی لائق	〃	صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است ؛ یعنی لائق درمان

۱۲

جیسے نہ زید آمد نہ عمرو اور جیسے دریغا کسی نیامد نہ زید نہ عمرو **باب سوم در ذکر معانی حروف مفردہ و حروف مرکبہ و معنی بعضے از کلمات** اس باب مین کئی فصلین ہین **فصل در معانی حروف مفردہ الف** وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اوسکے پڑھنے مین آواز کو پیش نہو اگر متحرک ہو یا اوسکے پڑھنے مین آواز کو پیش ہو تو وہ ہمزہ ہے کہ اصل مین امزہ تھا الف ہی سے بدل ہوکے ہمزہ ہوگیا اور ہمزہ کو عرف مین الف بھی کہتے ہین اور الف کئی معنی کیواسطے آتا ہے اس جدول سے دریافت کرو

الف

	معنی	موقع	مثال
۱	برائے ندا	آخر اسما	خدایا پادشاہا بمعنی اے خدا اے پادشاہ
۲	برائے دعا	در مضارع ماقبل حرف آخر	کناد رساد بواد مخفف اوسکا باد نفی انکی ساتھہ میم کے مکناد مرساد مباد
۳	بمعنی فاعل	آخر صیغۂ امر حاضر معروف	دانا بینا شکیبا + بمعنی دانندہ بیننده شکیبنده
۴	بمعنی واو عطف	در دو کلمۂ مرادف	تگاپو یعنی تگ و پو تکاپو یعنی تگ و دو بمعنی دوڑ دھوپ
	ایضاً	در دو کلمۂ غیر مرادف	رستاخیز بمعنی رست و خیز یعنی جمنا اور اوٹھنا
۵	برائے کثرت	در آخر صفت	خوشا بمعنی بسیار خوش و بدا بمعنی بسیار بد
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا بمعنی گفت و رفتا بمعنی رفت
	״	آخر صیغۂ دعا	بادا بمعنی باد شواد بمعنی شواد
	״	آخر اسما	شبا و زمخشرو سماطالبا + یہ جیغہ و نیوی و تنگ ست یعنی طالب
	״	اول اسما	اسکندر یکسر اسمند بفتح اشتلم بضم یعنی سکندر و سمندر و شتلم اس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہین
	״	اول بعض حروف	ابر اور ابا اور آبی + بمعنی برا اور بی اور بے کہ بمعنی نفی ست
۷	برائے وازہی آواز یعنی ندبہ	آخر اسما	دردا دریغا واغوثا واحسرتا
۸	برائے پیوستگی	در دو کلمۂ مکرر	دوشادوش لبالب یعنی دوش پیوستہ بدوش و لب پیوستہ بلب

ہفتاد و شش چھتر	ہفتاد و ہفت ستھتر	ہفتاد و ہشت اٹھتر	ہفتاد و نہ اوناسی	ہشتاد اسّی
ہشتاد و یک اکاسی	ہشتاد و دو بیاسی	ہشتاد و سہ تراسی	ہشتاد و چہار چوراسی	ہشتاد و پنج پچاسی
ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی	ہشتاد و نہ نواسی	نود نوّے
نود و یک اکانوے	نود و دو بانوے	نود و سہ تراتوے	نود و چہار چورانوے	نود و پنج پچانوے
نود و شش چھانوے	نود و ہفت ستانوے	نود و ہشت اٹھانوے	نود و نہ ننانوے	صد سو

یک سو کو یک صد دو سو کو دو صد تین سو کو سہ صد کہتے ہین اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اسیطرح سے یک ہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی مین پہلے ہزار پھر سیکڑے پھر عدد جو جدول مین ہین لکھا پڑھا چاہیے جیسے یکہزار دو یک صد دو سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس **فصل در بیان عطف و معطوف و معطوف علیہ** معطوف وہ کلمہ اور کلام ہے کہ حرف عطف کے بعد واقع ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام ہے کہ حرف عطف سے قبل واقع ہو کلمہ کا عطف کلمہ پر ہوتا ہے اور کلام کا کلام پر عطف کے معنی پھیرنا معطوف کا بہ سبب حرف عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا اور حرف عطف کا واو ہے جس کا ترجمہ اور ہے جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اوس کا فاعل واو عطف کا بکر بھی بسبب عطف کے فاعل ہوا آمد کا فعل ساتھہ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا یہ عطف کلمہ کا کلمہ پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال مین ہے آنکہ ذاتش کریم ست و لطفش عمیم خداوند ماست آنکہ موصول ذاتش کریم جملہ اسمیہ صلہ موصول کا اور واو عطف کا لطفش عمیم بھی جملہ اسمیہ بسبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھہ صلون کے ملکے مبتدا ہوا خداوند ماست اوسکی خبر مبتدا ساتھہ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا ترکیب مین جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی معطوف کا ہوتا ہے اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حرف عطف کے ہین جیسے آمد زید عمر و نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمر و اور

شانزده سولہ	ہفدہ سترہ	ہژدہ اٹھارہ	نوزدہ اونیس	بیست بیس
بست ویک اکیس	بست ودو بائیس	بست وسہ تیئیس	بست وچہار چوبیس	بست وپنج پچیس
بست وشش چھبیس	بست وہفت ستائیس	بست وہشت اٹھائیس	بست ونہ اونتیس	سی تیس
سی ویک اکتیس	سی ودو بتیس	سی وسہ تینتیس	سی وچہار چونتیس	سی وپنج پینتیس
سی وشش چھتیس	سی وہفت سینتیس	سی وہشت اڑتیس	سی ونہ اونتالیس	چہل چالیس
چہل ویک اکتالیس	چہل ودو بیالیس	چہل وسہ تینتالیس	چہل وچہار چوالیس	چہل وپنج پینتالیس
چہل وشش چھیالیس	چہل وہفت سینتالیس	چہل وہشت اڑتالیس	چہل ونہ انچاس	پنجاہ پچاس
پنجاہ ویک اکاون	پنجاہ ودو باون	پنجاہ وسہ ترپن	پنجاہ وچہار چون	پنجاہ وپنج پچپن
پنجاہ وشش چھپن	پنجاہ وہفت ستاون	پنجاہ وہشت اٹھاون	پنجاہ ونہ اونسٹھ	شصت ساٹھ
شصت ویک اکسٹھ	شصت ودو باسٹھ	شصت وسہ ترسٹھ	شصت وچہار چونسٹھ	شصت وپنج پینسٹھ
شصت وشش چھیاسٹھ	شصت وہفت سڑسٹھ	شصت وہشت اڑسٹھ	شصت ونہ اونہتر	ہفتاد ستر
ہفتاد ویک اکہتر	ہفتاد ودو بہتر	ہفتاد وسہ تہتر	ہفتاد وچہار چوہتر	ہفتاد وپنج پچہتر

۱	از یک تا نه	احاد
۲	از دہ تا نود	عشرات
۳	از صد تا نہ صد	مات
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف
۶	از لک تا نہ لک	لکوک
۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک
۸	از کرور تا نہ کرور	کرور
۹	از دہ کرور تا نود کرور	عشرات کرور
۱۰	از ارب تا نود ارب	ارب
۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۱۲	از کرب تا نہ کرب	کرب
۱۳	از دہ کرب تا نود کرب	عشرات کرب
۱۴	از نیل تا نہ نیل	نیل
۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۱۶	از پدم تا نہ پدم	پدم
۱۷	از دہ پدم تا نود پدم	عشرات پدم

یک ایک	دو دو	سہ تین	چہار چار	پنج پانچ
شش چھہ	ہفت سات	ہشت آٹھہ	نہ نو	دہ دس
یازدہ گیارہ	دوازدہ بارہ	سیزدہ تیرہ	چہاردہ چودہ	پانزدہ پندرہ

شانزدہ

مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہو کے صلہ ہو اموصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکے مبتدا ہو اور دوسرا
مصرع اوسکی خبر یہ بھی یاد رکھو کہ موصول صلہ کے ساتھ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتا ہے موصول کے
مبتدا ہونیکی مثالین مذکور ہوئین وہ مثال کہ جس مین موصول فاعل ہے یہ ہے آمد آنکہ او دوست
من ست آمد فعل آن موصول کاف صلہ کا اور دوست من ست صلہ ہے موصول اور صلہ ملکے
فاعل ہو آمد کا اور وہ مثال کہ جسمین موصول مفعول ہے یہ ہے یافتم آنرا کہ می جستم یافتم فعل با فاعل
آن موصول کاف صلہ کا می جستم صلہ موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکے مفعول ہوا یافتم کا اور
وہ مثال جسمین موصول مضاف الیہ ہے یہ ہے آمد غلام آنکہ نامش زید ست آمد فعل غلام مضاف
آن موصول کاف صلہ کا نامش زید ست جملہ صلہ پس موصول ساتھ صلہ کے ملکے مضاف الیہ ہوا
غلام کا مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جسمین موصول خبر ہوئی یہ ہے
یار آن ست کہ دیدی یار مبتدا آن موصول کاف صلہ کا دیدی فعل با فاعل صلہ ہو اموصول کا موصول
صلہ کے ساتھ ملکے خبر ہوئی مبتدا کی لفظ ست نشان جملہ اسمیہ کا مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا

فصل در بیان عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہین اور جس چیز کو گنتے ہین اوسکو معدود کہتے ہین جیسے صد روپیہ صد عدد ہے اور روپیہ معدود ہے عدد اور معدود ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے ہزار روپیہ میخواہم ہزار روپیہ مفعول ہے میخواہم فعل با فاعل حقیقت مین عدد صفت ہوتا ہے معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود پر جیسے ہزار روپیہ یعنی ایسے روپیہ کہ ہزار ہین ملکر صفت اور موصوف کہیے جب بھی حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین مبتدی کو سو تک گنتی فارسی اور ہندی کی یاد کرنا ضرور ہے

سوا اس جدول مین مندرج ہے فائدہ

عدد کے لکھنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلین مقرر ہین وہ یہ ہین ایک سے نو تک

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ایک	دو	تین	چار	پانچ	چھہ	سات	اٹھہ	نو

اور ان رقمون مین لکھنے کے لیے مرتبے مقرر ہین جس مرتبہ کی رقم ہو اوس مرتبہ مین لکھا چاہیے
اور جو تمام مرتبہ خالی رقم سے ہو وہان نقطہ کہ اوسکو صفر کہتے ہین لکھا چاہیے مرتبے اعداد کے
بے نہایت ہین تھوڑے سے مبتدی کیواسطے لکھتا ہون زیادہ اس سے وہ حساب کی کتاب مین دیکھہ لیگا

لگا دیتے ہین ضمیر فاعل کی مثال پچھلی بیتون مین گذری مثال ضمیر صلہ کہ مبتدا و محذوف ست
آنکہ ستمگار ست گنہگار است اصل اوسکی آنکہ او ستمگار ست گنہگار ست لفظ او مبتدا ہے
کہ حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا اور ستمگار خبر یہ جملہ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلہ
کے ملکے مبتدا ہوا اور گنہگار خبر مثال ضمیر صلہ کہ مفعول ست و محذوف بیت
آنرا کہ فلک بمسند عشق نشاند ؛ خاک در دوست را بالین میخواند ؛ اصل اسکی آنکہ او را فلک
بمسند عشق نشاند ؛ ترکیب اسکی یہ ہے آن موصوف کاف صلہ کا نشاند فعل
فلک فاعل اور ضمیر او مفعول لفظ را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف
کیا موصول کو اوسکے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا اور لفظ را نشان مفعول کا اوسکے ساتھ
لگایا یاے موحدہ جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوے جار
کے جار مجرور متعلق نشاند کے نشاند فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ ہوے صلہ
ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصراع جملہ ہوے خبر ہوا مثال ضمیر در
صلہ کہ مضاف الیہ است و محذوف بیت کسی را کہ اقبال باشد غلام ؛ بود میل خاطر
بطاعت مدام ؛ اصل اسکی یہ ہے کسی کہ اقبال غلام او باشد کسی موصول کاف صلہ کا باشد
فعل ناقص چاہتا ہے اسم اور خبر کو اقبال اوسکا اسم غلام مضاف ضمیر او مضاف الیہ
اس ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو حذف کر کے موصول کو او اوسکے قائم مقام کیا یعنی مضاف الیہ
غلام کا قرار دیا جب کہ مضاف اور مضاف الیہ مین فاصلہ واقع ہوا موافق قاعدہ فارسی کے
لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے خبر ہوئی فعل
ناقص کی فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ اور بقول بعضے جملہ اسمیہ ہوے صلہ ہوا
موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصراع جملہ ہوے خبر پڑا اسی طرح سے ہی بیت کسی را کہ گردن
کشی در سر ست ؛ تواضع از و یافتن خوشتر ست ؛ اصل اسکی کسی کہ گردن کشی در سر ست و لفظ
سر مضاف ضمیر او مضاف الیہ ہے سو اوسکو حذف کیا موصول مضاف الیہ ہر کا ٹھہرایا مضاف
جو مضاف الیہ سے دور پڑا اسواسطے لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا کسی طرح
ہو گیا گردنکشی مبتدا در جار سر مجرور جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہوے خبر پڑی مبتدا کی

اوس اسم کو بھی موصول جانو اور جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ آن ہو اور بعد اوس اسم کے کاف صلہ کا ہو وہ بھی موصول ہے جیسے مصرع آن کس کہ مرا بگشت باز آمد پیش ۔ اور صلہ مین ایک ضمیر بھی ہوتی ہے کہ موصول کی طرف پھرتی ہے **پوشیدہ نزہی** آن جو موصول کا ہے اوسکے اور یاے موصول کے معنی ایک ہین اور آنانکہ واسطے جمع کے لاتے ہین مثالین سبکی بیان کرتا ہون اور ایک مثال کی ترکیب **بیت** آنکہ در آدم دمیدہ روح را ۔ داد از طوفان نجاتے نوح را ۔ ترکیب اسکی یہ ہے **آن** موصول **کاف** صلہ کا **دمیدہ** فعل ماضی قریب ضمیر اس مین کہ پھرتی ہے موصول کی طرف فاعل ہے فعل کا **روح** مفعول لفظ را علامت مفعول کی **در** جار **آدم** مجرور متعلق فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے صلہ پڑا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا اور دوسرا مصرع جملہ ہوکے خبر ہوا مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اسی طرح ترکیب ان مثال کی بیتون کی سمجھو

ابیات آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند	ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	رفت منزل بدیگری پرداخت
آنچہ او گفت غیر آن کردن	نیست سودی بجز زیان کردن	ہر آنچہ کہ می بایدت پیش گیر
سر بمانداری سر خویش گیر	آنکس کہ مرا بگشت باز آمد پیش	ما نکہ دلش بسوخت برگشتہ خویش
کسی کا تشی ظلم زدور جہان	بر آورد از اہل عالم فغان	کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
برفتند بسیار سر گشتہ اند	غریبی کہ بر قتنہ باشد سرش	میازار و بیرون کن از کشورش

پوشیدہ نزہے کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہین چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے اگر اصل مین تھا اے آنکہ آن کو حذف کیا جیسے خمسہ ایکہ در ذات خویش منفرد ی ۔ بصفات کمال متحدے + بس فرو رفتہ ام بچاہ بدی + یا جیب الہ خذ بیدی + ما بعجزی حواستندی + اور ہر کہ مخفف ہر آنکہ کا ہے اور ہر چہ مخفف ہر آنچہ کا ہے **مخفی نزہے** کہ صلہ مین ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے اور کبھی مفعول کبھی مضاف الیہ کبھی مبتدا ان سب مین ضمیر فاعل کی محذوف نہین ہوتی ہے اکثر اور ضمیرونکو حذف کرکے موصول کو اوسکے قائم مقام رکھتے ہین اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ بھی موصول کے ساتھ

اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور زید
نویسندہ است بقلم ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا نویسندہ خبر است نشان جملہ اسمیہ کا
باے موحدہ جار قلم مجرور جار مجرور متعلق نویسندہ کے کہ شبہ فعل کا ہے مبتدا اور خبر
ملکے جملہ اسمیہ ہوا یاد رکھو کہ جار اور مجرور ملکے حکم حرف کا رکھتے ہین فاعل اور مفعول اور
مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہین ہو سکتے پوشیدہ نرہے جس عبارت مین جار اور مجرور
ہون فعل اور شبہ فعل کا نہو وہان فعل گویا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہین جیسے مصراع
بنام جہاندار جان آفرین ؛ اسمین جار و مجرور ہین فعل اور شبہ فعل کا نہین یہان سر مصراع
ابتدا میکنم مقدر کرتے ہین اور جار مجرور کو اوسکے متعلق کہتے ہین اور جیسے زید در خانہ است
یہان لفظ ثابت کہ اسم فاعل عربی کا ہے پیدا کرتے ہین اصل اسکی یون ہے زید در خانہ ثابت است
ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا در جار خانہ مجرور است نشان جملہ اسمیہ کا جار اور مجرور
متعلق ثابت کے ہو کے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا فائدہ کبھی
چو اور چون بمعنی مثل کے مضاف ہوتے ہین اور ترکیب مین مانند اسم کے مبتدا اور خبر اور فاعل
اور مفعول ہوتے ہین جیسے زید چون شیر است یعنی زید مانند شیر است زید مبتدا چون بمعنی مانند
مضاف شیر مضاف الیہ دونون ملکے خبر ہوئی مخفی نہ رہے جار اور مجرور جسکے متعلق ہوتے ہین
اوسکے اور جار اور مجرور کے معنی اسمین مربوط ہوتے ہین اگر مربوط نہون تو جانو کہ جار اور مجرور
اوسکی متعلق نہین اس صورتمین اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کرکے اوسکے متعلق کرو کہ وہ معنی
مین مربوط ہو **فصل در بیان موصول و صلہ** موصول وہ اسم ہے ناتمام کہ جب تک
اوسکے بعد ایک جملہ مذکور نہو اس قابل نہین کہ مبتدا ہو یا خبر ہو یا فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ
ہو اوس جملہ کا نام ہے صلہ موصول کا اوس جملہ کے سرے پر کاف مثل کاف بیانیہ کے یا
لفظ چہ ہوتا ہے کہ اوسکو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہین اسماے موصول یہ ہین آنکہ
آنانکہ ہرآنکہ ہرکہ یہ چارون کلمہ واسطے اشخاص کے ہین انچہ ہرانچہ ہرچہ یہ
تینون کلمہ جمیع فارسی والے واسطے اشیا کے ہین اور یاے مجہول کہ آخر کسی اسم نکرہ کی
ہو اور اوسکے بعد کاف صلہ کا ہو جیسے کسیکہ کسانیکہ شخصیکہ آمریکہ چیزیکہ

آنکس آن اسم اشارت اور کس مشار الیہ اور لفظ **این** واسطے نزدیک کی اشارت کے ہے
جیسے این مرد این اسم اشارت مرد مشار الیہ **پوشیدہ** نر ہے کہ ضمیر غائب ہین اور اسم
اشارت اول مین یہ فرق ہے کہ ضمیر غائب تئی اشارت طرف محسوس کے اور ساتھ اعضا کے
نہین بلکہ اشارت طرف معنی کی ہے وہ معنی کہ پیشتر مذکور ہو چکے ہین اور اسم اشارت کی اشارت
بخلاف اسکے ہے جیساکہ معلوم کیا تمنے **مخفی** نر ہے کہ اسم اشارت اور مشار الیہ ملکے حکم
ایک کلمہ کار رکھتے ہین جیسے بزن این دزد را تر کیب اسکی بزن فعل با فاعل این اسم اشارت
دزد مشار الیہ اسم اشارت ساتھ مشار الیہ کے ملکے مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے فعل
با فاعل مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور **چنان** اور **چنین** اصل مین چون آن اور چون این ہے
چون کلمہ تشبیہ کا آن اور این اسمائے اشارت ہین اکثر بعد چنان اور چنین کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے **فصل**
در بیان جار و مجرور جار عربی مین وہ حرف ہین کہ جس اسم پر آتے ہین اوس اسم کو جر دیتے ہین جر
کہتے ہین زیر کو زیر یا ے تحتانی اور جار کے معنی زیر دینے والا اور جس اسم کو زیر دیتے ہین اوسکو مجرور کہتے ہین
اون حرفونکے فارسی ترجمہ کو بھی جار کہتے ہین وہ حرف فارسی مین یہ ہین ا بر اے ۲ بہر ۳ پے بمعنی
برائے ان تینون حرفون پر لفظ از بھی زائد آتا ہے جیسے از برائے خدا اور از بہر من اور
از پے تو ہم جنس اس حرف پر کبھی باے موحدہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے بجز تو ۵ چو اور چون
کہ تشبیہ کے معنی مین ہو ۶ باے موحدہ ۷ در اور اندر ۸ بر ۹ از ۱۰ تا ۱۱ با ۱۲ را وہ را کہ
برائے کہ معنی مین آوے اور جار مجرور تعلق رکھتے ہین فعل سے یا فعل کے شبہہ سے فعل کا شبہہ
مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت ہے صفت وہ اسم ہے کہ وصف مین کسی شخص
کے یا کسی چیز کے کہہ سکیے جیسے نیک اور بد اور خوب اور زبون اور مانند انکے مثال جار اور مجرور
کی یہ ہے آمدم برائے تو تر کیب اسکی یہ ہے آمدم فعل با فاعل اور برائے جار اور تو مجرور جار اور
مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اسی طرح سے ندیدم جز تو
اور کاری بتو دارم اور رفتم در بازار اور نشستم بر تخت اور رفتم از بریلی تا دہلی اور خدا را
بر من مسکین ببخشا تر کیب اسکی یہ ہے ببخشا فعل با فاعل را جار لفظ خدا مجرور اور
بر جار من موصوف مسکین صفت صفت اور موصوف ملکے مجرور ہوئے جار کے جار

اسی معنی سے کہ
جار کہتے ہین پھینکنے
والے کو یعنی پے در پے
فعل یا شبہہ فعل کے
معنی اسم کی طرف
پھینکا ہوا پہنچا دیتا ہے
۱۲

موصوف کا پڑھتے ہین بعضے بدل کو عطف بیان کہتے ہین اور بعضے بدل ہین اور عطف بیان مین
یہ فرق کرتے ہین کہ بدل اور مبدل منہ مین مقصود مبدل منہ نہین صرف بدل سے ہوتا ہی اور
عطف بیان مین دونون مقصود ہوتے ہین جیسے امام من علی اسد اللہ است اسد اللہ عطف
بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے یہی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا وہ
علی ہے کہ جسکا خطاب اسد اللہ ہی **فصل دربیان مستثنے و مستثنے منہ** مستثنے وہ اسم ہی کہ بعد لفظ استثنا
کے واقع ہو فارسی مین استثنا کا لفظ مگر اور جز ہے اور عربی مین لفظ الا ہے کہ فارسی مین بھی مستعمل ہے
استثنا کے معنی الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزون مین سی یا الگ کرنا ایک شخص کا مجمع سے جو چیز یا جو
شخص الگ کیا گیا ہوا وسے مستثنے کہتے ہین اور جسمین سے مستثنے کو الگ کرتے ہین اوسکو مستثنی منہ
کہتے ہین مستثنے اور مستثنے منہ ملکے حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین جیسے آمدند ہمہ دوستان مگر زید ترجمہ آئے
سب دوست مگر زید یعنی زید نہین آیا اور جیسے زدم ہمہ دشمنان را مگر زید را ترجمہ مارا مینے
سب دشمنون کو مگر زید کو یعنی زید کو نہین مارا زید پہلی مثال مین سب دوستون سے الگ ہوگیا
کہ سب آئے وہ نہین آیا اور دوسری مثال مین سب دشمنون سے الگ ہوا کہ سب کو مارا
اوسکو نہین مارا **ترکیب اسکی** یہ ہے آمدند فعل مگر لفظ استثنا زید مستثنے اور ہمہ دوستان مستثنے منہ
پس مستثنے اور مستثنے منہ ملکے مجموع فاعل ہوا آمدند کا پس فعل فاعل کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا
دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے زدم فعل با فاعل مگر لفظ استثنا کا زید مستثنے اور دشمنان
مستثنے منہ پس مستثنے اور مستثنے منہ ملکے مجموع مفعول ہوا فعل کا فعل با فاعل مفعول کے ساتھ
ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمد قوم جز زید یہان قوم مستثنے منہ اور زید مستثنے ہے اور کبھی مستثنے منہ محذوف
بھی ہوتا ہے جیسے نیامد بمن جز زید یعنی نیامد کسے بمن جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے
لفظ زید مستثنے اور کبھی مستثنے منہ محذوف ہی اور جیسے نزدم جز زید یعنی نزدم کسی را جز زید ترجمہ نہ مارا مینے
کسیکو سوائے زید کے کسی را مستثنے منہ محذوف ہے اور زید مستثنے **فصل دربیان** اسمای اشارت
اسمای اشارت وہ اسم ہین کہ بنا کیا ہے اونکو اسواسطے کہ انسان اون اسمونکے ساتھ مشار الیہ
محسوس کی طرف اشارت ساتھ اعضا کے کرے محسوس وہ ہی جو دیکھا بھالا جاوے یا سنا جاوے
اور مشار الیہ وہ ہی کہ جسکی طرف اشارہ کرین چنانچہ لفظ آن کہ واسطے دور کی اشارت کے ہے جیسے

دونون ملکے صفت ہوئے موصوف کے اور جیسے یار دلفریب یعنی یار فریندۂ دل فریب بمعنی
فریندۂ مضاف دل مضاف الیہ دونون ملکے صفت ہوئے موصوف کے دوسرے یہ کہ صفت مرکب وصفی
اولٹا ہوا ہو جیسے یار خوشخو یا رموصوف خوشخو مرکب وصفی اولٹا ہوا کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے
صفت ہے یار کی اسی طرح سے یار خوش تقریر تیسرے یہ کہ صفت اولٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو
وہ اس طرح سے ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ مین سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف
کی طرف یعنی لفظ او اور لفظ است کہ علامت جملۂ اسمیہ کی ہے یہ تینون کلمہ حذف کر کے مبتدا
اور خبر کو مقلوب کرین یعنی اولٹ دین خبر کو مقدم کرین اور مبتدا کو موخر جیسے شہید
تبسم دیت عشوۂ خون بہا تبسم دیت جملۂ اسمیہ بیانیہ اولٹا ہوا صفت ہے شہید
کی اسی طرح سے عشوۂ خون بہا بھی اصل اسکی یہ ہے شہید ہی کہ دیت او تبسم است و خون بہای او عشوہ
است جب کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کر کے مبتدا اور خبر کو اولٹ دیا شہید
تبسم دیت عشوۂ خون بہا ہو گیا یاد رکھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ مین اور کوئی کلمہ فاصل
نہین ہوتا اس مثال مین کہ زید مرد یست نیک لفظ نیک کو عطف بیان یا بدل کہا چاہیے
مرد ے کے لفظ سے بدل کا اور عطف بیان کا مذکور اگلی فصل مین آویگا یا مردی کو مبین کہو اور
نیک لفظ مفرد اوسکا بیان یا اصل اسکی یہ کہو زید مرد یست کہ او نیک ست موافق فارسی کے
قاعدہ کے جملۂ بیانیہ مین سے لفظ او کہ مبتدا تھا حذف کیا بعد اوسکے کاف بیانیہ اور لفظ
است بھی دور کیا زید مرد یست نیک رہگیا ترکیب یون کہو زید مبتدا مردی مبین اور نیک
بیان اوسکا مبین اور بیان ملکے خبر ہوا مبتدا اور خبر ملکے جملۂ اسمیہ ہوا اور لفظ است نشان ہے جملۂ اسمیہ

کا فصل در بدل و مبدل منہ مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اوسکے بعد ایک اسم اوسکا بدل واقع
ہو اور معنی مین جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے اور ترکیب مین بدل اور
مبدل منہ ملکے حکم ایک کا بکار رکھتے ہین جیسے آمد زید برادر تو زید مبدل منہ برادر تو بدل ہے
اور بدل اور مبدل کو ملا کے فاعل سمجھو آمد کا اور جیسے شاہ عباس شاہ مبدل منہ اور عباس
بدل اور آخر مبدل منہ کے کسرہ نہ پڑھا چاہیے شاہ عباس مین شاہ کی ہ کو کسور پڑھنا غلط ہے
بدل مبدل منہ مین اور صفت موصوف مین یہی فرق ہے مبدل منہ کا آخر کسور نہین پڑھتے موصوف

اکثر صفت ہین وہ اسم واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانے والے نے اوسکو صفت کے معنی کیواسطے
بنایا ہو جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول اور وہ اسم جسکی ہندی ترجمہ مین لفظ والا آسکے جیسے نیک
اور بد ترجمہ اوسکا نیکی والا اور بدی والا اور مرد نویسندہ مین مرد موصوف نویسندہ صفت
اوسکی اسی طرح سے بخت برگشتہ اور مرد نیک اور مرد بد اور کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا
ہے وہان بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہین جیسے لب لعل لب موصوف لعل نام ایک جنس
کا ہے جواہر کی جنسون مین سے معنی اُسکے لب کہ مانند لعل کے سرخ اور شفاف ہے حقیقت مین
لب موصوف اور مشبہ ہے لعل صفت اور مشبہ بہ ہے پوشیدہ نرہے موصوف صفت کے
اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے مذکور ہوا اور کبھی صفت کو موصوف کے اوپر لاتے ہین اس
حالت مین کسرہ موصوف کے آخر پڑھا نہین جاتا اس ترکیب مین معنی کے واسطے یہ دیکھنا
ضرور ہے کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہین رکھتا بذات خود قائم ہے اگر
تعلق کسی اور ذات سے نہین رکھتا بذات خود قائم ہے ترکیب کے اولٹنے مین معنی نہین
بدلین گے جیسے مرد نیک اور نیک مرد مین مرد موصوف ہے بذات خود قائم اور نیک
صفت ہے معنی دونون کے ایک ہین اگر موصوف بذات خود قائم نہین بلکہ تعلق اور کسی ذات سے
رکھتا ہے اوس وقت یہ موصوف اور صفت اوس ذات کی صفت ہونگے کہ جس سے یہ موصوف
تعلق رکھتا ہے جیسے روے خوب رو موصوف اور خوب اوسکی صفت جب ہمنے صفت کو
موصوف کے اوپر مقدم کیا اور کہا خوبرو یہ لفظ خوب رو صفت اوسکی ہوا کہ جس سے
تعلق رکھتا ہے یعنی خوبرو وہ شخص ہے کہ جسکا رو خوب ہے اور جیسے لعل لب کہ لام آخر کا
لعل کے مکسور نہین اوسکو کہینگے کہ جسکا لب مانند لعل کے ہے اور خوشخو وہ شخص ہے
کہ جسکے خو خوش ہے اور نیک نیت وہ شخص ہے کہ جسکی نیت نیک ہے سرو قد وہ شخص ہے
کہ جسکا قد سرو جیسا ہے آہو چشم وہ ہے کہ جسکی چشم آہو جیسی ہے یہ ترکیب فارسی مین بیشتر ہے اِن
رکھنا چاہیے مخفی نرہے کہ صفت کئی طرح سے آتی ہے ایک تو یہ کہ صفت مفرد ہو جیسے مرد دانا مرد موصوف
دانا مفرد ہے اور صفت ہے دوسرے یہ کہ صفت مرکب ہو مرکب کی کئی نوع ہین ایک یہ
مرکب ترکیب اضافی ہو جیسے مرد دانای زمان مرد موصوف دانا مضاف اور زمان مضاف الیہ

نہین اس اضافت کو مجازی کہتے ہین اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہین اقسام استعارہ کے اور تشبیہ کے بہت ہین اس مختصر مین اونکے بیان کی گنجایش نہین صرف نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھدیا ہے **فائدہ** اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہو اوسکے ہندی ترجمہ مین اور ایک علامت اضافت کی موافق اوپر والے مضاف کی پہلی علامت کے بعد زیادہ کرین لیکن جہان کہین پہلی علامت کی آخر الف ہو وہ الف یا مجہول سے بدلا چاہیے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ انکا بھائی زید کا اور بھائی میرا اور بھائی اپنا ان سب کے آخر الف ہے جب انپر ایک مضاف اور ہو جیسے غلام برادر زید غلام برادر من غلام برادر خود ترجمہ انکا یون ہوگا غلام بھائی زید کے کا غلام بھائی میرے کا غلام بھائی اپنے کا **پوشیدہ نرہے** کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب مین حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہین **فصل دربیان مرکب وصفی** مرکب وصفی وہ ہے کہ جسمین ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم اوسکی صفت ہو موصوف وہ ہے کہ جسکی بھلی یا بری صفت کیجاوے اور صفت وہ ہے کہ جس سے بھلائی یا برائی موصوف کی دریافت ہو **پوشیدہ نرہے** فارسی مین مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے مین اور موصوف اور صفت کے پڑھنے مین کچھ فرق نہین وہان مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہین یہان موصوف کے آخر جیسے مرد دانا لفظ مرد موصوف کسرہ مرد کی دال کا علامت موصوف کی اور لفظ دانا صفت ہے اوس موصوف کی اور کہتے ہین متقدمین موصوف کے آخر یاے مجہول لکھا کرتے تھے کہ ترکیب وصفی اور ترکیب اضافی مین فرق ہو متاخرین نے اوس کو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتاب فارسی کی چار سو پانچ سو برس کی لکھی ہوئی دیکھنے مین آئی اون مین آخر موصوف کے یاے مجہول نظر نہ آئی معلوم ہوا کہ آخر موصوف کے یاے مجہول لکھنا درست نہین ترکیب وصفی کے پہچاننے کیواسطے لازم ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیاے مجہول در آخر اور اگر مؤنث ہو تو کیسی بیاے معروف در آخر موصوف کے ساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اوسکا جواب ہوگا جیسے مرد دانا جب کہوگے کیسا مرد جواب اوسکا دانا ہوگا تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب وصفی ہے اور لفظ دانا صفت ہے اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے ترکیب اضافی ہے **مخفی نرہے**

جیسے سیخ اور آہن ایک جنس ہین **اضافت تشبیہی** کا دریافت کرنا موقوف ہے اوپر
دریافت کرنے تشبیہ کے کیا ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز
فلانی چیز جیسی ہے جیسے کہین یہ آنکھ نرگس جیسی ہے جسکو تشبیہ دیتے ہین اوس کو مشبہ
ساتھ بائے موحدہ مفتوحہ کے کہتے ہین جیسے آنکھ کا لفظ پچھلی مثال مین اور مشبہ کو جس چیز کے
ساتھ تشبیہ دیتے ہین اوسکو مشبہ بہ کہتے ہین جیسے نرگس کا لفظ اوس مثال مین **پوشیدہ مرزی**
کہ اضافت تشبیہی مشبہ بہ کا مضاف کرنا ہی مشبہ کی طرف جیسے نرگس چشم نرگس مشبہ بہ ہے اور مضاف
اور چشم مشبہ ہے اور مضاف الیہ ہے معنی اسکی یہ کہ آنکھ مانند نرگس کے ہے اسی طرح سے مار زلف
یعنی زلف کہ سانپ جیسی ہے اور اسی طرح سے چاہ غبغب اور سیب زنخ اور لعل لب یعنی
غبغب مانند چاہ کے اور زنخ مانند سیب کے اور لب مانند لعل کے **اضافت ابنی** وہ ہے
کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کرین اور عربی مین ابن اور بنت بیٹی کو
کہتے ہین جیسے عباس علی یعنی عباس ابن علی اور خالد ولید یعنی خالد بن ولید
اضافت ظرفی اضافت مظروف کی ہے ظرف کی طرف ظرف دو قسم ہے ظرف مکان اور
ظرف زمان پیشتر اس کا بیان ہو چکا ہے مظروف اوسے کہتے ہین جو ظرف مکان مین
یا ظرف زمان مین واقع ہو جیسے آب دریا آب مظروف مضاف دریا ظرف مکان
مضاف الیہ اسی طرح ساکن شہر اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی مظروف مضاف
زمستان ظرف زمان مضاف الیہ اسی طرح گرمی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ مین
کچھ لگاؤ حقیقت مین ہو جیسے اضافت تملیکی مین لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی مین
لگاؤ خصوصیت کا اور اضافت توضیحی مین لگاؤ توضیح کا اور اضافت بیانی مین لگاؤ تبیین
کا اور اضافت تشبیہی مین لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت ابنی مین لگاؤ ابنیت کا اور اضافت
ظرفی مین لگاؤ ظرفیت کا تو اوسکو اضافت حقیقی کہتے ہین اگر مضاف اور مضاف الیہ
مین کچھ لگاؤ حقیقت مین نہو جیسے سر ہوش پائے فکر یعنی سر ہوش کا پانون فکر کا شاعر نے
اپنے خیال مین ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحب سر اور صاحب قدم قرار دیا ہے اور سر ہوش
کیطرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا ہے حقیقت مین سر کو ہوش کے ساتھ اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ

ملا کے لفظ کیا بکاف فارسی مکسور زیادہ کیا یعنے کہا کیا اپنا تو جواب اوسکا لفظ مال ہوگا پس
مال کو مضاف جانو اور مانند اس مصرع کے ع برانگیختم خاطر از شام و روم ہوا وٹھائی میری
خاطر شام و روم سے برانگیختم کے آخر جو میم ہے اوسکا ترجمہ ہوا میری پس معروف در آخر پس
بسبب لفظ ری کے کہ علامت اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہ میم مضاف الیہ ہے جب ہنے
کیا میری کہا تو جواب اوسکا جو اخاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہے اگرچہ مضاف الیہ کے بعد
واقع ہوا یاد رکھو کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف الیہ ہو ضرور نہین کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو اگر مضاف
سے آگے یا پیچھے یا فاصلہ سے اور کسی کلمہ کے ساتھ لگی ہوئی ہو کچھ مضایقہ نہین استادون کے کلام
مین بیشتر واقع ہے **پوشیدہ نرہے** کہ اقسام اضافت کے معنی کی راہ سے بہت
ہین اونمین سے کئی قسم اضافت کی کہ دریافت کرنا اونکا ضروری ہے بیان کرتا ہون پس
یہ سب قسم یاد رکھو **ذکر اقسام اضافت** اضافت باعتبار معنی کے کئی قسم ہے اضافت
تخصیصی ہے اور تملیکی ہے اور توضیحی ہے اور تنبیہی ہے اور تشبیہی ہے اور ابی ہے
اور ظرفی ہے اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو **اضافت تخصیصی**
وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یار من یعنی یار خاص
میرا مزار من یعنی سردار خاص میرا **اضافت تملیکی** وہ ہے کہ مملوک کو مالک کیطرف
مضاف کرین جیسے قصر شاہ مال بادشاہ اسپ امیر باغ وزیر لفظ قصر مملوک ہے اور
مضاف ہے اور شاہ مالک ہے اور مضاف الیہ ہے اسی طرح سے مال بادشاہ اسپ
امیر اور باغ وزیر **اضافت توضیحی** وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کردے
جیسے شہر بریلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بریلی کے کہنے سے واضح ہوا کہ اوس
شہر کا ذکر ہے کہ جسکا نام بریلی ہے اسی طرح سے دریاے گنگ اور کتاب گلستان اور
بادشمال اور درخت انار اور سنگ مقناطیس علے ہذا القیاس **اضافت تنبیہی** کہ
جسکو بیانی کہتے ہین وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا ہو جیسے سیخ آہن معلوم
نتھا کہ سیخ کاہے کی ہے مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا آہن کی ہے اسطرح سے
انگشتری طلا اور طشت نقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی ہین مضاف او مضاف الیہ ایک جنس سے ہوتے ہین

کسرہ آخر مضاف کے اگرچہ علامت اضافت کی ہے لیکن کئی مقام مین نہ پڑھا جاہے اون
مقامون مین سے **ایک مقام** اضافت مقلوب کا ہے اضافت مقلوب اوسے کہتے
ہین کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف ہے مگر
اور لفظ جہان مضاف الیہ ہے مقدم اور معنی جہان شاہ وشاہ جہان کے ایک ہین **دوسرا**
مقام وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامش اور غلامت اور غلامم اس
مقام مین آخر مضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے جیسے غلام کا میم تینون جگہ مفتوح ہے
غلام مضاف ہے شین اور تاے فوقانی اور میم تینون ضمیرین مجرور مضاف الیہ ہین **تیسرا**
مقام وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف
کے ہو خواہ فاصلہ سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زیدرا اور زیدرا غلامم اور زید
را نیستم غلام اور تو غلام ہستی زیدرا ان سب مثالون مین غلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ
ہے اور لفظ را علامت اضافت کی ہے **پوشیدہ نرہے** کہ اضافت کی علامتین ہندی
مین سب بیان ہوگئین جب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی مین کروگے جس لفظ کے
ترجمہ کے ساتھ اون نو علامتون مین سے کوئی علامت ہو بے شبہہ جان لو کہ یہ مضاف الیہ
ہے جیسے غلام زید ترجمہ اسکا غلام زید کا لفظ کا اضافت کی علامتون مین سے آخر زید کے
پایا معلوم ہوا کہ زید مضاف الیہ ہے جب تمنے مضاف الیہ کو معلوم کرلیا مضاف کے
معلوم کرنے کے واسطے مضاف الیہ کے ترجمہ کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی مین
ہے ملا کے لفظ کیا بکاف تازی اوس پر زیادہ کرو جو لفظ اوس کا جواب اوس عبارت
مین ہوسکے وہی اوس مضاف الیہ کا مضاف ہے خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ
فاصلہ سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جہان کہین ہوگا معلوم ہو جائیگا جیسے غلام زید مین معلوم
کیا تھا کہ زید مضاف الیہ ہے جب ہمنے علامت اضافت کی اوسکے ساتھ ملائی اور لفظ کیا
بکاف تازی مکسور زیادہ کیا یعنے کہا کیا زید کا تو ٹھیک جواب اوسکا غلام ہے معلوم ہوا
غلام مضاف ہے اسی طرح سے مال خود ترجمہ اسکا مال ناز اضافت کی علامتونمین سے ہے
خود کہ ترجمہ کے ساتھ پایا معلوم ہوا کہ لفظ مضاف الیہ ہے جب خود کے ترجمہ کے ساتھ وہی لفظ نا

اور حذف کرنا اس کسرہ کا درست نہین مگر بعض الفاظ مین اوستادون نے روا رکھا ہے جیسے
لفظ صاحب اور لفظ سران دونون لفظون پر کسرہ نہ پڑھنا فصیح ہے جیسے صاحبدل اور سرخیل
پوشیدہ نر ہے جس کلمہ کے آخر ہاے مختفی آوے اوس کلمہ کو مضاف کرین تو متقدمین
اوسکے آخر سے کسرہ کا حذف کرنا مضایقہ نہین جانتے تھے مگر متاخرین اوسکو غیر فصیح سمجھتے ہین دیکھو
کہ ہندی مین علامتین اضافت کی نو ہین باعتبار تینون قسم مضاف کے اور تینون قسم مضاف الیہ
کے تین قسم مضاف کی یہ ہین **واحد مذکر** اور **جمع مذکر** اور **مؤنث** اسی طرح مضاف الیہ
ضمیر مخاطب یا متکلم ہو جیسے من اور ما اور تو اور شما یا مضاف الیہ لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو
جیسے لفظ خویش اور تای فوقانی کہ خود کے معنے مین ہو یا مضاف الیہ اور کوئی لفظ سوا ان
دونون قسمون کے ہو اس تقریر سے ہر ایک قسم مضاف کا باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ
کے تین قسم ہوگا پس مضاف کے تینون قسمون سے نو قسمین ہوگئین ہر ایک قسم کی ایک ایک
علامت ہندی مین مقرر ہے ان لفظون مین سے را اور رے بیاے مجہول
اور ری بیاے معروف اور نا اور نے بیاے مجہول اور نی بیاے معروف
اور کا اور کے بیاے مجہول اور کی بیاے معروف سب تینون مضاف کی اور مضاف الیہ
کی اور علامتین اضافت کی جو ہندی مین ہین اور مثالین ہر قسم کی اس جدول سے واضح ہون گی

جدول یہ ہے

اقسام مضاف اقسام مضاف الیہ	من ما تو شما	خود خویش و مرادف خود	سواے من ما تو شما خود خویش و مرادف	
واحد مذکر	غلام من غلام تو غلام میرا غلام تیرا	غلام خود غلام خویش غلام اپنا	غلام زید غلام زید کا	
جمع مذکر	غلامان من غلامان تو غلام میرے غلام تیرے	غلامان خود غلامان خویش غلام اپنے	غلامان زید غلام زید کے	
مؤنث	کتاب من کتاب تو کتاب میری کتاب تیری	کتاب خود کتاب خویش کتاب اپنی	کتاب زید کتاب زید کی	

من ست ترکیب اسکی یون کہا چاہیے جان من خبر مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف لفظا ہے
مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوکے بیان پڑا یار کا یار ساتھ بیان کے ملکے فاعل ہوا رفت کا
رفت فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہو بلکہ مبین کے
متعلق کا بیان ہو تو اوس مقام مین مبتدا کو حذف نہین کرتے بلکہ اوس جملہ مین ایک ضمیر لاتے ہین
کہ پھرتی ہے مبین کی طرف جیسے رفیق من سواری ست کہ اسپش کمیت ست اسپ
مبتدا مضاف ضمیر شین کہ پھرتی ہے سوار کی طرف مضاف الیہ کمیت خبر ست علامت
جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر کے ساتھ ملکے بیان ہوا سوار کا سوار مبین اپنے بیان کے ساتھ
ملکے خبر ہوئی رفیق من کی رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اس جملہ مین اسپ
کا بیان ہے کہ متعلق ہے سوار سے سوار کی ذات کا بیان نہین اور جملہ بیانیہ جملہ اسمیہ
بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے مصرع شنیدم کہ شاپور دوم در کشید فعل در
او سپہر زائد شاپور فاعل دوم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے بیان
ہوا این مخذوف کا یعنی شنیدم این کہ شاپور دوم در کشید یعنی سنے یہ بات کہ شاپور نے دم کھینچا یعنی خاموش رہا

دوسرا قسم مرکب کا کہ پوری بات نہو اور سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل نہو

یہ مرکب کئی نوع پر ہے ہر ایک کے بیان کی ایک فصل ہے

فصل در بیان مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہے کہ جس مین اضافت پائی جاوے
اضافت کیا ہے نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف نسبت لگاؤ کو
کہتے ہین جس اسم کو لگاتے ہین دوسرے اسم کے ساتھ اوس اسم کو مضاف کہتے
ہین اور جس اسم کی طرف نسبت کرتے ہین اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور فائدہ
اضافت کا یہ ہے کہ مضاف عام سے خاص ہو جاتا ہے جیسے غلام زید، غلام زید کا غلام
کا لفظ عام تھا ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے جب اوس غلام کے لفظ کو زید کی طرف نسبت
کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا وہ غلام کا لفظ خاص ہو گیا زید ہی کے غلام کو
غلام زید کہینگے اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور فارسی کی ترکیب مین مضاف کے
آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلام زید مین غلام کے میم کا کسرہ

بھی چھہ کلمہ ہین است اور اند اور ای اور اید اور ام اور ایم ضرور ہے کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک کلمہ ان چھہ کلمون مین سے خبر کے آخر یا مبتدا کے آخر لگاوین جس لفظ کے ساتھ لگاوین اگر اوسکے آخر ہاے مختفی ہو تو ضمیر کا کلمہ الف کے ساتھ پڑھا چاہیے اور اگر ہاے مختفی اوسکے آخر نہو تو کلمہ ضمیر کا بغیر الف کے لکھا پڑھا چاہیے چھون قسم کی مبتدا اور ہر ایک مبتدا کی دو دو چیزین ایک وہ کہ جسکے آخر ہاے مختفی نہو دوسری وہ کہ جسکے آخر ہاے مختفی ہو اور علامتون کے کلمے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کے اس جدول سے معلوم کرو جدول یہ ہے

نام اقسام مبتدا	خبر یکلمہ کہ آخرش ہاے مختفی نیست	خبر یکلمہ کہ آخرش ہاے مختفی ہست	علامت جملہ فارسی	علامت جملہ ہندی
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ است	است	ہے
جمع غائب	جوانان خرمند یعنے خرم اند	جوانان سادہ اند	اند	ہین
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدہ	ای	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہون
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہین

جملہ معترضہ وہ جملہ ہے کہ ایک جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے یار من چشم بد دور خوب ست یا مبتدا خوب ست خبر مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا چشم بد دور جملہ معترضہ ہے کہ اوس جملہ کے بیچ مین واقع ہوا ہے اگر قرینہ دلالت کرے تو مبتدا کو حذف بھی کرتے ہین جیسے کوئی کہے زرد زرد یعنے این ست زرد این مبتدا محذوف ست علامت جملہ اسمیہ کی زرد خبر یا کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست اوس کے جواب مین کہو پسر زال ست یعنی رستم پسر زال ست رستم مبتدا محذوف پسر زال خبر اور ست علامت جملہ اسمیہ کی اسی طرح سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے زید در خانہ است یعنی زید در خانہ موجود است زید گھر مین موجود ہے زید مبتدا موجود خبر محذوف در خانہ متعلق خبر کے جملہ بیانیہ وہ جملہ ہے کہ کسی اسم کا بیان پڑے اس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے اور یہ جملہ جس اسم کا بیان پڑتا ہے اوس اسم کو مبین کہتے ہین اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان ہے تو اوس جملہ سے مبتدا کا حذف کرنا اولے ہے جیسے مصرع کجا رفت یاری کہ جان من ست ؛ یعنے کجا رفت یاری کہ او جان

اور اور چون اور چو اور سوا انکے وقتیکہ اور روزیکہ اور ہنگامیکہ اور امثال انکے جس
جملہ مین آتے ہین اوس جملہ مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین فصل وربیان جملہ اسمیہ
جملہ اسمیہ وہ ہے کہ دو اسم ملکے پوری بات ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی
ابتدا اوس اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اوس پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو ابتدا والے
اسم کو مبتدا کہتے ہین اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہین مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور
جملہ اسمیہ مین ایک حرف ربط کا لفظ مین یا معنی مین ہوتا ہے جیسے زید نیک ست و عمرو بد زید نیک
ہے اور عمرو بد زید مبتدا اور نیک خبر ہے کہ زید کے احوال سے خبر دیتا ہے کہ وہ نیک ہے
اور ست حرف ربط کا ہے مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور اسی طرح عمرو مبتدا ہے اور
زید خبر ہے اور ست حرف ربط کا اس قرینہ سے کہ پہلے جملہ مین ہے اس جگہ سے محذوف
ہوا لیکن معنی مین ملحوظ ہے یہ مبتدا بھی خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا زیادہ واضح کرتا ہون نمین
کہ مضمون جملہ اسمیہ کا یہ ہے کہ یہ شخص یا یہ چیز یہ ہی شخص کو یا چیز کو مبتدا جانو اور یہ کے مقام پر جو کلمہ
ہو اوسکو خبر سمجھو اس سے بھی زیادہ تر روشن کرتا ہون مین کہ مبتدا کے ساتھ لفظ کیا ہی لاؤ جس
جو لفظ جواب اوسکا ہو سکے اوسکو خبر سمجھین اور خبر کے ساتھ لفظ کون سے ملاؤ اوسکا جواب
جو لفظ ہو سکے اوسکو مبتدا جانو جیسے زید نیک ست مین جب کہو گے زید کیا ہے جواب یہی ہوگا کہ
نیک معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے اور جب کہو گے نیک کون ہے تو جواب اوسکا ہوگا زید جان لو
کہ زید مبتدا ہے یاد رکھو کہ حرف نہ مبتدا ہوتا ہے نہ خبر اور فعل بھی مبتدا نہین ہوتا مگر جملہ ہو کہ خبر
ہوتا ہے سو جملہ اسم کی جگہ گنا جاتا ہے اس راہ سے اسم ہی مبتدا ہوتا ہے اور اسم ہی خبر ہوتا ہے
اور جس وقت جملہ خبر ہووے تو جملہ مین ضرور ہے ایک ضمیر کہ مبتدا کی طرف پھرے جیسے زید پدرش
نیکست ترکیب اسکی یون چاہیے زید پہلا مبتدا پدر دوسرا مبتدا مضاف شین کی ضمیر کہ پھرتی ہے پہلے
مبتدا کیطرف مضاف الیہ ہے نیک خبر اور ست حرف ربط دوسرا مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ
ہو کے خبر ہوا پہلے مبتدا کا پہلا مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا پوشیدہ نرہے کہ مبتدا اور خبر مین
مطابقت ضرور ہے اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہین واحد غائب ہے یا جمع غائب یا واحد حاضر
یا جمع حاضر یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور ضمیر مرفوع متصل کہ اسم کے ساتھ لگتی ہے اوسکے

فعل محذوف سے کہ خرید مم فعل بافاعل یوسف اوسکا مفعول محذوف عجب ارزان حال ہے مفعول
محذوف کا فعل بافاعل ساتھہ مفعول محذوف کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کے جواب ہوا قسم کا قسم ساتھہ جواب
کے ملکے جملہ قسمیہ ہوا اور کبھی حرف ندا کا بھی محذوف ہوتا ہے جیسے مصرع بیا جامی
رہا کن شرمساری ہا یعنی بیا ای جامی رہا کن شرمساری اور کبھی منادی بھی محذوف ہوتا ہے
جیسے مصرع ای بذات تو مزین مسند پیغمبری ٭ یعنی ای آنکہ بذات تو مزین ست مسند پیغمبری
لفظ آن منادی ہے محذوف اور اسی طرح سے جملہ دعائیہ سے بھی فعل محذوف ہوتا ہے جیسے
چشم بد دور یعنی چشم بد دور باد نظر بری دور ہو چو چشم بد اسم ہے باد کا باد مخفف ہے بواد کا
اور بواد اصل مین بود صیغہ مضارع کا ہے افعال ناقصہ سے الف دعا کا جب اوس مین آیا تو
بواد ہوا سو یہان سے محذوف ہے دور اوسکی خبر ہے باد فعل مضارع محذوف ساتھہ اسم
اور خبر کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی سوال کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب سے حذف کرتے
ہین اور مفعول کو مذکور کرتے ہین جیسے کوئی پوچھے زید کرا زد جواب مین کہین عمرو را یعنے زد زید
عمرو را زد فعل زید فاعل دونون جواب سے محذوف ہین عمرو مفعول مذکور ہے را علامت
مفعول کی فعل محذوف ساتھہ فاعل محذوف اور مفعول مذکور کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا جملہ شرطیہ
بھی دو جملون سے تمام ہوتا ہے پہلے جملہ کو فعل شرط کہتے ہین دوسرے جملے کو جزا شرط کی جیسے
اگر رفتی جان بسلامت بردی واگر خفتی مردی یعنی اگر گیا تو جان سلامت لے گیا تو اور اگر سویا تو
مواتو ترکیب اسکی یہ ہے اگر حرف شرط کا رفتی فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہے فعل شرط بردی
فعل بافاعل جان اوسکا مفعول بسلامت متعلق فعل کے فعل بافاعل ساتھہ مفعول
اور معلق کے ملکے جزا ہوئی شرط کی مگر شرط ساتھہ جزا کے ملکے جملہ شرطیہ ہوا اسی طرح سے ترکیب
اگر خفتی مردی کی کہو اور کبھی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام مین ہیت
مراخود عرصۂ اندیشہ تنگ است ٭ تراگر یا قضا یارا ای جنگ ست ٭ اگر حرف شرط کا ترا
یا قضا یارا ای جنگ ست جملہ ہے فعل شرط اور جزا اوسکی بجنگ محذوف ہے
یعنی بجنگ اگر قضا کے ساتھہ طاقت لڑائی کی ہے تو لڑ پوشیدہ نہ رہے کہ جملہ شرطیہ
مین ایک حرف شرط کے حرفون مین سے ہوتا ہے حرف شرط کے ہین اگر اور گر اور

کہتے ہین اور جیسے گفتش در چشم بنشین گفتم فعل با فاعل تنہین مفعول بہ در چشم بنشین
جملہ فعلیہ مقولہ ہے گفتم کا گفتم فعل با فاعل ساتھہ مفعول اور مقولہ کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا جو جملہ مقولہ ہوتا
ہے کبھی اوسپر کاف بھی لاتے ہین جیسے مصرع گفتم کہ گلی بچینم از باغ ٭ اس کاف کو کاف سر
جملہ کہو یا کاف بیانیہ کہو کہ یہ جملہ بیان ہے این محذوف کا یعنی گفتم این کہ گلے بچینم از باغ کہی مینے
یہ بات کہ ایک پھول چنون مین باغ سے مخفی نرہے فارسی مین فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم آتا ہے
جیسے زید رفت اور عربی مین فاعل فعل کے اوپر مقدم نہین ہوتا ہے عربی مین زید رفت کی ترکیب
یون کہتے ہین زید مبتدا رفت فعل اوسمین ضمیر ہے پھرتی ہے زید کی طرف وہ فاعل ہے رفت کا
فعل ساتھہ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا مخفی نرہے
جہان قرینہ پایا جاتا ہو وہان جملہ فعلیہ سے فعل حذف کیا جاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ آمد کون آیا اسکے
جواب مین کہین زید یعنی آمد زید یہان آمد محذوف ہے اور کہین تمام جملہ محذوف ہوتا ہے
جیسے آغاز میکنم این کتاب را جملہ ہے محذوف مصرع بنام جہان دار جان آفرین ٭
کے اوپر سے منادی کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہے عربی مین جسکو بولاتے ہین
اوسکو منادی کہتے ہین جیسے اے زید مقصود اس سے یہ ہے کہ مینوانم زید را یعنی بولاتا ہو نمین زید کو
ای حرف ندا کا زید منادی حرف ندا کا منادی کے ساتھہ ملکے قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہو کسواسطے
کہ معنی فعل کے اسمین پائے جاتے ہین اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہین ہوتا اوس دوسرے
جملہ کو جواب ندا کا کہتے ہین جیسے اے کریم کرم کن ترکیب اسکی یون کہنا چاہیے ای حرف ندا
کا کریم منادی حرف ندا کا منادی سے ملکے قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا کن فعل با فاعل کرم اوسکا مفعول
فعل با فاعل ساتھہ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے جواب ندا کا ہوا ندا ساتھہ جواب کے ملکے جملہ ندائیہ
ہوا اور اسی طرحسے کبھی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے محذوف ہوتے ہین جیسے بخدای کریم یعنی قسم
میخورم بخدای کریم قسم کھاتا ہو نمین ساتھہ خدای کریم کے یہ جملہ بھی بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہین ہوتا
اوس دوسرے جملہ کو جواب قسم کا کہتے ہین جیسے مصرع بنام ایزد عجب ارزان خریدم ٭ یعنے قسم
میخورم بنام ایزد عجب ارزان خریدم یوسف را قول زلیخا کا ہے قسم کھاتی ہون مین خدا کے
نام کی عجب سستا خریدا مینے یوسف کو قسم میخورم جملہ ہے محذوف بنام ایزد متعلق ہے

جس کلمہ کے آخر ہاے مختفی ہو اور ضمیر متصل اوس سے ملکر اوس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہین کہ
دو ساکن جمع نہون جیسے بندہ اند بندہ اید بندہ ام بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل
کی جگہ لفظ است لاتے ہین جیسے کہین زید بندہ خدا ست اور اس است کے اوپر الف زیادہ
کرتے ہین جسوقت ہاے مختفی والے کلمے کے ساتھ ملاتے ہین کہتے ہین زید بندہ است جس کلمہ کے
آخر ہے نہو اوس کلمہ کے بعد است الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے بغیر الف کے صحیح ہے جیسے طاہر
مہدی پرست جو شخص فارسی سے ناواقف ہین الف لکھتے ہین خطا کرتے ہین **باب دوم در ترکیب و مرکب ترکیب**
معنی کیا ہین دو کلمون کو آپس مین ملانا **اور مرکب** دو دو کلمے ہین کہ آپس مین ملے ہون پس
مرکب دو قسم ہے قسم اول مرکب وہ مرکب ہے کہ پوری بات ہو اور سننے والے کو اوس سے پورا
فائدہ حاصل ہو اوسکو عربی مین کلام تام کہتے ہین جیسے زید آمد اور جیسے بکر نیکست **قسم دوم** مرکب
وہ مرکب ہے کہ بات پوری نہو اور سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل نہو اوسکو عربی مین
کلام ناقص کہتے ہین جیسے غلام زید اور جیسے مرد نیک **بیان قسم اول مرکب کہ کلام تام ست کلام تام**
بھی اوپر دو قسم کے ہے ایک قسم کا نام جملہ فعلیہ ہے دوسری قسم کا نام جملہ اسمیہ **فصل در بیان**
جملہ فعلیہ جملہ فعلیہ وہ مرکب ہے کہ فعل اور اسم سے ملکر بات پوری ہو اگر اوسمین لازم فعل ہے تو وہ فعل
فاعل کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہو جائیگا جیسے رفت زید **رفت** فعل زید اوسکا فاعل ہے فعل ساتھ
فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر متعدی فعل ہے تو وہ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ
ہوگا جیسے زد زید عمرو را مار زید نے عمرو کو زد فعل زید اوسکا فاعل **عمرو** اوسکا مفعول را علامت مفعول
کی فعل متعدی ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ فعلیہ مین فعل ماضی یا مضارع
یا حال یا مستقبل ہو اوسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہین اگر جملہ مین فعل امر یا فعل نہی اوسکو جملہ فعلیہ انشائیہ
کہتے ہین جیسے بیا اور میا دونون فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہین اور جیسے بزن زید را مار زید کو بزن
فعل با فاعل زید مفعول اوسکا فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا **و افعال ناقصہ**
اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکے اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے
ساتھ ملکے جملہ ہوتے ہین جیسے بود زید دانا تھا زید **دانا بود** افعال ناقصہ سے ہے چاہتا ہے اسم اور خبر کو
زید اوسکا اسم اور دانا اوسکی خبر بود اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا یعنے اوسکا جملہ

معلوم ہوتی ہے اور کبھی حال مرکب ہوتا ہے ایسا مرکب کہ جسکو پوری بات کہتے ہین جیسے زدم زید را و پدرش ایستادہ بود واو بمعنے زید کو اوس حال مین کہ باپ اوسکا کھڑا تھا زدم فعل با فاعل زید مفعول بہ اوسکا و پدرش ایستادہ بود جملہ ہے کہ حال واقع ہوا ہے اور اس جملہ کے اوپر کی واو کو واو حالیہ کہتے ہین **فصل دربیان ضمیر** ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غائب کے یا حاضر کے یا متکلم کے وہ اور پھر دو قسم کے ہو متصل اور منفصل **متصل** وہ ہے کہ کسی کلمہ سے پیوستہ ہو علیحدہ کلمہ سے نہو **منفصل** وہ ہے کہ بذات خود کلمہ علیحدہ ہو اور کلمہ کے ساتھ ملنے کی اوسو احتیاج نہو ہر ایک ان دونون قسمونمین سے اوپر تین طرح کے ہین مرفوع اور منصوب اور مجرور **مرفوع** ضمیر فاعل کی ہے **منصوب** ضمیر مفعول کی ہے **مجرور** ضمیر مضاف الیہ کی ہے یہ قسم اور مثالین انکی اس جدول سے دریافت کرو اور یاد رکھو کہ ضمیر منصوب اور مجرور ہرگز فاعل واقع نہو گی

نام اقسام ضمائر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل مرفوع	در ماضی مستتر ساز و در مضارع	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
منصوب متصل	ش دہندش	شان دہندشان	ت دہندت	تان دہندتان	م دہندم	مان دہندمان
متصل مجرور	ش غلامش	شان غلام شان	ت غلامت	تان غلام تان	م غلام م	مان غلام مان
منفصل مرفوع	او وی آن آمد او	اوشان آنان آنہا آمدند اوشان	تو آمدی تو	شما آمدید شما	من آمدم من	ما آمدیم ما
منصوب منفصل	اورا ویرا انرا دیدند اورا	اوشان ہا آنانرا آنہارا دیدند اوشانرا	ترا دیدند ترا	شمارا دیدند شمارا	مرا دیدند مرا	مارا دیدند مارا
منفصل مجرور	او وی آن غلام او	اوشان آنان آنہا غلام اوشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

شریک مفعول بہ کا ہوتا ہے **مفعول مطلق** مصدر اوس فعل کا ہی کہ جس فعل کا یہ مفعول مطلق ہے اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کیواسطے آتا ہے اور اوسکے آخر یاے معروف بھی زیادہ کرتے ہین جیسے زدم زیدرا زدنی یعنی مارا مینے زید کو جو مارنے کا حق ہے اور مفعول مطلق ایک وضع کے بیان کرنیکے واسطے بھی آتا ہے اوسکے آخر یاے معروف نہین لاتے جیسے نشستم نشستن امیر بیٹھا مین بیٹھک امیر کی یعنی امیر کے بیٹھنے کی وضع پر بیٹھا ہین اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہی جیسے نشستم یک نشست بیان نشست یعنی نشستن ہے یعنے بیٹھا ہین ایک بیٹھک فائدہ ان مفعولونکو دریافت کرنیکو ہر ایک مفعول کیواسطے ایک ایک لفظ مقرر کیا ہی جب وہ لفظ فعل کے ترجمہ کے ساتھ ملاؤگے جواب وسکا وہی مفعول ہوگا چنانچہ ہر ایک مفعول کے نیچے وہ لفظ لکھا جاتا ہے اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے

مفعول فیہ	مفعول فیہ	مفعول معہ	مفعول لہ	مفعول مطلق	مفعول مطلق	مفعول مطلق
ظرف زمان	ظرف مکان			برای تاکید	برای وضع	برای عدد
کب	کہان	کسکے ساتھ	کسواسطے	کیسا	کس طرح	کے بار

فصل افعال ناقصہ افعال ناقصہ وہ فعل ہین کہ جنکا فاعل اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو چاہتے ہین لازم ہے کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدے سے اونکا اسم اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدے سے اونکی خبر عبارت مین معلوم کرین اور اون فعلون کے مصدر یہ ہین بودن اور شدن اور امر اونکے گشتن اور گردیدن اور ہست و نیست کو بھی افعال ناقصہ سے گنتے ہین جیسے بود زید دانا شد زید دانا گشت زید دانا گردید زید دانا ہست زید دانا نیست زید دانا یہ سب افعال ناقصہ ہین زید اونکا اسم اور دانا اونکی خبر ہے اور کبھی است بھی ہست کے معنی مین آتا ہے اسم اور خبر چاہتا ہے اور فعلونکی طرح ہست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہین ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند نیستی نیستید نیستم نیستیم **فصل در بیان حال** حال وہ اسم ہے کہ جس سے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی معلوم ہو جیسے زدم زید را ایستادہ مارا ایستادہ کو زید کو کھڑے ہوئے زدم فعل با فاعل زید مفعول با ایستادہ وہ حال ہے کہ اوس سے ہیئت فاعل کی معلوم ہوتی ہے کہ متکلم نے زید کو کھڑے ہونیکے حال مین مارا اور جیسے کشتم زید را تشنہ مارڈالا مینے زید کو اوس حال مین کہ وہ زید پیاسا تھا زدم فعل با فاعل زید مفعول تشنہ حال ہے کہ ہیئت مفعول کی اوس سے

فعل با فاعل اور مفعول بہ رانشان مفعول کا یہ بھی یاد رہے کہ گفتن کے مشتقات کبھی دو مفعول ہوتے ہین پہلا مفعول مفعول بہ کہلاتا ہے اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہین اور مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے ع گفتمش در چشم بنشین گفت منشینش رقیب ۔ کہا مینے اوسکو آنکھ مین بیٹھ کہا رقیب نے اوس کو نہ بیٹھ گفتم فعل با فاعل ضمیر شین مفعول بہ در چشم بنشین جملہ ہے مقولہ گفتم کا اسی طرح سے گفت فعل رقیب اوسکا فاعل دوسرا شین مفعول بہ گفت کا منشین مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی اسکا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے ع فلک گفت احسنت مہ گفت زہ فلک فاعل ہے پہلے گفت کا اور مہ فاعل ہے دوسرے گفت کا احسنت مقولہ ہے پہلے گفت کا زہ مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی اسم مفرد بھی ہوتا ہے جیسے شنا گفتم شنا اسم مفرد ہے مقولہ گفتم کا اور کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے میخواہم ترا بہ بینم میخواہم فعل با فاعل ترا بہ بینم پوری بات ہے مفعول میخواہم کا پوشیدہ نر ہے کہ ترا بہ بینم مصدر کے معنے مین ہے یعنی میخواہم دیدن تو مخفی نر ہے کہ سوا ان مفعولون کے اور بھی مفعول ہین مفعول فیہ اور مفعول معہ اور مفعول لہ اور مفعول مطلق پیشتر عرض کر چکا ہون کہ فعل کرنا ایک کام کا ہے وہ کام جس مکان مین یا جس وقت مین کیا جاے اوس مکان کو اور اوس وقت کو مفعول فیہ کہتے ہین اور اوسی کو ظرف بھی کہتے ہین وقت کو ظرف زمان اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہین اور مفعول فیہ کے اوپر در اور بر اور باے موحدہ بمعنی در اور بر کے اکثر لاتے ہین جیسے خفتم بر تخت در شب اور جیسے رفتم وقت شام بہ بازار تخت اور بازار ظرف مکان ہین اور شب اور شام ظرف زمان ہین کبھی در اور بر اور باے موحدہ نہین بھی لاتے جیسے شب کجا بودی یعنی در شب کجا بودی اور وہ کام جس بات کیواسطے کیا جاے اوس بات کو مفعول لہ کہتے ہین جیسے زدم زید را برای ادب مارا اینے زید کو واسطے ادب کے لفظ ادب مفعول لہ ہے اور جو اسم کہ اوسپر با ہو اور مفعول بہ کے بعد واقع ہو اوس اسم کو مفعول معہ کہتے ہین جیسے زدم زید را با عمر و مارا اینے زید کو ساتھ عمر و کے یعنی عمر و کو بھی مارا عمر و مفعول معہ ہے اور مفعول معہ

پہچاننا معلوم کیا تمنے اوسی طرح سے فعل مجہول کا مفعول یا لم یسم فاعلہ کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کرو جیسے کشتہ شد زید مارا گیا زید جب کہوگے کون مارا گیا تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول یا لم یسم فاعلہ ہے کشتہ شد فعل مجہول کا اور یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہین ہوتا بلکہ جو اسم کہ اوسکے اوپر حرف لگا ہو وہ اسم بھی فاعل نہین ہوتا اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت پدر زید فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکب اسیطرح سے رفت غلام پدر زید

فصل در شناختن مفعول ہر فعل متعدی کہ در عبارت واقع شود

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت مین معلوم کرو تو اوس فعل کے ہندی ترجمہ کے ساتھ لفظ کیا یا کسکو ان دونون لفظون مین سے جونسا لفظ موافق محاورہ ہندی کے درست ہوتا ہو اوس لفظ کو ملاؤ جونسا کلمہ اوسکا جواب ہوسکے وہی کلمہ مفعول اوس فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام جب کہوگے کیا کھایا زید نے تو جواب اوسکا ہوگا طعام پس طعام مفعول ہے خورد کا اور زید فاعل ہے اور جیسے زد زید بکر را مارا زید نے بکر کو جب کہوگے کسکو مارا زید نے تو جواب یہی ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہے زد کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زید فاعل ہے زد کا اور اس مفعول کو عربی مین مفعول بہ کہتے ہین کہ فعل اوسپر واقع ہوتا ہے جیسے اس مثال مین مار بکر پر واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا کبھی لاتے ہین کبھی نہین لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے ہین مثال اسکی آگے گذری اور بعضی فعلونکو دو مفعول ہوتے ہین پہلے مفعول کو مفعول بہ کہتے ہین دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنی دوسرا اون فعلون کے مصدر یہ ہین دانستن یا فتن انگاشتن نگریستن دادن بخشیدن گردانیدن اور مرادف انکے اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنے مین آتے ہین اوس وقت انکے بھی دو مفعول ہوتے ہین جیسے دانستم زید را دانا دانستم فعل با فاعل زید مفعول بہ دانا مفعول ثانی اسی طرح سے انگاشتم زید را دانا اور گردانیدم زید را دانا اور ساختم زید را دانا اور کردم زید را دانا اور کبھی مفعول ثانی انکا نہین بھی ہوتا جیسے دادم بخشیدم

بدل ہوئی ہندی زبان والے موافق اپنے محاورہ کے قیاس کرلین

فصل در شناختن فاعل ہر فعل کہ در عبارت واقع شود

صیغہ واحد حاضر کا اور جمع حاضر کا اور واحد متکلم کا اور متکلم مع الغیر کا فعل یا فاعل ہی کہ انکا فاعل انکے ساتھ ہے حاضر کے دونون صیغونکا فاعل مخاطب ہے جیسے کردی کیا تو نے کردید کیا تمنے لفظ تو اور تم فاعل ہے اور متکلم کے دونون صیغون کا فاعل بات کرنیوالا ہے جیسے کردم کردیم کیا مینے کیا ہمنے لفظ مین او رہم فاعل ہے ان چارون صیغونکا تو فاعل معلوم ہوا اب غائب کے دونون صیغون کا فاعل معلوم کیا چاہیے ان دونون صیغون مین سے جسکا فاعل معلوم کیا چاہو اوس صیغہ کے ترجمہ کے ساتھ لفظ کون یا کسنے ان دونون مین سے جونسا لفظ محاورۂ ہندی مین ٹھیک ہوتا ہو ملاؤ جونسا لفظ عبارت مین اوسکا جواب ہوسکے اوس لفظ کو فاعل اوس فعل کا جانو جیسے رفت زید گیا زید جب ہمنے کہا کون گیا جواب یہی کہوگے کہ زید پس زید فاعل ہے رفت کا اسی طرح سے زد زید مارا زید نے جب ہمنے کہا کہ کسنے مارا یہی جواب دوگے کہ زید نے پس زید فاعل ہے زد کا ازبسکہ فاعل کا ہونا ضرور ہے جہان کہین فاعل لفظ مین ظاہر نہو ضمیر واحد غائب کی کہ ماضی کے صیغۂ واحد غائب مین پوشیدہ ہے اور وہ لفظ او ہے کہ جسکا ترجمہ وہ یا اوسنے ہے وہی ضمیر فاعل ہوگی صیغۂ واحد غائب مین اور صیغۂ جمع غائب مین ضمیر جمع غائب کی کہ لفظ اند ہے کہ ترجمہ اوسکا وہ دیا اونھون نے ہے اوسی ضمیر کو صیغۂ جمع غائب کا فاعل کہین گے جیسے رفت گیا وہ لفظ وہ فاعل ہے رفت کا اور جیسے رفتند گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے رفتند کا واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہین مگر جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بیقیاس بود یعنی لائے ہین خبر لانے والے کہ سپاہ دشمن کی بیقیاس تھی آوردہ اند کا فاعل خبر لانے والے ہین عبارت سے محذوف اور جیسے اختیار بدست من ندادہ اند یعنی اختیار میرے ہاتھ مین نہین دیا ہے قضا و قدر نے ندادہ اند کا فاعل قضا و قدر ہے محذوف ہے **پوشیدہ** مرجع ہے ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے اوسکو مرجع اوس ضمیر کا کہتے ہین جیسے آمد زید و نشست یعنے آیا زید اور بیٹھا نشست مین ضمیر ہے کہ پھرتی ہے زید کی طرف زید مرجع ہے اوس ضمیر کا اور سنو جسطرح فعل معروف کا فاعل

مارا زید نے پر ورد عمرو یا لا عمرو نے پس زدن اور پرورون اور انکے افعال متعدی ہین کہ انکو
ماضی مطلق کے ترجمہ مین لفظ نے آیا اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمہ مین لفظ نے نہ آوے
اوس مصدر کو اور اوسکے افعال کو لازم سمجھو جیسے رفت زید گیا زید خفت عمرو سویا عمرو پس رفتن
اور خفتن لازم ہین کہ انکے ماضی مطلق کے ترجمہ مین لفظ نے نہین آیا فائدہ فعل متعدی فاعل اور
مفعول دونونکو چاہتا ہے کیواسطے کہ جب تک فعل متعدی کے فاعل اور مفعول نہون تو بات پوری
نہین ہوتی جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے عمرو کو زد فعل متعدی زید اوسکا فاعل ہوا اور عمرو مفعول ہے
فعل متعدی کے فاعل اور مفعول جو مذکور ہوے تو بات پوری ہوئی اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا ہے
مفعول کو نہین چاہتا ہے کیواسطے کہ فعل لازم کے ساتھ جو فاعل اوسکا مذکور کرتے ہین تو بات پوری
ہو جاتی ہے جیسے رفت زید گیا زید رفت فعل لازم زید اوسکا فاعل فعل لازم جو فاعل کے ساتھ
ملا تو بات پوری ہوئی اگر مصدر لازم کو متعدی بنایا چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر
معروف کے آخر فتحہ دیکے الف اور نون غنہ یا الف اور نون اور یای معروف زیادہ کرکے دن علامت
مصدر کی لگادو مصدر متعدی ہو جائیگا اور اوسکے سب فعل متعدی ہونگے جیسے ترسیدن لازم
مصدر تھا اور اوسکا امر حاضر معروف ترس اوسکے آخر الف اور نون غنہ اور لفظ دن زیادہ کیا ترساندن
ہوا اگر الف اور نون کے بعد یای معروف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترساندن اور ترسانیدن دونون
مصدر متعدی ہین اگر اس مصدر متعدی کو اسی طرح سے پھر متعدی کرو ترسانانیدن متعدی المتعدی
ہوگا او متعدی مصدر کا ترجمہ اوسکے لازم مصدر کے امر کے ترجمہ سے بنتا ہے اسی طرح
کہ آخر اوسکے الف اور لفظ نا کہ علامت مصدر کی ہے زیادہ کرو جیسے ترس کا ترجمہ ڈر تھا
ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ ڈرانا اور متعدی المتعدی کے واسطے الف کے ماقبل واو مفتوح
اور لگادو جیسے ترسانانیدن کا ترجمہ ڈروانا ہوا اور اگر لازم امر کے آخر حرف علت کا ہو یعنی الف ہو
یا واو ہو یا یاے تحتانی ہو اوسکو لام سے یا واو مفتوح سے بدلا چاہیے جیسے سرائیدن
کا ترجمہ گانا سرایانیدن کا ترجمہ گوانا کاف فارسی کے بعد الف واو سے بدل ہوا شستن
کا ترجمہ دھونا شویانیدن اور شویانیدن کا ترجمہ دھولانا واو لام سے بدل ہوا اور دوختن اور
دوزیدن کا ترجمہ سینا دوزاندن اور دوزانیدن کا ترجمہ سلانا یہان یاے تحتانی لام سے

اسم فاعل بنایا چاہو تو امر حاضر معروف کے آخر بقول بعضے فتحہ اور بقول بعضے کسرہ دیکے لفظ ندا کا نون ساکن زیادہ کرو جیسے امر حاضر معروف تھا پرور اسم فاعل ہوا پرورندہ اور اوسکے ترجمہ کیواسطے مصدر کے ترجمہ کے آخر کا الف یا ے مجہول سے بدل کر کے لفظ والا اوسکے بعد لاؤ جیسے پرورش مصدر کا ترجمہ ہے پالنا اسم فاعل کا ترجمہ ہوا پالنے والا اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہاے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا بعد اوسکے زیادہ کرو اور اوسکے ترجمہ کیواسطے واحد کے ترجمہ آخر کا الف یا ے مجہول سے بدل کر دو جیسے پرورندہ پالنے والا پرورندگان پالنے والا **اسم مفعول** بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر یا ماضی مطلق مجہول کے آخر ہاے مختفی زیادہ کرو دونوں طرح سے اسم مفعول کا صیغہ بنجائیگا اگر ماضی مطلق معروف سے بنایا ہے تو اوسکے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کے آخر لفظ ہوا لگا دو اور اگر ماضی مطلق مجہول سے بنا ہے تو اوسکا ترجمہ بعینہ ماضی مطلق مجہول کا ترجمہ ہے لیکن ماضی کے معنی مین زمانہ کا لحاظ ہے اسم مفعول کے معنی مین زمانہ کا لحاظ نہین اگر اسم مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہاے مختفی کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا آخر کو زیادہ کرو اور جمع کے ترجمہ کے واسطے واحد کے ترجمہ کے دونون کلمون کے آخر جو الف ہے اوسکو یا ے مجہول سے بدل ڈالو جیسے پرورده پالا ہوا پرورده گان پالے ہوے پرورده شده پالا گیا پرورده شده گان پالے گئے **پوشیده** نر ہی کہ عربی مین فعل لازم کا اسم مفعول نہین آتا مگر فارسی مین لازم کا اسم مفعول ماضی مطلق معروف سے بنایا ہوا آتا ہے جیسے رفته گیا ہوا رفتگان گئے ہوے **اسم تفضیل** صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ آخر اوسکے لفظ تر ہی اور ترجمہ اوسکا بھی ترجمہ اسم فاعل کا ہے کہ اوسکے اوپر لفظ تر زیادہ ہے جیسے پرورنده تر زیادہ پالنے والا **اسم ظرف** اور اوسکی جمع کیواسطے آخر کو الف و نون زیادہ کرتے ہین جیسے پرورنده ترا ن زیادہ پالنے والے **اسم ظرف** صیغہ مصدر کا ہے کہ آخر اوسکے گاہ یا کاف فارسی زیادہ ہے اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہے جیسے پروردن گاہ پالنے کی جگہ اور پالنے کا وقت **اسم حال** صیغہ امر کا ہے کہ اوسکے آخر الف اور نون ہے اور اوسکا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہے کہ آخر اوسکے تا ہوا ہے جیسے پروران پالتا ہوا

فصل در شناختن فعل لازم و متعدی و متعدی کردن لازم و متعدی المتعدی کردن متعدی

یاد رکھو کہ آوردن اور بردن اور بودن یہ تینون مصدر اور ان تینون کے افعال متعدی ہین اور سوا ان تینون کے جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمہ مین لفظ آوردہ اوس مصدر کو اور اوسکے افعال کو متعدی جانو جیسے دویدن

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف استمراری	پرورده باش می پرورده باش	پرورده باشید می پرورده باشید		
ترجمہ	پالتا رہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پرورده شده باش	پرورده شده باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید که پرورده باشد	باید که پرورده باشند	باید که پرورده باشم	باید که پرورده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ پالتے رہیں ہم
فعل امر غائب مجہول استمراری	باید که پرورده شده باشد	باید که پرورده شده باشند	باید که پرورده شده باشم	باید که پرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں ہم
نہی حاضر معروف استمراری	پرورده مباش	پرورده مباشید		
ترجمہ	نہ پالتا رہ تو	نہ پالتے رہو تم		
نہی حاضر مجہول استمراری	پرورده شده مباش	پرورده شده مباشید		
ترجمہ	نہ پالا جاتا رہ تو	نہ پالے جاتے رہو تم		
نہی غائب معروف استمراری	باید که نپرورده باشد	باید که نپرورده باشند	باید که نپرورده باشم	باید که نپرورده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں ہم
نہی غائب مجہول استمراری	باید که نپرورده شده باشد	باید که نپرورده شده باشند	باید که نپرورده شده باشم	باید که نپرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف	پرور بپرور	پرورید بپرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پروردہ شو	پروردہ شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
ترجمہ	نپال تو	نپالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پروردہ مشو	پروردہ مشوید		
ترجمہ	نپالا جا تو	نپالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ نپالے وہ	چاہیے کہ نپالیں وہ	چاہیے کہ نپالوں میں	چاہیے کہ نپالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نپرورده شود	باید کہ نپرورده شوند	باید کہ نپرورده شوم	باید کہ نپرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ نپالا جاوے وہ	چاہیے کہ نپالے جاویں وہ	چاہیے کہ نپالا جاؤں میں	چاہیے کہ نپالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی تسکی سے بتا ہے جسطرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس امر کو بھی اوسی طرح ماضی تسکی سے بناؤ ماضی تسکی حاضر کا صیغہ تھا پرورده باشی امر حاضر استمراری ہوا پرورده باش اور اوسکے ترجمہ کیواسطے امر کے ترجمہ کے آخر لفظ تا رہ لگاؤ جیسے امر تھا پرورده اور اوسکا ترجمہ پال تو امر استمراری کا ترجمہ ہوا پالتا رہ تو نہی استمراری کے بنانے کیواسطے امر استمراری کے باش کے اوپر میم نہی کا مفتوح لگاؤ جیسے پرورده مباش اسکا ترجمہ نپالتا رہ تو پوشیدہ نرہے کہ کبھی امر استمراری کے اوپر لفظ می بھی آتا ہے جیسے کہ می پرورده باش

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل حال معروف	می پرورد ہمی پرورد	می پرورند ہمی پرورند	می پروری ہمی پروری	می پرورید ہمی پرورید	می پرورم ہمی پرورم	می پروریم ہمی پروریم
ترجمہ	پالتا ہے وہ	پالتے ہین وُو	پالتا ہے تو	پالتے ہو تم	پالتا ہون مین	پالتے ہین ہم
نفی فعل حال معروف	نمے پرورد	نمے پرورند	نمے پروری	نمے پرورید	نمے پرورم	نمے پروریم
ترجمہ	نہین پالتا ہے وہ	نہین پالتے ہین وُو	نہین پالتا ہے تو	نہین پالتے ہو تم	نہین پالتا ہو نہین	نہین پالتے ہین ہم
اثبات فعل حال مجہول	پرورده میشود	پرورده میشوند	پرورده می شوی	پرورده میشوید	پرورده میشوم	پرورده میشویم
ترجمہ	پالا جاتا ہے وہ	پالے جاتے ہین وُو	پالا جاتا ہے تو	پالے جاتے ہو تم	پالا جاتا ہون مین	پالے جاتے ہین ہم
نفی فعل حال مجہول	پرورده نمی شود	پرورده نمی شوند	پرورده نمی شوی	پرورده نمی شوید	پرورده نمی شوم	پرورده نمی شویم
ترجمہ	نہین پالا جاتا ہے وہ	نہین پالے جاتے ہین وُو	نہین پالا جاتا ہے تو	نہین پالے جاتے ہو تم	نہین پالا جاتا ہو نہین	نہین پالے جاتے ہین ہم

نمبر ۳۳

مصدر فروش

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل مضارع معروف	پرورد پرورد	پرورند پرورند	پروری پروری	پرورید پرورید	پرورم پرورم	پروریم پروریم
ترجمہ	پالے وہ	پالین وُہ	پالے تو	پالو تم	پالون مین	پالین ہم
نفی فعل مضارع معروف	نپرورد	نپرورند	نپروری	نپرورید	نپرورم	نپروریم
ترجمہ	نپالے وہ	نپالین وُہ	نپالے تو	نپالو تم	نپالون مین	نپالین ہم
اثبات فعل مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	پالا جاوے وہ	پالے جاوین وُہ	پالا جاوے تو	پالے جاؤ تم	پالا جاؤن مین	پالے جائین ہم
نفی فعل مضارع مجہول	نپرورده شود پرورده نشود	نپرورده شوند	نپرورده شوی	نپرورده شوید	نپرورده شوم	نپرورده شویم
ترجمہ	نہ پالا جاوے وہ	نپالے جاوین وُہ	نپالا جاوے تو	نپالے جاؤ تم	نپالا جاؤن مین	نپالے جاوین ہم

ترجمہ مضارع کا ہو جاویگا جیسے پرور دماضی کا ترجمہ بالا پرورد مضارع کا ترجمہ پالے پروردہ شد
ماضی مجہول کا ترجمہ بالا گیا پرورد ہ شود مضارع مجہول کا ترجمہ بالا جاوے پوشیدہ تر ہے
کہ فارسی مین دال ساکن آخر مین اور ماقبل اوسکا مفتوح اور ہندی مین یاے مجہول آخر مین
علامت مضارع کی ہے جس طرح سے یاے موحدہ زائد ماضی پر آتی ہے اوسی طرح اور اوسی
حرکت وضع مضارع پر بھی آتی ہے جیسے پرورد و بالچینند و بگوید **فعل حال** بنا یا چاہو تو فعل
مضارع کے اوپر لفظ می یا ہمی زیادہ کرو اور مجہول مین لفظ می شود کے اوپر لاؤ جیسے می پرورد
فعل حال معروف ہے اور پرورد ہ میشود فعل حال مجہول ہے اور ترجمہ فعل حال کا مضارع کی ترجمہ سے بنتا ہے
کہ آخر سے یاے مجہول دور کرکے لفظ تا ہے زیادہ کرین اور فارسی مین لفظ می یا ہے
مضارع کے اوپر اور ہندی مین تا ہے آخر مین علامت حال کی ہے **امر حاضر** مضارع حاضر
سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمہ سے بنتا ہے جب کہ مضارع حاضر سے اور اوسکی
ترجمہ سے آخر کا حرف اور اوسکے ماقبل کی حرکت دور کروگے امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنجائیگا
جیسے پروری اور پروری سے پرور اور پرورد اور ترجمہ اسکا پالے تو سے پال تو اسی طرح سے
زنی اور بزنی سے زن بزن اور گوئی بگوئی سے گو بگو اور کبھی لفظ در اور بر اوری بھی امر حاضر
معروف کے اوپر لاتے ہین کہتے ہین در ساز بر افگن لیکن لیکن اس در اور بر اوری کو معنی
مین کچھ دخل نہین افگن اور بر افگن کے معنی ایک ہین **امر حاضر مجہول** پرورد ہ شو کر بناتے
پرورد ہ شوی مضارع مجہول سے ترجمہ اوسکا ہے پالا جا **نہی حاضر** بنا یا چاہو تو امر حاضر کے
اوپر میم مفتوح نہی کا لگا دو اور نہی حاضر مجہول مین لفظ شو کے اوپر جیسے مپرور اور پرورد ہ مشو کہ اصل
مین پرورد اور پرورد ہ شو تھا اور اسکے ترجمہ کیواسطے امر کے ترجمہ کے اوپر نون مفتوح لگا دیا چاہیے کہ پال
پنال اور پالا جاسے پنالا جا ہو **امر غائب** بعینہ اثبات فعل مضارع ہے اور **نہی غائب**
بعینہ نفی فعل مضارع ہے کیا معروف کیا مجہول بعضے امر غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ
ان لفظون مین سے لاتے ہین وہ لفظین یہ ہین گو کہ باید کہ لازم کہ مناسب کہ اور مانند انکے

جدول گردانہاے فعل مضارع و فعل حال و امر و نہی

جدول یہ ہے

حرف اخیر ماضی	حرف ماقبل اخیر مضارع	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع	حرف اخیر ماضی	حرف ماقبل اخیر مضارع	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع
خ	زاء معجمہ	فروخت	افروزد	ا	ہ	داد	دہد
″	ش مہملہ	شناخت	شناسد	راء مہملہ	ن	کرد	کند
″	ش معجمہ	فروخت	فروشد	م	ی	آمد	آید
ش	راء مہملہ	کاشت	کارد	س	ہ	رست	رہد
″	س مہملہ	نوشت	نویسد	یاء تحتانی		آراست	آراید
″	ل	ہشت	لہد	نون و دال مہملہ	ست پیوست		بندد پیوندد
ف	باء موحدہ	گوفت	گوید	زاء معجمہ	برخاست		برخیزد
″	واو	رفت	رود	″	گ	گست	گسلد
″	واو ی	گفت	گوید	زاء معجمہ	زاء معجمہ و نون	زد	زند
و	الف	فرمود	فرماید	ن	ن	راند	راند
	یاء تحتانی	کشود	کشاید	ی	ی مخدوف	رید کشید	رید کشد

جو ماضی دو حرفی ہو اوسکے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں جیسے زد کا مضارع زند ہے اور شد کا مضارع شود یا شد اصل میں شود ہوا و معروف تھا مضارع اصل سے بنایا شود ہوا ہی قیاس پر پرورد شد ماضی مجہول تھا مضارع مجہول ہوا پرورد شود اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمہ سے حاصل ہوتا ہے جب کہ ماضی کے ترجمے کے آخر سے الف دور کرکے یائے مجہول لگا دیں

جدول یہ ہے

	علامت واحد غائب	علامت تثنیہ غائب	علامت جمع غائب	علامت واحد حاضر	علامت جمع حاضر	علامت تثنیہ متکلم مع غیر
حرف علامت کہ آخر مضارع آرہے	و واو مہملہ ساکن	ند نون ساکن و دال موقوف	ی یای تحتانی معروف	ید یای مجہول و دال مہملہ موقوف	یم میم ساکن	یم یای مجہول و میم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال ہر یک	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مضارع بناتے ہین تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان گیارہ حرفون مین سے ایک ہوتا ہے کہ جمع ہین وہ حروف اس ترکیب مین شرفم از سخن وی اور وہ حرف مضارع مین ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفون سے بدل ہوتا ہے اور کبھی اوسکے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہین جیسے چید سے چیند اور کبھی اوسی حرف کو مسلم رکھتے ہین اس بدل کرنیکا اور ایک حرف زائد کرنیکا اور مسلم رکھنے کا قاعدہ کلیہ نہین اسی سبب مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھہ مضارع اوسکا بھی لکھدیا ہے اور ان حرفون کے بدل ہونیکی مثالین اس جدول سے دریافت کرو

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد	خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
ترجمہ	پالے گا وہ	پالین گے وہ	پالے گا تو	پالو گے تم	پالون گا میں	پالین گے ہم
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد	نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
ترجمہ	نہ پالے گا وہ	نہ پالین گے وہ	نہ پالے گا تو	نہ پالو گے تم	نہ پالون گا میں	نہ پالین گے ہم
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرورده خواہد شد	پرورده خواہند شد	پرورده خواہی شد	پرورده خواہید شد	پرورده خواہم شد	پرورده خواہیم شد
ترجمہ	پالا جاویگا وہ	پالے جاوین گے وہ	پالا جاوے گا تو	پالے جاؤ گے تم	پالا جاؤن گا میں	پالے جاوین گے ہم
نفی فعل مستقبل مجہول	نپرورده خواہد شد	نپرورده خواہند شد	نپرورده خواہی شد	نپرورده خواہید شد	نپرورده خواہم شد	نپرورده خواہیم شد
ترجمہ	نہ پالا جاویگا وہ	نہ پالے جاوین گے وہ	نہ پالا جاوے گا تو	نہ پالے جاؤ گے تم	نہ پالا جاؤن گا میں	نہ پالے جاوین گے ہم

مضارع بنتا ہے ماضی مطلق سے اثبات سے اثبات بنتا ہے اور نفی سے نفی اور معروف سے معروف اور مجہول سے مجہول جسکہ ماضی مطلق کے آخر کا حرف دور کرکے جو نسا صیغہ مضارع کا بنانا ہو اوس صیغہ کی علامت آخر کو لگاوین اور جس علامت کے سر سے پر پائے تحتانی ہو اوسکے ماقبل کو کسرہ دین اور جس علامت کے سر سے پر پائے تحتانی نہو اوسکا ماقبل مفتوح کرین سکلے علامت کے اور مقام فتحہ کا اور کسرہ کا اس جدول سے دریافت کرو

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی تشکی مجہول	نپرورده شده باشد	نپرورده شده باشند	نپرورده شده باشی	نپرورده شده باشید	نپرورده شده باشم	نپرورده شده باشیم
ترجمہ	نپالا گیا ہوگا وہ	نپالے گئے ہونگے وہ	نپالا گیا ہوگا تو	نپالے گئے ہوگے تم	نپالا گیا ہونگا میں	نپالے گئے ہونگے ہم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پروردی	پروردندی			پروردے	
ترجمہ	پالتا وہ	پالتے وہ			پالتا ہوں	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نپروردی	نپروردندی			نپروردے	
ترجمہ	نپالتا وہ	نپالتے وہ			نپالتا ہوں	
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	پرورده شدی	پرورده شدندی			پرورده شدی	
ترجمہ	پالا جاتا وہ	پالے جاتے وہ			پالا جاتا ہوں	
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	نپرورده شدی	نپرورده شدندی			نپرورده شدی	
	پرورده نشدی	پرورده نشدندی				
ترجمہ	نپالا جاتا وہ	نپالے جاتے وہ			نپالا جاتا ہوں	

مصدر نویس

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	پرورده می شد	پرورده می شدند	پرورده می شدی	پرورده می شدید	پرورده می شدم	پرورده می شدیم
	می پرورده شد	می پرورده شدند	می پرورده شدی	می پرورده شدید	می پرورده شدم	می پرورده شدیم
ترجمہ	پالا جاتا تھا وہ	پالے جاتے تھے وہ	پالا جاتا تھا تو	پالے جاتے تھے تم	پالا جاتا تھا مین	پالے جاتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	نپرورده می شد	نپرورده می شدند	نپرورده می شدی	نپرورده می شدید	نپرورده می شدم	نپرورده می شدیم
	نمی پرورده شد	نمی پرورده شدند	نمی پرورده شدی	نمی پرورده شدید	نمی پرورده شدم	نمی پرورده شدیم
ترجمہ	نپالا جاتا تھا وہ	نپالے جاتے تھے وہ	نپالا جاتا تھا تو	نپالے جاتے تھے تم	نہ پالا جاتا تھا مین	نہ پالے جاتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی شکی معروف	پرورده باشد	پرورده باشند	پرورده باشی	پرورده باشید	پرورده باشم	پرورده باشیم
ترجمہ	پالا ہوگا اوسنے	پالا ہوگا اونھون نے	پالا ہوگا تو نے	پالا ہوگا تمنے	پالا ہوگا مینے	پالا ہوگا ہمنے
نفی فعل ماضی شکی معروف	نپرورده باشد	نپرورده باشند	نپرورده باشی	نپرورده باشید	نپرورده باشم	نپرورده باشیم
ترجمہ	نپالا ہوگا اوسنے	نپالا ہوگا اونھون نے	نپالا ہوگا تو نے	نپالا ہوگا تمنے	نپالا ہوگا مینے	نپالا ہوگا ہمنے
اثبات فعل ماضی شکی مجہول	پرورده شده باشد	پرورده شده باشند	پرورده شده باشی	پرورده شده باشید	پرورده شده باشم	پرورده شده باشیم
ترجمہ	پالا گیا ہوگا وہ	پالے گئے ہونگے وہ	پالا گیا ہوگا تو	پالے گئے ہوگے تم	پالا گیا ہونگا مین	پالے گئے ہونگے ہم

نام

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی بعید معروف	نپرورده بود	نپرورده بودند	نپرورده بودی	نپرورده بودید	نپرورده بودم	نپرورده بودیم
ترجمہ	نپالا تھا اوسنے	نپالا تھا اونھون نے	نپالا تھا تو نے	نپالا تھا تمنے	نپالا تھا مینے	نپالا تھا ہمنے
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	پرورده شده بود	پرورده شده بودند	پرورده شده بودی	پرورده شده بودید	پرورده شده بودم	پرورده شده بودیم
ترجمہ	پالا گیا تھا وہ	پالے گئے تھے وہ	پالا گیا تھا تو	پالے گئے تھے تم	پالا گیا تھا مین	پالے گئے تھے ہم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نپرورده شده بود	نپرورده شده بودند	نپرورده شده بودی	نپرورده شده بودید	نپرورده شده بودم	نپرورده شده بودیم
ترجمہ	نہ پالا گیا تھا وہ	نہ پالے گئے تھے وہ	نہ پالا گیا تھا تو	نہ پالے گئے تھے تم	نہ پالا گیا تھا مین	نہ پالے گئے تھے ہم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	می پرورد	می پرورند	می پروردی	می پروردید	می پروردم	می پروردیم
	همی پرورد	همی پرورند	همی پروردی	همی پروردید	همی پروردم	همی پروردیم
ترجمہ	پالتا تھا وہ	پالتے تھے وہ	پالتا تھا تو	پالتے تھے تم	پالتا تھا مین	پالتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمی پرورد	نمی پرورند	نمی پروردی	نمی پروردید	نمی پروردم	نمی پروردیم
ترجمہ	نہ پالتا تھا وہ	نہ پالتے تھے وہ	نہ پالتا تھا تو	نہ پالتے تھے تم	نہ پالتا تھا مین	نہ پالتے تھے ہم

مصدر نپوش

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد خاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی قریب معروف	نپرورد ست	نپرورد ستند	نپرورد ستی	نپرورد ستید	نپرورد ستم	نپرورد ستیم
	نپرورد ہ	نپرورد ہ اند	نپرورد ہ	نپرورد ہ اید	نپرورد ہ ام	نپرورد ہ ایم
ترجمہ	نپالا ہے اوسنے	نپالا ہے اونھون نے	نپالا ہے تو نے	نپالا ہے تمنے	نپالا ہے مینے	نپالا ہے ہمنے
اثبات فعل ماضی قریب مجہول	پرورد ہ شد ست	پرورد ہ شد ستند	پرورد ہ شد ستی	پرورد ہ شد ستید	پرورد ہ شد ستم	پرورد ہ شد ستیم
	پرورد ہ شد ہ	پرورد ہ شد ہ اند	پرورد ہ شد ہ	پرورد ہ شد ہ اید	پرورد ہ شد ہ ام	پرورد ہ شد ہ ایم
ترجمہ	پالا گیا ہے وہ	پالے گئے ہین وہ	پالا گیا ہے تو	پالے گئے ہو تم	پالا گیا ہون مین	پالے گئے ہین ہم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نپرورد ہ شد ست	نپرورد ہ شد ستند	نپرورد ہ شد ستی	نپرورد ہ شد ستید	نپرورد ہ شد ستم	نپرورد ہ شد ستیم
	نپرورد ہ شد ہ	نپرورد ہ شد ہ اند	نپرورد ہ شد ہ	نپرورد ہ شد ہ اید	نپرورد ہ شد ہ ام	نپرورد ہ شد ہ ایم
ترجمہ	نپالا گیا ہے وہ	نپالے گئے ہین وہ	نپالا گیا ہے تو	نپالے گئے ہو تم	نپالا گیا ہون مین	نپالے گئے ہین ہم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پرورد ہ بود	پرورد ہ بودند	پرورد ہ بودی	پرورد ہ بودید	پرورد ہ بودم	پرورد ہ بودیم
ترجمہ	پالا تھا اوسنے	پالا تھا اونھون نے	پالا تھا تو نے	پالا تھا تم نے	پالا تھا مین نے	پالا تھا ہمنے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرورد	پروردند	پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
ترجمہ	پالا اونسے	پالا اونھون نے	پالا تو نے	پالا تم نے	پالا مین نے	پالا ہمنے
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نپرورد	نپروردند	نپروردی	نپروردید	نپروردم	نپروردیم
ترجمہ	نپالا اونسے	نپالا اونھون نے	نپالا تو نے	نپالا تمنے	نپالا مینے	نپالا ہمنے
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	پرورده شد	پرورده شدند	پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
ترجمہ	پالا گیا وہ	پالے گئے وہ	پالا گیا تو	پالے گئے تم	پالا گیا مین	پالے گئے ہم
نفی فعل ماضی مطلق مجہول	نپرورده شد	نپرورده شدند	نپرورده شدی	نپرورده شدید	نپرورده شدم	نپرورده شدیم
ترجمہ	نپالا گیا وہ	نپالے گئے وہ	نپالا گیا تو	نپالے گئے تم	نپالا گیا مین	نپالے گئے ہم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پرورده ست	پرورده ستند	پرورده ستی	پرورده ستید	پرورده ستم	پرورده ستیم
	پرورده	پرورده اند	پرورده	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
ترجمہ	پالا ہے اونسے	پالا ہے اونھون نے	پالا ہے تو نے	پالا ہے تمنے	پالا ہے مینے	پالا ہے ہمنے

خواہد ہید پرورد خواہم پرورد خواہیم پرورد ترجمہ ان صیغون کا گردانون کی جدول سے معلوم ہوگا اور مبتدی کے یاد کرنے کے واسطے یہ مقدمات نظم مین لکھے جاتے ہین

نظم

فارسی اور ہندی اور تازی مین یار — جڑ ہے سب فعلون کی مصدر آشکار
فارسی مصدر کا جانو یہ نشان — آخر اوسکے تن ہے یا دن میری جان
مصدر ہندی کا سن لے یہ پتا — آخر اوسکے ہے مقرر لفظ نا
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا — ماضی مطلق مین دیتا ہون بتا
آخر مصدر سے فون کو تو اوٹھا — نون کے ماقبل کی حرکت مٹا
ماضی مطلق کا پایا جب کہ ڈھب — پھر اوسی سے تو بنا افعال سب
آخر اوسکے سین تے لا ای حبیب — یا فقط ہے تاکہ ہو ماضی قریب
بود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید — شکی ہو جاتی ہے باشد سے پدید
ماضی استمراری اب تو لے بنا — مے کو اوسپر یا ہے اوسپر تو لا
یاے مجہول اوسکے آخر تو لگا — صیغہ ماضی تمنی کو بنا
خواہد اوسپر لا کے مستقبل بنا — اوسکو ثابت رکھ تو خواہد کو پھرا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب — بنتے ہین اب سیکھ لے تو مجھ سے ڈھب
ماضی مطلق کو اول تو بنا — آخر مصدر سے ناکو تو اوڑا
گر الف یا واو آخر ہو تو یا — ورنہ آخر کو الف اوسکے لگا
ماضی مطلق سے باقی فعل سب — بنتے ہین ہندی مین بھی ای لعل لب
ہے لگا آخر کو از بہر قریب — تھا لگا بہر بعید اے بانصیب
ماضی شکی یہ تو ہوگا بڑھا — ماضی استمراری اب تو یون بنا
آخر مطلق بڑھا تھا سو گھٹا — لفظ تا تھا اوسکے آخر کو لگا
صیغہ ماضی تمنی یون بنا — تھا کو استمراری مین سے تو مٹا
بہر مستقبل الف سے لے بنا — لیک مجہول اوسکے آخر کا لگا

ماضی کی گردان نہین سوا اسکے اور ماضیون کی چار چار گردانین ہین پہلی گردان
اثبات معروف کی دوسری نفی معروف کی تیسری اثبات مجہول کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک
گردان مین سوا ماضی تمنی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہین **پہلا** صیغۂ واحد غائب کا علامت
واحد غائب کی لفظ مین ظاہر نہین مگر اس صیغہ مین او پوشیدہ ہے کہ جسکے معنی وہ
یا اوس نے جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اوسنے **دوسرا** صیغۂ جمع غائب کا
علامت اوس کی **اند** جیسے پروردند پالا اونھون نے **تیسرا** صیغۂ واحد حاضر کا
علامت اوسکی **ای** بیاے معروف جیسے پروردی پالا تونے **چوتھا** صیغۂ
جمع حاضر کا علامت اوسکی **اید** بیاے مجہول جیسے پروردید پالا تمنے **پانچوان** صیغہ
واحد متکلم کا علامت اوسکی **ام** جیسے پروردم پالا مین نے متکلم کہتے ہین
بات کرنے والے کو **چھٹا** صیغۂ متکلم مع الغیر کا متکلم مع الغیر وہ بات کرنیوالا ہے کہ اوسکی
ساتھہ اور بھی کوئی شریک ہو علامت اوس کی **ایم** بیاے مجہول جیسے پروردیم
پالا ہمنے **پوشیدہ نرہے** کہ یہ کلے علامتون کے جب کہ صیغہ سے
متصل ہوتے ہین الف اونکے اول سے دور کیا جاتا ہے جیسے مذکور ہوا اور اگر صیغے
کے آخر ہاے مختفی ہو تو وہ الف حذف نہین کرتے جیسے پروردہ پروردہ اند پروردہ
پروردہ اید پروردہ ام پروردہ ایم **مخفی نرہے** کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے کہ جس
کلمہ کے آخر ہای مختفی ہو اور **ای** علامت واحد حاضر کی اوسکے ساتھہ لگا دین لفظ ای
لکھتے نہین ایک ہمزہ ہاے مختفی پر لکھہ کے ای پڑھتے ہین جیسے گذرا اور ماضی تمنی کی
گردان مین تین صیغے ہین واحد غائب کا جمع غائب کا واحد متکلم کا **فعل مستقبل** بھی
ماضی مطلق سے بنتا ہے جب لفظ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاؤ گے فعل مستقبل بن جاویگا اور
ترجمہ بھی اسکا ماضی مطلق کے ترجمہ سے بنتا ہے جب کہ اوسکے آخر سے الف کو یای مجہول
سے بدل کر گا بہ کاف فارسی زیادہ کرو ترجمہ مستقبل کا ہو جائیگا جیسے پرورد کا ترجمہ تھا پالا خواہد پرورد
کا ترجمہ ہوا پالیگا **پوشیدہ نرہے** کہ مستقبل مین صیغہ ماضی مطلق کا مسلم رہتا ہے اور کلے علامتون کو
خواہد کی دال دور کرکے آخر کو لگاتے ہین جیسے خواہد پرورد خواہند پرورد خواہی پرورد

پالا گیا تھا وہ نپرورده شدہ نپالا گیا تھا اور **ماضی استمراری** اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے اول
لفظ می یا ہمی لگا دو اور اوسکے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ سے آخر کا الف یا لفظ یا دور
کر کے لفظ تا تھا لگا دو جیسے می پرورد ہمی پرورد پالتا تھا وہ نمی پرورد نہین پالتا تھا وہ پرورده می شد
نمی پرورده شد پالا جاتا تھا وہ نپرورده میشد نمی پرورده شد نہین پالا جاتا تھا وہ **پوشیدہ**
نرہے کہ لفظ می اور ہمی مجہول مین سر کلمہ بھی لانا درست ہے اور شد کے اوپر
بھی جیسے مثال مین گذرا اور استمراری کے معنی ہمیشہ کے ہین ماضی استمراری سے
فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ مین دریافت ہوتی ہے یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانہ
گذشتہ مین اور کبھی ماضی استمراری کے آخر یاے مجہول بھی زیادہ کرتے ہین کہتے ہین
می پروردی **ماضی شکی** وہ ماضی ہے کہ اوس سے کیے ہوئے کام کا شک دریافت
ہوتا ہے وہ ماضی اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے ہاے مختفی اور لفظ باشد
زیادہ کرو اور اوسکے ترجمہ کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہوگا زیادہ کرو جیسے
پرورده باشد پالا ہوگا اوسنے نپرورده باشد نپالا ہوگا اوس نے پرورده شده باشد پالا گیا ہوگا وہ
نپرورده شده باشد نپالا گیا ہوگا وہ اور **ماضی تمنی** اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے
آخر یاے مجہول زیادہ کرو اور اوس کے ترجمہ کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کے
آخر سے الف یا لفظ یا دور کر کے لفظ تا بتاے ثناۃ فوقانی زیادہ کرو جیسے پروردی پالیتا وہ
نپروردی نپالیتا وہ پرورده شدی پالا جاتا وہ نپرورده شدی نپالا جاتا وہ اور جیسے شکستے
دھوتا وہ آمدے آتا وہ اور **پوشیدہ** نرہے تمنا کے معنی ہین آرزو کے اگر یہ ماضی
بعد اگر کے معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہین جیسے زید اگر پرورده
چہ شدی زید اگر پالا گیا ہوتا اگر بعد اگر کے واقع نہو تو ماضی استمراری کے معنی پاوے جاوینگے
یہ بات محاورہ مین ظاہر ہے **ماضی معطوفہ** وہ ہے کہ ماضی مطلق
آخر فتحہ دیکے ہاے مختفی لگا دین اور بعد اوس کے ایک فعل اور ذکر کرین گویا
یہ ہاے مختفی واو عطف کے معنی مین ہے واو عطف کا ترجمہ ہندی مین ہے
لفظ اور جیسے پرورده رفت ترجمہ اسکا پال کے گیا یعنے پالا اور گیا اس

جب کہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت نون کے ماقبل کی دور کی ماضی مطلق کا صیغہ بنجاتا ہے
جیسے پروردن سے پروردا ور نہ پروردن سے نہ پروردا ور پروردہ شدن سے پروردہ شد
اور نہ پروردہ شدن سے نہ پروردہ شد بنا اور **ماضی مطلق** کا ترجمہ ہندی مین مصدر
کے ہندی ترجمہ سے حاصل ہوتا ہے جب کہ لفظ نا مصدر کے آخر سے دور کرین بعد اوسکے
دیکھین کہ آخر کو الف ہے یا واو ساکن ہے ان دونون صورتون مین لفظ یا آخر کو زیادہ
کرین جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا خورد کا ترجمہ کھایا اور شستن کا ترجمہ دھونا شست کا
ترجمہ دھویا اگر الف یا واو ساکن آخر اوسکے نہین بلکہ کوئی اور حرف ہے تو چاہیے فقط الف
آخر کو زیادہ کرین جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا اور پرورد کا ترجمہ پالا ہندی مین الف آخر علامت
ماضی کی ہے **مخفی** نرہے فارسی مین ماضی کے اوپر ہاے موحدہ بھی زیادہ کرتے ہین
معنی مین اس سے کو کچھ دخل نہین اگر ماضی کا پہلا حرف مضموم ہے تو اس بے کو مضموم
پڑھا چاہیے جیسے گفت بگفت اگر اول کا حرف ماضی کا مضموم نہین مفتوح یا مکسور ہے تو بے
کو مکسور پڑھا چاہیے جیسے رفت برفت ریخت بریخت اور اسی طرح سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بنا
جیسے پروردہ شدن سے پروردہ شد اور نہ پروردہ شدن سے نپروردہ شد اور پروردہ شدن
کا ترجمہ پالا جانا اور پروردہ شد کا ترجمہ پالا گیا اور نپروردہ شدن کا ترجمہ نہ پالا جانا اور نپروردہ شد
کا ترجمہ نپالا گیا اور ہندی مین گیا آخر کلمہ کے علامت ماضی مجہول کی ہے **ماضی قریب**
دو طرح بناتے ہین ایک تو یہ کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکے سین مہملہ ساکن اور تاے ثناو موقانیہ
موقوف زیادہ کرین جیسے پروردسے پروردست دوسرے یہ کہ آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے
ہاے مختفی زیادہ کرین جیسے پروردسی پروردا اور ماضی قریب کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق
کے ترجمہ کی آخر ہے زیادہ کرین جیسے پروردست اور پروردہ پالا ہے اوسنے نپروردست
اور نپروردہ نپالا ہے اوسنے پروردہ شدست اور پروردہ شدہ پالا گیا ہے وہ نپروردہ شدہ
اور نپروردہ شدہ نپالا گیا ہے وہ اور **ماضی بعید** اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق
کے فتحہ دیکے ہاے مختفی اور لفظ بود زیادہ کرو اور اوسکے ترجمہ کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمہ
کے آخر لفظ تھا لگا دو جیسے پروردہ بود پالا تھا اوسنے نپروردہ بود نپالا تھا اوسنے پروردہ شدہ بود

۱۵ قاعدہ لفظ صیغہ امر کے مقرر ہوا سے اور سوا سے باسے زائدہ بیشتر مکسور پڑھی جاتی ہے ۱۲ بارہم

فاعل اوس فعل کا کہتے ہین پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جیسے رفت زید یعنی گیا زید
رفت فعل زید اوسکا فاعل اگر فعل اور فاعل ملکے بات پوری ہو اور فعل فاعل سے نکل کے اور
کسی پر نہ پہونچے اوس فعل کو **لازم** کہتے ہین جیسے نشست زید یعنی بیٹھا زید **نشست**
فعل **زید** اوسکا فاعل فعل بیٹھنے کا زید پر تمام ہوا اگر فعل اور فاعل ملکے بات پوری نہو اور فعل فاعل سے
تجاوز کرکے اور کسی پر واقع ہو اوس فعل کو **متعدی** کہتے ہین جیسے زد زید بکر یعنی مارا زید نے بکر کو
زد فعل متعدی **زید** اوسکا فاعل اور **بکر** مفعول ہے کہ فعل مار زید کے ہاتھ سے نکل کے بکر پر واقع ہوا
اور جس فعل کا فاعل معلوم ہو اوس فعل کو **معروف** کہتے ہین اور **معلوم** بھی کہتے ہین جیسے کشت زید
عمرو را یعنے مار ڈالا زید نے عمرو کو **کشت** کو فعل معروف کہتے ہین کہ زید فاعل اوسکا مذکور ہے معلوم
ہوا کہ مار ڈالنے والا زید ہے اور جس فعل کا فاعل معلوم نہو اوس فعل کو **مجہول** کہتے ہین جیسے
کشتہ شد زید یعنی مار ڈالا گیا زید مار ڈالنے والا زید کا معلوم نہین کہ کسنے مار ڈالا اسواسطے کشتہ شد
کو فعل مجہول کہتے ہین اور زید کو مفعول بالم بسم فاعلہ اوس فعل کا کہتے ہین یعنے ایسا مفعول کہ جسکے فاعل
کا نام اور نشان نہین اور یاد رہے کہ فعل لازم مجہول نہین ہوتا اگر فعل معروف کے اوپر یا فعل
مجہول کے اوپر نون مفتوح کہ اوسکے معنی نہین ہین لاوین تو اوس فعل کو **منفی یا نفی** کہتے ہین
جیسے نکشت زید عمرو را و نکشتہ شد زید یعنی نہ مار ڈالا زید نے عمرو کو اور نہ مار ڈالا گیا زید اگر
جس فعل پر نون کہ جسکے معنی نہین ہین نہو اوس فعل کو **مثبت یا اثبات** کہتے ہین
پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے **اثبات معروف** جیسے پرورد
پالا اوسنے **نفی معروف** نہ پرورد نہ پالا اوسنے **اثبات مجہول**
پرورده شد پالا گیا وہ **نفی مجہول** نہ پرورده شد نہ پالا گیا وہ اسی طرح سے مصدر کی
چار طرح پر ہی جیسے پروردن نہ پروردن پرورده شدن نہ پرورده شدن جیسا مصدر ہوگا ویسا ہی
فعل اوس سے بنے گا اور **فعل** چھ ہین ۱ ماضی ۲ مضارع ۳ حال ۴ مستقبل
۵ امر ۶ نہی **ماضی** کئی قسم پر ہے ۱ ماضی مطلق ۲ ماضی قریب ۳
ماضی بعید ۴ ماضی استمراری ۵ ماضی شکیہ ۶ ماضی تمنی ۷ ماضی معطوفہ
اب بنانا ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے **ماضی مطلق** بنایا جاتا ہے مصدر سے

لائیدن	آواز کردن
لانیدن	جنبانیدن
لیسیدن	خائیدن

م

مانستن مانیدن	مانند شدن بچیزے
مخیدن	چسپیدن
مشتن سرشتن	خمیر کردن
موکیدن	درنگ کردن
موئیدن	نوحہ کردن

ن

نشاستن	نشاندن
نشکنجیدن	گرفتن عضو بناخن بنوعی کہ درد کند
نشلیدن	ہم بدین معنی ہندی چٹکی لینا
نمیدن	میل کردن
نوازیدن	ناخائیدہ بحلق فرو بردن
نوائیدن	بانگ کردن
نہاریدن	ناشتاے صبح کردن
نہیدن	اندیشہ کردن

و

واجیدن	گفتن
واخیدن	پنبہ و پشم زدن
واکردن	کشادن
وژولیدن	تقاضا کردن و برانگیختن کسی را برکاری
وشتن	جہیدن درقص کردن
وندیدن	چارہ جستن
ویسیدن	گستردن

ہ

ہاژولیدن	حیران شدن و فرماندن
ہنجسیدن	کشیدن
ہوختن	ہوخیدن کشیدن
ہوشاریدن	تشنہ شدن حیوانات

ی

یازیدن	جنبش کردن و نزدیک بعضے
یارنگ کردن	آہنگ کردن و کشیدن
یوریدن	جوئیدن و تفحص کردن

فائدہ کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے دو کلموں سے جیسے گوش کردن نقش کردن سیر کردن نگاہ داشتن امید داشتن اور مانند انکے اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر اور نہی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب ہوتے ہین جیسے گوش کرد و گوش کند گوش کن گوش مکن سی قیاس پر سمجھ لو اور اون کو بھی لکھو

فصل تصریف افعال و بناے آنہا یعنے گردانیدن فعلونکی اور بنانا فعلونکا بیان ہوتا ہے

فعل کے معنی کیا ہین کرنا کسی کام کا اور جو کام ہے اوسکا کرنیوالا بھی ضرور ہوتا ہے اوس کام کے کرنیوالیکو

فرجویدن پیراستن تاک
وفرسوده و کهنه شدن
فرخاریدن ترکردن چیزی وسرشتن
فروشاندن دور کردن ومخفف فروشانیدن
فروهیدن گذاشتن وافگندن
فروهیختن ادب کردن
فروهیچیدن فرهنگیدن ادب کردن
باندازه وحد نگاهداشتن هرچیز
فریوریدن راست شدن برین وبر جادهٔ مستقیم
فشردلیدن تقاضا کردن ودور کردن
فسائیدن افسونگری کردن
وسالیدن وراهم کردن
فسوسیدن دریغ واستهزا کردن
فشیدن کشیدن اعضا پیش از تپ بوجه ماندگی
فتودن فریفته شدن وتوقف کردن
وایستادن درگفتار ورفتار ومغرور شدن
فیریدن سخریه واستهزا کردن

ق

قطره زدن جلد وتند رفتن

ک

کالیدن درهم وپریشان شدن
کراچیدن بانگ کردن مالکیان وقت بضه دادن
کراخیدن پاره پاره کردن
کرخیدن خشتن عضو وبیحس شدن
کپیدن سخن در دهن کردن
کراشمیدن پریشان شدن
کزویدن پیراستن
کشفتن کشودن وشگافتن وپراگنده وشپه مرده ومعدوم شدن
کلندیدن کندیدن
کنبوریدن بکر کردن
کولیدن کندن
کیسیدن یکسو شدن

ک فارسی

گالیدن دور شدن وکناره گرفتن
گرایستن بمعنی گرائیدن
گریفتن بمعنی گریختن
گزیدن چاره کردن
گلالیدن افشاندن
گواردن زود هضم شدن
گوالیدن بالیدن وافزون شدن

ل

لخشیدن لغزیدن
لوغیدن آشامیدن ودوشیدن
لوخیدن خمیدن
لیسیدن آمیختن

سکنجیدن تراشیدن وگزیدن وآواز بگلو کردن
سکیزیدن برجستن
سکلیدن گسیختن
سپچیدن مهیا ساختن

س

شاندن شانه کردن ومخفف نشاندن
شاهیدن بزرگ کردن
شپوختن آسیب زدن بقوت یعنی دهکا مارنا
شپچیدن شجاعیدن
سه وشدن وسه مازده شدن
شخانیدن شخودن زخمی کردن
شخمدن افتادن وخزیدن
شخولیدن صفیر زدن وفریاد کردن
شخیدن شخلیدن افتادن ولغزیدن
شدیدن ریختن آب پیاپی
شستن مخفف نشستن
شفلیدن سفلیدن صفیر زدن
شگفیدن بضم شگفتن وبه کسر تعجب کردن
شکوخیدن لغزیدن وبسر در آمدن
شگوفیدن شگافته شدن وکشوده شدن

شکیفتن شکیبیدن صبر کردن
شمیدن معروف ورمیدن ووحشت کردن وآفغان کردن
شنودن شنیدن معروف وبو کردن
شوخیدن چرکین شدن
شولیدن شوریدن بمعنی ولیدن
شیبیدن شیویدن
شیفته ودیوانه ودرهم شدن

غ

غارتیدن غارت کردن
غالیدن غلتیدن غلتانیدن
غراشیدن غرشیدن
غشم کردن وخشمگین شدن
غزیدن به معنی غریدن

ف

فاتولیدن دو شدن ویکسو شدن
فازیدن بمعنی خمیازه کردن
فتاریدن شگافتن وجدا کردن
فتریدن فتلیدن شگافتن وجدا کردن
فخمیدن دانه از پنبه جدا کردن
فراخیدن تنو بر تن خاستن
فراشیدن لرزیدن وتنو بر تن خاستن
فرخیدن پنبه زدن وازدانه جدا کردن

ج

جهیدن برجهیدن

چ

چاهیدن سرد شدن
چپیدن جنبیدن
چربیدن افزون شدن و غالب آمدن
چغریدن ترسیدن
چفیدن چسپیدن
چکیدن نشستن جانور بر چکس یعنے نشیمن باز وغیرہ
چنبیدن برجستن
چنگیدن سخن کردن و جوشیدن و خشم کردن
چوخیدن تعزیدن
چوسیدن مکیدن

خ

خسوردن دزدودن
خشوردن وردودن وپیراستن درخت و پاک کردن فالیز و زراعت
خفیدن خفا کشدن و عطسہ زدن
خفتیدن غلطیدن
خمیدن برجستن
خنیدن پسندیدن
خوستن خوشتن کوفتن و مالیدن
خهیدن خمیدن

د

داخیدن چشم وا کردن و نظر انداختن بچیزے
داختن دانستن
درآئیدن آواز کردن
دوسیدن چیدن
دیشیدن دبدن

ر

رخیدن بے خانیدہ بخلق فرو بردن
رشتن رنگ کردن
ریشیدن ریختن چیزی در چیزے
ریهیدن افتادن و ویران شدن و خاک نرم ریختن

ز

زستن مخفف زیستن
زمودن نقش و نگار کردن

ژ فارسی

ژکیدن از غایت غضب خود بخود سخن کردن

س

سپوختن بهم زدن چیزرا بچیزی بزور درکردن
ستیهیدن جنگیدن
سجیدن سخت سرد شدن و سخت سرما شدن
سخانیدن سد کردن
سختن سخیدن و نرم گفتن

آگستن محکم بستن
آگستن آگستن آغستن آگندن
گندن بزیادتی پر کردن
آلفاختن الفختن الفخیدن آلفخدن
اندوختن یعنی جمع کردن
انبوئیدن بو کردن
انبودن آفریدن و آفرینش و خلقت
انبستن غلیظ و سطبر شدن
انجوخیدن انجوغیدن انجخیدن انجغیدن
شکنج و چین افتادن
انجیدن ریزه ریزه کردن
اندخیدن پناه گرفتن
اندیدن سخن بشکوه گفتن
اوبارین ناله و زاری کردن
اوبارون اوبارین بخائیده فرو بردن
اورندین فریب دادن
اوژندین آوژندن آفگندن
اوژولیدن بوزن و معنی افژولیدن
آهنگیدن آهنجیدن کشیدن
آهختن مخفف آهیختن بمعنی کشیدن

ب

بنبودن بنیادین سودن دست یا عضوی
بخسیدن کاهیدن
بخیدن پنبه و پشم و اکردن یعنی تو سنا
برمجیدن وست لیدن
بسغدین ساختن و آمادن
بشخودن بشخائیدن خراشیدن
بشکلیدن بناخن و سرکار درخنه کردن
بیوباریدن بیخائیده فرو بردن
بیوگندن آفگندن

ب فارسی

پے سپردن لگد کوب و پائمال کردن
پالودن پالائیدن صاف کردن
پریشیدن پراشیدن پرگندن پریشان کردن
پرمخیدن عاق شدن و دور کردن
پسائیدن آب دادن
پیودن میل کردن

ت

ترنجیدن شکنج افتادن
تفسیدن ترسیدن
تنبیدن لرزیدن
تنستن تنیدن عنکبوت یعنی تنیدن کرباس
تنودن تنیدن
توختن کشیدن و گذاردن
دام و جز آن
تواریدن ریدن

نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد	
نیوشیدن	سننا	نیوشد	
و			
ورزیدن	قبول کرنا	ورزد	
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد	
ہ			
ہشتن	لہیدن چھوڑنا	ہلد	
ہازیدن	دیکھنا	ہازد	
ی			
یارستن	طاقت رکھنا	یارد	
یافتن	پانا	یابد	

فائدہ کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہین جیسے طلبیدن اور فہمیدن اور رقصیدن طلبیدن کے معنی مانگنا بولانا فہمیدن کے معنی سمجھنا طلب اور فہم اور رقص تینون لفظ عربی کے ہین اسی طرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بناتے ہین جیسے چلیدن کہ چلنے سے بنایا

فصل در بیان مصدرہاے قلیل الاستعمال یعنی وہ مصدر جو لکھنے پڑھنے مین کم آتے ہین

ا	
آجیدن آجدن آژیدن آژدن آژندن	آشیختن پاشیدن
کنج افتادن یعنی جھری پڑنا	اشکوخیدن وشکوخیدن لغزیدن واز پادر آمدن
آچاریدن آمیختن آچارد آمیزد	آغاریدن آغالیدن برغلانیدن بعربی اغوا
آرستن توانستن آرد تواند	آغندن بمعنی آگندن
آرمیدن ارغدن یعنی خشم کردن	آغوشیدن واگوشیدن دربر گرفتن
آرمتدن آرمیدن مخفف آرامیدن	آفندن آفندیدن جنگ وخصومت کردن
آخروشیدن بمعنی خروشیدن	افشردلیدن تقاضا کردن وبر انگیختن
آژیدن داناوہوشیار شدن	ودور کردن گرد کہ برجامہ نشیند
اسپردن ناچیز و پائمال کردن	افتالیدن فتالیدن افتاریدن فتاریدن
وبانجام رسانیدن	پاشیدن
آشتہیدن دستیہیدن جنگ کردن	آفیدن تعجب کردن
آشوردن وآشوریدن	آفسائیدن افسون خواندن
برہم زدن وآمیختن وآشوبیدن	افرندیدن آراستن وزیب دادن
	اوزودن بمعنی افزودن

کاف فارسی

گداختن	گداختن	گداز	گداز
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد	
گذرانیدن	گذرانا	گذارہ کرنا	گذراند
گذشتن	گذرنا	گذرد	
گرائیدن	میل کرنا	گراید	
گرفتن	لینا	قبول کرنا	گیرد
گرویدن	مسلمان ہونا	متفق ہونا	گردد
گریختن	گریزیدن	بھاگنا	گریزد
گریستن	رونا		گرید
گردیدن	گشتن	پھرنا ہونا	گردد
گزاردن	ادا کرنا		گزارد
گزیدن	کاٹنا	ڈنک مارنا	گزد
گزیدن	قبول کرنا		گزیند
گساردن	کھانا		گسارد
گستردن	گستریدن	بچھانا	گسترد
گسستن	گسلیدن	توڑنا	گسلد
گفتن	کہنا		گوید
گماردن	گماشتن	تعین کرنا	گمارد
گنجیدن	سمانا		گنجد

ل

لرزیدن	کانپنا		لرزد
لغزیدن	پھسلنا		لغزد
لوکیدن	گھنٹیوں چلنا		لوکد
لیسیدن	چاٹنا		لیسد

م

مالیدن	ملنا		مالد
ماندن	رہنا	مشابہ ہونا	ماند
مردن	مرنا		میرد
مکیدن	چوسنا		مکد
میختن	میزیدن	موتنا	میزد

ن

نازیدن	ناز کرنا	فخر کرنا	نازد
نالیدن	رونا		نالد
نادیدن	خم ہونا		نادد
نبشتن	نوشتن	لکھنا	لپیٹنا نویسد
نشستن	بیٹھنا		نشیند
نگاشتن	نگاریدن	لکھنا	نقش کرنا نگارد
نگریستن	دیکھنا		نگرد
نکوہیدن	برا کہنا		نکوہد
نمودن	دکھلانا	کرنا	نماید
نواختن	نوازیدن	نوازنا	نوازد
نوردیدن	نوشتن	بیٹنا	نوردد
نوشیدن	پینا		نوشد
نہادن	رکھنا		نہد
نہفتن	چھپانا		نہفتد

شکوخیدن	الف ہونا گھوڑیکا	شکوخد	
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد	
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد	
شمردن	گننا جاننا	شمرد	
شناختن	پہچاننا	شناسد	
شمیدن	سونگھنا	شمد	
شنودن	شنیدن شنفتن سننا سونگھنا	شنود	
شوریدن	شور کرنا	شورد	
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیبد	

ط

طلبیدن	مانگنا بلانا	طلبد	

غ

غریدن	غریویدن شور کرنا	غریود	
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد	
غنودن	اونگھنا	غنود	
غژیدن	غژیدن گھٹنیوں چلنا	غژد	

ف

فازیدن	جمہائی لینا	فازد	
فرسودن	فرسائیدن گھسنا پرانا ہونا	فرساید	
فرستادن	بھیجنا	فرستد	
فراختن	فراشتن بلند کرنا	فرازد	
فرمودن	فرمانا	فرماید	
فروختن	بیچنا روشن کرنا	فروزد	
فروشیدن	فروختن بیچنا	فروشد	
فرودآمدن	اوترنا	فرودآید	
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند	
فسردن	بجھنا بجھانا	فسرد	
فشاردن	نچوڑنا	فشارد	
فشردن	نچوڑنا	فشرد	
فلنجیدن	فلنجودن کپاس اوٹنا	فلنجد فلنجاند	
فہمیدن	سمجھنا	فہمد	

کاف تازی

کاستن	کاہیدن گھٹنا	کاہد	
کاشتن	کاریدن بونا	کارد	
کافتن	کاویدن کھودنا	کاود	
کردن	کرنا	کند	
کشادن	کشودن کھولنا	کشاید	
کشتن	مارڈالنا	کشد	
کشیدن	کھینچنا	کشد	
کفیدن	کفتن پھٹنا	کفد	
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد	
کندن	کھودنا	کند	
کندیدن	کھودنا	کندد	
کوفتن	کوبیدن کوٹنا	کوبد	

رفتن رویدن روفتن جھاڑو دینا روید
رمیدن بھاگنا رمد
رنجیدن آزردہ ہونا رنجد
رندیدن رندہ کرنا رندد
ریختن ریزیدن گرانا پٹانا ریزد
ریدن ہگنا ریم ریمد
ریستن ہگنا ریمد

ز

زادن زائیدن جننا زاید
زاریدن رونا زارد
زدن مارنا زند
زدودن زدائیدن کھورچنا زداید
زوییدن رسنا بچہ پیدا ہونا زوید
زیبیدن زیب دینا زیبد
زیستن جینا زید

ژ

ژاژیدن بیہودہ بکنا ژاژد
ژولیدن بکھرنا ژولد

س

ساختن موافقت کرنا بنانا سازد
سائیدن سودن گھسنا ساید
سپردن سونپنا سپرد
سپردن پامال کرنا راہ چلنا سپرد
ستردن مونڈنا چھیلنا سترد
ستودن ستائیدن
تعریف کرنا ستاید
ستدن ستیدن لینا ستد
ستیزیدن لڑنا ستیزد
سنجیدن چراغ کی بتی بڑھانا سنجد
سرائیدن سرودن گانا سراید
سرشتن گوندھنا سریشتن
سرفیدن کھانسنا سرفد
سزیدن لائق ہونا سزد
سفتن پرونا سفتد
سگالیدن اندیشہ کرنا سگالد
سنبیدن سوراخ کرنا سنبد
سنجیدن تولنا سنجد
سوختن جلنا جلانا سوزد

ش

شائیدن ممکن ہونا شائد
شایستن لائق ہونا شاید
شتافتن شتابیدن دوڑنا شتابد
شدن شودن ہونا شود
شپلیدن شپیلیدن نچوڑنا شپلد شپیلد
شستن شوئیدن دھونا شوید
شگافتن پھٹنا پھاڑنا شگافد
شکستن ٹوٹنا توڑنا شکند
شگفتن کھلنا شگفد

خاریدن	کھجلانا	خارد	
خائیدن	چبانا	خاید	
خراشیدن	چھیلنا	خراشد	
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد	
خروشیدن	شور کرنا	خروشد	
خریدن	مول لینا	خرد	
خزیدن	گھسنا	خزد	
خستن	زخمی کرنا زخم ہونا	خستد	
خاستن خیستن	اٹھنا	خیزد	
خسپیدن	سونا	خسپد	
خفتن خوابیدن	سونا	خوابد	
خلیدن	چبھنا	خلد	
خموشیدن	چپ رہنا	خموشد	
خمیدن	جھکنا	خمد	
خندیدن	ہنسنا	خندد	
خواستن	چاہنا	خواہد	
خواندن	پڑھنا بولانا	خواند	
خوردن	کھانا	خورد	
خوشیدن	سوکھنا	خوشد	
خیسیدن	بھیگنا	خیسد	
خیدن	خم دینا	خید	

د

دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
دانستن	جاننا	داند
درآمیدن	آواز کرنا	درآید
درخشیدن	چمکنا	درخشد
دروون دریدن	کھیت کاٹنا	درود
درفشیدن	کانپنا	درفشد
دریدن	پھاڑنا	درد
دزدیدن	چورانا	دزدد
دمیدن	دلنا	دمد
دمیدن	پھوکنا جمنا نکلنا گپ مارنا	دمد
دوختن دوزیدن	سینا	دوزد
دوشیدن	دوہنا	دوشد
دویدن	دوڑنا	دود
دیدن	دیکھنا	بیند

ر

راندن	ہانکنا چلانا	راند
ربودن	لے بھاگنا	رباید
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
رستن	روئیدن جمنا	روید
رستن	رہیدن چھوٹنا	رہد
رستن رشتن	ریسیدن کاتنا	ریسد
رسیدن	پہونچنا	رسد
رفتن	جانا چلنا	رود

پرداختن	پردازیدن	مشغول ہونا	
خالی کرنا بھرنا	پردازد		
پرستیدن	پوجنا	پرستد	
پرسیدن	پوچھنا	پرسد	
پریدن	اوڑنا	پرد	
پژوہیدن	ڈھونڈھنا	پژوہد	
پروردن	پالنا	پرورد	
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد	
پنداشتن	جاننا بوجھنا	پندارد	
پندیدن	نصیحت کرنا	پندد	
پوشیدن	ڈھانپنا پہنا	پوشد	
پیچیدن	پھیرنا لپیٹنا	پیچد	
پیراستن	سنوارنا	پیراید	
پیمودن	ناپنا	پیماید	
پوئیدن	دوڑنا	پوید	
پیوستن پیوندیدن	ملنا ملانا جوڑنا	پیوندد	
پیختن بمعنی پیچیدن		پیزد	

ت

تابیدن	تافتن پھیرنا چمکنا بل دینا	تابد	
تاختن تازیدن	دوڑنا دوڑانا	تازد	
تپیدن	تڑپنا	تپد	
تراشیدن	چھیلنا	تراشد	
ترابیدن	تراویدن رسنا	تراود	
ترسیدن	ڈرنا	ترسد	
ترقیدن	پھٹنا	ترقد	
ترنجیدن	گنجلک پڑنا آزردہ ہونا	ترنجد	
تریدن	کھینچنا	تزد	
تفتیدن	تپنا	تفتد	
تنیدن	تننا	تند	
توانستن	سکنا طاقت رکھنا ممکن ہونا	تواند	

ج

جستن جوئیدن	ڈھونڈھنا	جوید	
جنبیدن	ہلنا	جنبد	
جنگیدن	لڑنا	جنگد	
جوشیدن	ابلنا	جوشد	
جہیدن	جستن کودنا	جہد	

چ

چخیدن	لڑنا	چخد	
چریدن	چرنا	چرد	
چسپیدن	چپٹنا	چسپد	
چشیدن	چکھنا	چشد	
چکیدن	ٹپکنا	چکد	
چلیدن	چلنا	چلد	
چمیدن	ٹہلنا	چمد	
چیدن	چننا	چیند	

خ

آمودن	آمائیدن	آماون	بھرنا
سنوارنا		آماید	
آموختن	آموزیدن	سیکھنا سکھانا	آموزد
آمیختن	آمیزیدن	ملانا	آمیزد
انبارون	اپناشتن	اٹھانا	انبارد
انجامیدن	آخر ہونا		انجامد
انداختن	اندازیدن	ڈالنا	اندازد
اندوختن	اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد
اندودن	اندائیدن	لیپنا	انداید
اندیشیدن	سوچنا		اندیشد
انگاشتن	انگاردن	جاننا	انگارد
انگیختن	انگیزیدن	اوکھانا بلند کرنا	انگیزد
آوردن	لانا		آورد
آوریدن	حملہ کرنا		آورد
آویختن	لٹکانا	لپٹنا	آویزد
آہیختن	آہیزیدن	کھینچنا	آہیزد
ایستادن	کھڑے ہونا	ٹھہرنا	ایستد

ب

باریدن	برسنا		بارد
بازیدن	کھیلنا	ہارنا	بازد
بافتن	بافیدن	بننا	بافد
بالیدن	بڑھنا		بالد
برآمدن	نکلنا	برآمد	
برآوردن	نکالنا		برآورد
برکردن	روشن کرنا		برکند
برخاستن	اوٹھنا		برخیزد
برداشتن	اوٹھانا		بردارد
بردن	لیجانا		برد
برشتن	بھوننا		برید
بریدن	کاٹنا		برد
بخشانیدن	بخشودن رحم کرنا	بخشش کرنا	بخشاید
بخشیدن	بخشنا		بخشد
بستن	باندھنا		بندد
بودن	ہونا		بود
بوسیدن	چومنا		بوسد
بوئیدن	سونگھنا		بوید
بیختن	چھاننا		بیزد

پ

پاریدن	اوڑنا		پارد
پاشیدن	چھڑکنا		پاشد
پالودن	پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پالیدن	ڈھونڈھنا		پالد
پائیدن	دیر تک رہنا		پاید
پختن	پکانا		پزد
پدرودن	نکال دینا ہانکنا		پدرود
پذیرفتن	قبول کرنا		پذیرد

سلہ مصدر ہمراہ قطع میں بیشتر ۱۲ سلہ ہمراہ قطع میں بیشتر ۱۲

فعل مستقبل خواہد پرورد پالیگا وہ زمانہ آیندہ مین حرف وہ ہی کہ بغیر اور کلمے کے ملانے اوس کے معنی حاصل ہون جیسے ازاور تا رفتم از نیجا تا آنجا گیا مین یہان سے وہانتک از کا ترجمہ سے اور تا کا ترجمہ تک یاد رکھو کہ اسم دو قسم ہے یک نوع جامد کہ جس سے اور کوئی کلمہ نہ نکلے جیسے گل اور غنچہ دوسرے مصدر کہ اوس سے اور کلمے نکلتے ہین فارسی مین مصدر کے آخر نون ہوتا ہے بعد نے کے یا دال کے جیسے کشتن اور پروردن اور ہندی مین آخر مصدر کے نا آتا ہے جیسے پرورن کا ترجمہ پالنا اور کشتن کا ترجمہ مار ڈالنا اور جتنے فعل ہین کیا ماضی کیا مضارع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا نہی سب مصدر سے نکلتے ہین اور مضارع وہ فعل ہی کہ حال کے اور مستقبل کے معنی کو شامل ہو جیسے کند کہ وہ زمانہ حال مین اور زمانہ مستقبل مین جب مصدر سے مضارع کی اصل ٹھہرا تو اسواسطے پہلے مصدر ہی کا لکھنا ضرور ہوا ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اوسکا بھی لکھا جاتا ہی

فصل در بیان مصدر ہای کثیر الاستعمال یعنی وہ مصدر جو لکھنے پڑھنے مین بہت آتے ہین

آختن	کھینچنا	آخت	آختہ
آرزدن	بکنا برابر ہونا	آرزد	
آرمیدن	آرام پانا	آرمد	
آروغمیدن	ڈکارنا	آروغد	
آزاریدن	ستانا	آزارد	
آلودن	آزردہ کرنا	آزرد	
آزمودن	آزمانا	آزماید	
آسودن	آسائیدن آرام پانا	آساید	
آشفتن	آشوفتن آشوبیدن		
فریفتہ ہونا		آشوبد	
آشامیدن	پینا	آشامد	
آغاریدن	اغشتن ملانا گوندھنا	آغازد	
افتادن	اوفتادن گرنا پڑنا		

اتفاق پڑنا	افتد	اوفتد	
افراختن	افرازیدن	بلند کرنا	افرازد
افروختن	افروزیدن	روشن کرنا	افروزد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	
افزودن	افزائیدن	زیادہ کرنا	افزاید
افسردن	بجھانا	افسرد	
افشاندن	جھاڑنا چھڑکنا	افشاند	
افشردن	نچوڑنا	افشرد	
افگندن	پھینکنا ڈالنا	افگند	
آگندن	بھرنا	آگند	
آلودن	آلائیدن آلودہ ہونا	آلودہ کرنا	آلاید
آماسیدن	سوجنا	آماسد	
آمدن	آنا	آید	
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد	

مضارع ان کا کسی جا نہیں لکھا ۱۲

مخذوف وہ لفظ کہ دور کیا گیا ہو ۔ ہر مرد کو مرد اور ہر زن کو زن کہہ سکتے ہین

ملفوظ وہ حرف کہ پڑھنے مین آوے ۔ معرفہ وہ لفظ ہے کہ کہنا اسکا ایک ذات پر

غیر ملفوظ وہ حرف کہ پڑھنے مین نہ آوے ۔ درست ہو دوسری ذات پر نہو جیسے زید جسکا

واو معدولہ وہ واو ہے کہ لکھنے مین آوے ۔ نام ہے اوسکی ذات پر یہ لفظ درست ہے غیر کی ذات پر نہین

اور پڑھنے مین نہ آوے جیسے خود اور خویش مین ۔ مقدر وہ لفظ ہے کہ عبارت مین نہو اور

ہای مختفی وہ ہے کہ واسطے اظہار حرکت ۔ معنی اوسکے لیے جاوین جیسے ابتدا میکنم

کے آخر کلمے کے لکھتے ہین جیسے آخر پروانہ کی ۔ مقدر ہے ع بنام جہاندار جان آفرین ع کہ اوپر

متقارب وہ حرف کہ آپس مین ایکدوسرے کے نزدیک ہون جیسے ب ت ث ۔ استماع دراز کرنا حرکت کا ہے

مخفف وہ لفظ کہ جس مین سے کوئی حرف گم ۔ اسطرح کہ ضمہ کی درازی سے واو اور فتحہ

کیا جاوے جیسے بود مخفف ہے بودکا ۔ کی درازی سے الف اور کسرے کی

صیغہ لفظ کو کہتے ہین ۔ درازی سے یاے تحتانی پیدا ہو جیسے

مشتق وہ کلمہ کہ اور کلمے سے بنایا گیا ۔ افتاد افتاد اچار آچار آتش آتیش

ہو جیسے آمد مشتق ہے آمدن سے ۔ ترخیم دور کرنا حرف کا ہے

مخاطب وہ شخص ہے کہ جس سے بات کیجاوے ۔ کلمہ کے آخر سے جیسے مان مرخم ہے

مرادف وہ دو لفظ کہ معنی ایک ہون دونونکے ۔ مانند کا اور گوز مرخم ہے گوزن کا

نکرہ وہ لفظ کہ غیر معین ہو جیسے مرد اور زن ۔ مرخم کے معنی ترخیم کیا گیا

باب اول در ذکر الفاظ مفرد کہ بیان کلمہ و تصریف افعال و معمولات افعال مران است

فصل تعریف کلمہ ۔ کلمہ ایک لفظ ہے با معنی کہ زبان سے آدمی کے نکلے وہ تین قسم ہے اسم

اور فعل اور حرف ۔ اسم وہ ہے کہ اوسکے معنی مین زمانہ نہ پایا جاوے اور اوسپر معنی در اور بر اور

برای کہ آخر سین در کے معنی بیچ بر کے معنی اوپر برای کے معنی واسطے جیسے باغ اور تخت اور

گل اور زید ۔ در باغ بر تخت برای گل فعل وہ ہے کہ جسکے معنی مین زمانہ پایا جاوے اور زمانے تین ہین گذرا

ہوا اور موجود اور آیندہ گذرے ہوے زمانے کو ماضی کہتے ہین اور موجود کو حال اور آیندہ کو مستقبل

فعل ماضی پر ورد پالا اوسنے زمانہ گذشتہ مین فعل حال میپرورد پالتا ہے وہ زمانہ حال مین

حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہین
متحرک وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر رکھتا ہو
ضمہ ضم رفع پیش کو کہتے ہین
فتحہ فتح نصب زبر کو کہتے ہین
کسرہ کسر جر زیر کو کہتے ہین
مضموم مرفوع وہ حرف کہ پیش رکھتا ہو
مفتوح منصوب وہ حرف کہ زبر رکھتا ہو
مکسور مجرور وہ حرف کہ زیر رکھتا ہو
سکون جزم کو کہتے ہین
ساکن اور زدہ وہ حرف کہ جزم رکھتا ہو
الف ممدودہ وہ الف کہ دوسرے
الف کے ساتھ ملکے پڑھا جاوے جیسے الف آمد مین
الف مقصورہ وہ الف کہ دوسرے
الف کے ساتھ نہ ملے جیسے اگر مین
تشدید ملاکے پڑھنا ایک جنس کے دو حرفونکو
جیسے حقّا مین دو قاف پڑھے جاتے ہین
مشدد وہ حرف کہ جسپر تشدید ہو جیسے
فرّخ کی رے اور حقا کا قاف
ماقبل ایک حرف سے دوسرا حرف کہ
داہنی طرف ہو جیسے اب مین بے ماقبل بے کی
مابعد ایک حرف سے دوسرا حرف کہ بائین
طرف ہو جیسے آب مین بے مابعد الف کے ہی
موقوف وہ حرف ہو کہ وہ اور اوسکا ماقبل

متحرک[۱] ہو جیسے دال زید کی اور سین تے دوست کا
معجمہ اور منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ رکھتا ہو
جیسے بت ثج خ ذز ش ض ظ غ ف ق ن ی
مہملہ اور غیر منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ
نہ رکھتا ہو جیسے اح د س ص ط ع ک ل م وہ
فوقانی[۲] وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکھتا ہو
تحتانی وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکھتا ہو
تازی[۳] وہ حرف جو زبان عربی مین آتے ہین
عجمی وہ حرف کہ زبان عربی مین نہین آتے
اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہین جیسے
پ چ ژ گ اور ان حرفون کو فارسی حرف بھی کہتے ہین
موحدہ[۴] وہ حرف کہ ایک نقطہ رکھتا ہی جیسے ب
مثناۃ وہ حرف کہ دو نقطے رکھتا ہی جیسے ت
مثلثہ وہ حرف کہ تین نقطے رکھتا ہی جیسے ث
واو معروف وہ واو کہ ماقبل اوسکی ضمہ ہو
اور خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے داو نور کا
واو مجہول وہ واو کہ ماقبل اوسکے ضمہ ہو
اور خوب ظاہر نہ پڑھا جاوے جیسے واو کور کا
یای معروف وہ یا ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ
ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے یے بی کی
مجہول وہ یا ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ ہو اور خوب
ظاہر نہ پڑھی جاوے جیسے یے لکھے اور بے کی
حذف دور کرنا کسی نقطہ کا

[۱] بلکہ ماقبل ساکن ہو
[۲] لیکن اصطلاح مین فوقانی سے اور تحتانی سوائے نہین بولتے
[۳] لیکن بولنا ہو جو کا خاص ساتھ حرف کے
[۴] اور حرف مین بھی پائی جاتی ہی اور اسی طرح مثناۃ کی واو اور سے کی واو اور مثلثہ سے ثا کہتے ہین ۱۲ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے اسم خدا ورد جان
کیے فعل اور حرف جنسے عیان

پڑھون پھر مین دل سے درود رسول
کہ ہو آل و اصحاب کا بھی شمول ✣

کرون بعد اسکے بہندی زبان
کئی قاعدے فارسی کے بیان

کہ ہندی زبانون کو ہو فائدہ
لگے ہاتھہ یہ فرس کا مائدہ

جو اسکو پڑھے اوس سے ہے التجا
کرے نیک شائق کے حقمین دعا

بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ نالائق نذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی بن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس کھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا مصدر فیوض ہے اور تاریخ اسکی تصنیف کی اس نام سے حاصل ہوتی ہے واسطے فارسی سیکھنے والونکے شہر بریلی مین بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس کرم گستر فیض اساس نواب عالی جناب احمد یار خان بہادر خلف نواب ذوالمقار الدولہ محمد ذوالفقار خان بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا لازم ہے کہ مبتدی اسکو خوب یاد کرین تو جلد مشکلات فارسی کی اونپر آسان ہون الٰہی یہ رسالہ مقبول ہو اور پڑھنے والون کو علم حصول ہو یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ اور تین باب اور خاتمہ کے واللہ المستعان وعلیہ التکلان

مقدمہ در بیان اصطلاحات قواعد کہ دانستن آن ضرورست

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق حین و زمان نسخه

مصدر فیض

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مقبول جهان هوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور فہرست اوسکی ہر ایک فتائح کو چھاپے خانہ سے مل سکتی ہے جسکی معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب قواعد فارسی و کتب اُردو درسی ابتدائی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجود کارخانے سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قواعد فارسی

قواعد فارسی مصنفہ منشی روشن علی انصاری

گلشن فیض۔ قواعد فارسی منظوم۔

مفید نامہ۔ آداب والقاب کے اصول اور طرز حساب آموزی۔

جواہر الترکیب۔ قواعد فارسی منظوم از منشی شیونرائن مخلص جوہر بیس بانس بریلی۔

شرح جوہر الترکیب۔ عمدہ شرح مصنفہ شیخ حیدر علی۔

ہفت کل۔ قواعد فارسی منظوم مع امثلہ مصنفہ منشی کامتا پرشاد۔

نہر الفصاحت۔ منشی اصول نثر و قواعد مین مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل۔

شجرۃ الامانی۔ مصنفہ [illegible] مفید فارسی۔ قواعد فارسی کے از مولوی عبداللہ بلگرامی۔

چہار گلزار۔ اسمین چار قواعد فارسی کے صرف نحو اور بلاغت اور عروض و قافیہ کا بیان ہی از تصنیفات نثاری۔

اصول برجستہ۔ فارسی کے قاعدے مصنفہ مولوی عبدالحق دہلوی۔

ارمغان۔ اسمین قواعد فارسی قواعد مختصلی تشریح الفاظ متادف باترجمہ اُردو جداول مین ہین اور ملخص علم اخلاق کا مصنفہ سید اشرف علی اشہری۔

حدائق البلاغت۔ علم بلاغت و بدیع مین مصنفہ مولوی شمس الدین مخلص فقیر۔

رسالہ عبدالواسع۔ ہانسوی قواعد فارسی کا ذکر مع امثلہ ہے۔

عزیز المصادر۔ گردان مصادر لازم و متعدی کا بیان ہے مصنفہ مولوی عبدالعزیز آروی۔

ناصر الصبیان۔ معروف بتعلیم مصطفائی مصنفہ عبدالعزیز آروی۔

ناصر الصبیان معروف بہ مصادر ناصری مصنفہ عبدالعزیز آروی۔

کتب اردو درسی ابتدائی

الف بای فارسی۔ خط ابتدائی تعلیم کی کتاب۔

Mesdur payaux

INSTITUT

بعون صناع مکین ومکان فضل خلاق مین وزبان نسخه

مصدر نبیس

مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مقبول جهان هوا

Maṣdar-ĕ-jāyūz

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

